نماز کے اوقات

کیا قرآن سے پنج وقتہ نماز کے اوقات ثابت ہیں:

سوال: زید آیۃ کریمہ ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّیْلِ ﴾ سے تین وقت کی نماز فجر، مغرب، عشا پر استدلال کرتا ہے۔ کیا قرآن شریف کی کسی آیت شریفہ سے اوقات نماز پنجگانہ صریحاً ثابت ہوتے ہیں؟

الجواب

آیۃ کریمہ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّیْلِ﴾(۱) میں پانچوں نمازوں کی فرضیت مراد ہو سکتی ہے، اس طرح کہ دن کے ایک طرف میں صبح کی نماز ہے اور دوسری طرف میں زوال کے بعد سے غروب آفتاب کے بعد تک تین نمازیں: ظہر، عصر، مغرب اور ﴿زُلَفاً مِّنَ اللَّیْلِ﴾ میں عشا مراد ہو۔

اس لیے کہ دن کا پہلا نصف حصہ زوال تک ہے اور دوسرا حصہ زوال کے بعد غروب تک۔ اگر دوسرے حصے میں غروب تک دو نمازیں ظہر اور عصر رکھی جاویں تو مغرب اور عشا ﴿زُلَفاً مِّنَ اللَّیْلِ﴾ سے مراد ہو سکتی ہیں اور ایک دوسری آیت سے بھی مفسرین نے پانچوں نمازیں مراد لی ہیں۔ وہ یہ ہے:

﴿ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ﴾(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۳/۲)

نمازِ پنجگانہ کا قرآن سے ثبوت:

سوال: نمازِ پنجگانہ کی نسبت قرآن شریف میں کس کس آیت میں ذکر آیا ہے؟

(۱) سورۃ ھود: ۱۱۴۔

(۲) سورۃالروم: ۱۷۔

﴿فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ﴾ الخ، وقیل المراد بالتسبیح ھنا الصلوات الخمس فقولہ: ﴿حِیْنَ تُمْسُوْنَ﴾ صلاۃ المغرب والعشاء وقولہ: ﴿حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾ صلاۃ الفجر وقولہ: ﴿عَشِیًّا﴾ صلاۃ العصر وقولہ: ﴿وَحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ﴾ صلاۃ الظھر، کذا قال الضحاک وسعید بن جبیر وغیرھما، الخ. (فتح القدیر للشوکانی، ج: ۴/ص: ۲۱۱. ظفیر)

کذا فی الجامع لأحکام القرآن للقرطبی، الجزء الرابع عشر، تفسیر سورۃ الروم، ص: ۱۵، دار الفکر بیروت، انیس

الجواب

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّیۡلِ اِنَّ الۡحَسَنَاتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکۡریٰ لِلذَّاکِرِیۡنَ﴾(۱)

فی الجلالین: ﴿طَرَفَیِ النَّھَارِ﴾ الغداۃ و العشی أی الصبح و العصر و الظھر ﴿وَزُلَفاً مِّنَ اللَّیۡلِ﴾ أی المغرب و العشاء. (جلالین مطبوعہ مجتبائی)

و قال تعالیٰ: ﴿فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ. وَلَہُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَعَشِیّاً وَّحِیۡنَ تُظۡھِرُوۡنَ﴾. (۲)

قال فی الجلالین: ﴿حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ﴾ فیہ صلاتان المغرب و العشاء ﴿وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ﴾ فیہ صلاۃ الصبح ﴿وَعَشِیّاً﴾ فیہ صلاۃ العصر ﴿وَحِیۡنَ تُظۡھِرُوۡنَ﴾ فیہ صلاۃ الظھر. (جلالین، ص: ۳۴۲)

و فی الحدیث عن عبادۃ بن الصامت. رضی اللّٰہ عنہ. قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم: "خمس صلوات افترضھن اللّٰہ تعالیٰ من أحسن وضوء ھن و صلاھن لوقتھن و أتم رکوعھن و خشوعھن کان لہ علی اللّٰہ عھد أن یغفر لہ". (الحدیث رواہ أحمد و أبو داؤد و غیرھما)(۳)

و عن أبی أمامۃ. رضی اللّٰہ عنہ. قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم: "صلوا خمسکم و صوموا شھرکم و أدوا زکوٰۃ أموالکم و أطیعوا ذا أمرکم تدخلوا جنۃ ربکم". (رواہ أحمد و الترمذی)(۴)

(۱) سورۃ ھود: ۱۱۴۔

(۲) سورۃ الروم: ۱۷۔

(۳) مسند الإمام أحمد، مسند عبادۃ بن الصامت (ح: ۲۲۷۰۴) / سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظۃ علی وقت الصلوات (ح: ۴۲۵) / تعظیم قدر الصلاۃ لمحمد بن نصر المروزی، باب ذکر الأخبار التی احتجت بہ (ح: ۱۰۳۴) / المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمہ عبدالرحمن (ح: ۴۶۵۸) / السنن الکبریٰ للبیھقی، باب الترغیب فی حفظ وقت الصلاۃ و التشھد (ح: ۳۱۶۶) / شرح السنۃ للبغوی، باب فضل الوتر (ح: ۹۷۸) انیس

(۴) مسند الإمام أحمد، حدیث أبی أمامۃ الباھلی الصدی بن عجلان (ح: ۲۲۲۵۸) / أخبار مکۃ للفاکھی، ذکر حد من لم یکن أھلہ حاضری المسجد الحرام (ح: ۱۸۹۳) / سنن الترمذی، باب منہ (ح: ۶۱۶) / الصحیح لابن خزیمۃ، باب ذکر الدلیل علی أن لا واجب فی المال (ح: ۲۲۵۷) / الصحیح لابن حبان، ذکر التخصیص الثانی الذی یخص عموم تلک (ح: ۴۵۶۳) / المعجم الکبیر للطبرانی، محمد بن زیاد الألھانی، عن أبی أمامۃ (ح: ۷۵۳۵) / مسند الشامیین للطبرانی، ما أسند شرحبیل بن مسلم بن خالد الخولانی (ح: ۵۴۳) / سنن الدارقطنی، باب المواقیت (ح: ۲۷۵۹) / المستدرک للحاکم، کتاب الإیمان (ح: ۱۹) / الآحاد و المثانی لابن أبی عاصم، أبو قتیلۃ (ح: ۲۷۷۹) / مسند الرویانی (ح: ۱۲۶۴) / شعب الإیمان، القرابین و الأمانۃ عن معناھا (ح: ۶۹۶۷) انیس

ان آیات واحادیث سے فرضیت صلوات خمسہ واضح ہے اور دیگر آیات واحادیث بکثرت فرضیت صلوات خمسہ پر نص قاطع ہیں اور رکعات ہر ایک نماز کی معروف ومشہور ہیں وہ بھی قطعی ہیں ان کا انکار کفر ہے۔فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند:۲/۶۰)

صلوات خمسہ کا ثبوت قرآن مجید سے:

سوال: پانچ وقت کی نمازیں قرآن شریف سے ثابت ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کس کس جگہ سے ثابت ہیں؟

(سائل: عتیق الرحمٰن ۷۷/۵/۷ آر ساہیوال)

الجواب

پانچ نمازیں تواتر معنوی اور احادیث مشہورہ سے بطور قطعی ثابت ہیں حتیٰ کہ ان کا منکر کافر ہے اور قرآن مجید سے بھی اشارۃً ثابت ہوتی ہیں۔

۱. ﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّیْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی﴾. (آخری رکوع سورہ طٰہٰ:۱۳۰)

" قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ " سے فجر، " قَبْلَ الْغُرُوْبِ " سے عصر، " وَمِنْ آنَاءِ اللَّیْلِ " سے مغرب وعشا اور " أَطْرَافَ النَّهَارِ " سے ظہر کی نماز ثابت ہے؛ کیونکہ اس وقت دن کے نصف اول اور نصف آخر کی حدیں ملتی ہیں۔

۲. ﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ. وَمِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾. (سورة ق:۳۹)

"قبل طلوع" سے مراد فجر، "قبل الغروب" سے ظہر اور عصر "من اللیل" سے مغرب اور عشا مراد ہیں۔

۳. ﴿ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ، اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ﴾. (سورة بنی إسرائیل:الآیة:۷۸)

﴿لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ﴾ میں چار نمازیں آگئیں، ظہر، عصر، مغرب، عشا اور ﴿قُرْآنَ الْفَجْرِ﴾ میں صبح کی نماز آ گئی۔(۱)

(۱) ﴿ اَقِمِ الصَّلَاةَ﴾ یعنی الصلوات الخمس ﴿لِدُلُوکِ الشَّمْسِ﴾ أی لزوالها فی کبدالسماء ،یعنی صلاة الظهر و العصر ﴿اِلَی غَسَقِ اللَّیْلِ﴾ یعنی اجتماعه وظلمته،صلاة المغرب عند بدو اللیل،وصلاةالعشاء عند اجتماع اللیل،وظلمته إذاغاب الشفق ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ﴾ وهی صلاةالصبح ﴿اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُودًا﴾ تشهده ملائکة اللیل وملائکة النهار. (تفسیر القرآن العظیم لابن أبی زمنین، تفسیر سورة بنی سرائیل:۷۸، ج:۲، ص:۳۴)/ کذافی التفسیر الوسیط للواحدی، سورةالإسراء:۳/۱۲۱/ تفسیر النسفی- مدارک التنزیل، تفسیر سورةبنی اسرائیل:۲/۲۷۲/ تفسیر ابن کثیر: ۵/۱۰۲، سلامة/ التفسیر المظهری، تفسیر سورةالإسراء:۵/۴۶۵/ تفسیر القاسمی - محاسن التأویل، تنبیهات:۶/۴۸۳/.انیس)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں، جن میں بطور اشارہ صلوات خمسہ کا ثبوت ملتا ہے، احادیث نبویہ جو قرآن کریم کی شرح ہیں، وہ بصراحت دال ہیں۔(۱) اسی طرح تواترِ معنوی اور امت کا اجماع پانچ نمازوں کی فرضیت پر منعقد ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ غفرلہ، رئیس الافتا خیر المدارس، ملتان۔ الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ، ۲۰؍صفر ۱۳۶۹ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲۴۱/۲)

پانچ وقت کی نماز کے دلائل:

سوال: پانچ وقت نماز کے دلائل کون کون سی آیت سے معلوم ہوتے ہیں؟

(المستفتی: ۲۵۴۶ حاتم احمد (بنگال) ۲۷؍شعبان ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۲؍اکتوبر ۱۹۳۹ء)

الجواب

قرآن مجید میں کئی مقامات پر آیات ہیں ان میں سے یہ آیت بھی ہے:

﴿فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ﴾ الآية. (سورة الروم: ۱۷) (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔ (کفایت المفتی: ۴۸۸/۳-۴۸۹)

نماز پنجگانہ کو اوقات خمسہ پر تقسیم کرنے کی دلیل اور حکمت:

سوال: نماز پنجگانہ کو اوقات خمسہ پر کیوں تقسیم کیا گیا؟ اس کی مشروعیت کی کیا دلیل ہے؟ نیز اوقات کی حکمت کیا ہے؟

الجواب

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے مشروعیت اوقات کا پتہ چلتا ہے، نیز حدیث امامت جبرئیل اور اس کے علاوہ احادیث بھی اوقات کی مشروعیت کی دلیل ہیں۔ ملاحظہ ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡآنَ الۡفَجۡرِ، اِنَّ قُرۡآنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا﴾. (سورة بنى إسرائيل: ۷۸)

---

(۱) عن طلحة بن عبيدالله قال: جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل نجد ثائر الرأس يسمع دوى صوته ولانفقه مايقول، حتى دنافإذايسأل عن الإسلام، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس صلوات فى اليوم والليلة، قال: هل على غيرهن؟ قال: لا، إلاأن تطوع. (موطاالإمام مالک، باب جامع الترغيب فى الصلاة (ح: ۹۴)/ مسند الشافعى، ترتيب السندى، باب الإيمان والإسلام (ح: ۱) انيس)

(۲) سأل نافع بن أرزق ابن عباس رضى الله عنهما عن الصلوات الخمس فى القرآن، فقرأ: ﴿فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ﴾ قال: صلاة المغرب ﴿وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ﴾ قال: صلاة الصبح ﴿وَعَشِيًّا﴾ قال: صلاة العصر ﴿وَحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ﴾ صلاة الظهر، ثم قرأ ﴿وَمِنۡ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَاءِ ثلاث عورات لَّكُمۡ﴾. (التفسير الطبرى، تفسير سورة الروم: ۸۴/۲۰، دار المعارف/ كذا فى التفسير المظهرى: ۲۲۸/۷. انيس)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں:

جمہور مفسرین نے اس آیت کریمہ کو پانچوں نمازوں کے لئے جامع حکم قرار دیا ہے۔۔۔﴿دُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ﴾ میں چار نمازیں آگئیں، ظہر، عصر، مغرب، اور عشا......﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ﴾ اس جگہ لفظ قرآن بول کر نماز مراد لی گئی ہے، کیونکہ قرآن نماز کا جزو اہم ہے، اکثر ائمہ تفسیر، ابن کثیر، قرطبی، مظہری وغیرہ نے یہی معنی لکھے ہیں، اس لئے مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ ﴿دُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ﴾ کے الفاظ میں چار نمازوں کا بیان تھا، یہ پانچویں نماز فجر کا بیان ہے، اس کو الگ کر کے بیان کرنے میں اس نماز کی خاص اہمیت اور فضیلت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (معارف القرآن: ۵/۵۰۲)

قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ. وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾. (سورة الروم: ۱۷-۱۸)

درمنثور میں ہے:

أخرج عبد الرزاق والمفريابي وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبراني والحاكم و صححه عن أبي رزين قال: جاء نافع بن الأزرق إلى ابن عباس. رضي الله عنهما. فقال: هل تجد الصلوات الخمس في القرآن؟ قال: نعم، فقرأ: (فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ) صلاة المغرب (وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ) صلاة الصبح (وَعَشِیًّا) صلاة العصر (وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ) صلاة الظهر، وقرأ (وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ)

وأخرج ابن أبي شيبة وابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس. رضي الله عنهما. قال: جمعت هذه الآية مواقيت الصلاة (فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ) قال: المغرب والعشاء، الخ. (الدر المنثور: ٦/٤٨٨) (۱)

معارف القرآن میں ہے:

علما نے کہا ہے کہ اس آیت میں پانچوں نمازوں کا مع ان کے اوقات ذکر آ گیا ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا قرآن میں پانچ نمازوں کا ذکر صریح ہے؟ تو فرمایا: ہاں! اور استدلال میں یہی آیت پیش کر کے فرمایا ...... اور حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ﴿حِیْنَ تُمْسُوْنَ﴾ میں مغرب اور عشا دونوں داخل ہیں۔

(معارف القرآن: ۶/۷۲۹)

بخاری شریف میں ہے:

عن ابن شهاب أن عمر بن عبد العزيز أخر الصلاة يومًا فدخل عليه عروة بن الزبير فأخبره أن

(۱) تفسير البغوي، تفسير سورة الروم: ٣/٥٧٣/ تفسير النسفي: ٢/٦٩٤/ التفسير الطبري: ٢٠/٨٤، دار المعارف/ مصنف عبد الرزاق، باب ماجاء في فرض الصلاة (ح: ١٧٧٢)/ المستدرك للحاكم، تفسير سورة الروم (ح: ٣٥٤١)/ السنن الكبرىٰ، باب أول فرض الصلاة (ح: ١٦٨٣)/ المعجم الكبير، ومن مناقب عبد الله بن عباس (ح: ١٠٥٩٦). انيس

المغيرة بن شعبة. رضى اللّٰه عنه. أخر الصلوٰة يومًا وهو بالعراق، فدخل عليه أبو مسعود الأنصارى. رضى اللّٰه عنه. فقال: ماهذا يا مغيرة؟ أليس قد علمت أن جبرئيل عليه السلام نزل فصلى فصلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم... ثم قال: بهذا أمرت......الخ. (رواه البخارى: ۷۵/۱، حديث نمبر: ۵۱۵، باب مواقيت الصلاة)

ترمذی شریف میں ہے:

إن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "أمني جبرئيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى الظهر فى الأولىٰ منهما حين كان الفىء مثل الشراك ثم صلى العصر حين كان كل شىء مثل ظله ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس وأفطر الصائم ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجر حين برق الفجر وحرم الطعام على الصائم وصلى المرة الثانية الظهر... ثم التفت إلىّ جبرئيل عليه السلام فقال: يا محمد هذا وقت الأنبياء من قبلك والوقت بين هذين الوقتين. (رواه الترمذى، أبواب الصلاة، باب ماجاء فى مواقيت الصلاة: ۳۸/۱. أبو داؤد: ۵٦/۱، باب المواقيت، (ح: ۳۹۳)

درس ترمذی میں ہے:

یہ حدیث، حدیث امامت جبرئیل کہلاتی ہے اور باب مواقیت میں اصل ہے، اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو یہ بھی ممکن تھا کہ مواقیت کی تعلیم زبانی طور سے دیدی جاتی، لیکن جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ عملی تعلیم کو اختیار کیا گیا، کیوں کہ وہ اوقع فی الذہن ہوتی ہے۔ (درس ترمذی: ۳۹۳/۱)

اوقات پر تقسیم کرنے کی حکمت:

فجر کے بعد بیدار ہونا موت کے بعد زندگی ملنے کے مترادف ہے، لہٰذا شکریہ کے طور پر نماز ادا کریں۔ زوال میں انسان کی زندگی کے زوال کی طرف اشارہ ہے، لہٰذا موت کی تیاری میں لگنا چاہئے، عصر کا وقت گویا موت کے قریب ہونے کی علامت ہے کہ سورج کی طرح میں بھی جانے والا ہوں، مغرب میں سورج کے ڈوبنے میں زندگی کے سورج ڈوبنے کی طرف اشارہ ہے، تو عبادت میں مشغول ہونا چاہئے، اور عشا میں سورج کے نشانات بھی مٹ جاتے ہیں، تو ایک دن آپ کے نشانات اور ذکر بھی ختم ہو جائے گا، لہٰذا خود اپنے لئے تیاری کرلو اور عشا پڑھ لو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

(فتاویٰ دار العلوم زکریا: ۴۳/۲-۴٦)

کیا قرآن پاک سے صرف تین وقت کی نماز ثابت ہے:

سوال: میرے ایک عزیز دوست آج کل کچھ بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم سے پانچ وقت کی نماز ثابت نہیں ہے، صرف تین وقت کی نماز ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث وہی معتبر ہے جو

قرآن حکیم سے مطابقت رکھتی ہو۔ نیز یہ بھی خیال ہے کہ خطۂ ارض پر دن رات چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، کہیں دن میں بس ۴، ۵، گھنٹے سورج چمکتا ہے اور ۱۹، ۲۰، گھنٹے کی رات ہوتی ہے۔ ان صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز کی فرضیت منجانب اللہ نہیں ہے، صرف سنت مؤکدہ ہے، معراج شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو باتیں ہوئیں وہ ان کو ضعیف اور نا قابل اعتبار سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ آنجناب ہمارے دوست کی راہنمائی فرمائیں گے۔

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

قرآن کریم میں ہے:

﴿مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ الخ. (سورة الحشر: ٧)

نیز ارشاد ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ الخ. (سورة النساء: ٦٤)

نیز فرمایا ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ الخ. (سورة النساء: ٨٠)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث واجب القبول ہے، اپنے ان دوست سے معلوم کیجئے کہ کس کس وقت کی نماز قرآن کریم سے ثابت ہے، نیز کتنی رکعتیں ثابت ہیں، نیز ان کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے اور ان کا انتہائی وقت، اور ابتدائی وقت کیا ہے؟ یہ سب قرآن کریم ہی سے ثابت کریں۔ جس بات سے قرآن کریم ساکت ہو اور حدیث پاک میں وہ موجود ہو اس کو وہ قرآن کے موافق قرار دیں گے یا خلاف، یا حدیث کا ضعیف اور نا قابل اعتبار ہونا کس بنا پر ہے، اس میں سند کو کچھ دخل ہے کہ نہیں؟ اس سلسلے میں ان کے اصول معلوم ہوں، تو بات آگے چلے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۱۸/۱۲/۱۳۹۵ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۱۱/۵-۳۱۲)

صلوٰۃ وسطیٰ کون سی نماز ہے:

سوال: صلوٰۃ وسطیٰ کون نماز ہے اور اگر بالفرض کوئی ایک ہی نماز صلوٰۃ الوسطیٰ ہے اور چار نماز باقی رہ جاتی ہیں، تو ان کے بارے میں کامل تصدیق نہ رہی۔ (از سوالات امام شاہ خان)

الجواب ــــــــــــــــ

صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں سات قول ہیں۔ پانچ قول یہ ہیں کہ نماز پنجگانہ (میں) سے ہر ایک صلوٰۃ الوسطیٰ ہے

اور تعیین میں اختلاف ہے۔ کسی نے کسی ایک نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ کہا ہے اور کسی نے دوسری نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ کہا ہے اور چھٹا قول یہ ہے کہ مجموعہ پنجوقتی نماز صلوٰۃ الوسطیٰ ہے۔ ساتواں قول یہ ہے کہ جس طرح ساعت جمعہ مبہم ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس شب قدر اور اسم اعظم مبہم ہے، اسی طرح صلوٰۃ الوسطیٰ بھی مبہم ہے اور اصح اور ارجح یہ قول ہے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ باقی چار نماز کے لئے تاکید کم ہے۔ اس واسطے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ کی زیادہ تاکید بہ نفس اس کے نہیں، بلکہ زیادہ تاکید محافظت آداب وقاعدہ میں ہے۔ مثلاً: وقت مستحب و جماعت و مسجد و اسباغ وضو و مسواک اور اذان و اقامت اور مزید اطمینان و کثرت اذکار، یعنی صلوٰۃ الوسطیٰ میں ان امور میں زیادہ لحاظ ہونا چاہئے۔(۱)

صلوٰۃ الوسطیٰ کی زیادہ تاکید اس قبیل سے ہے کہ جس طرح افضل میں زیادہ فضیلت ہوتی ہے بہ نسبت فاضل کے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فاضل میں فضیلت نہ ہو۔ بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے کہ فاضل میں بھی فضیلت ہے، لیکن

---

(۱) علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں دس قول نقل فرمایا ہے:

"الأول: أنها الظهر... الثاني: أنها العصر... وممن قال إنها وسطى علي بن أبي طالب وابن عباس وابن عمر و أبوهريرة وأبوسعيد الخدري وهو اختيار أبي حنيفة وأصحابه وقاله الشافعي وأكثر أهل الأثر وإليه ذهب عبد الملك بن حبيب واختاره ابن العربي في قبسه وابن عطية في تفسيره وعلى هذا القول الجمهور من الناس وبه أقول واحتجوا بالأحاديث الواردة في هذا الباب أخرجها مسلم وغيره وأنصها حديث ابن مسعود. رضي الله عنه. قال:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "الصلوٰة الوسطى صلوٰة العصر". أخرجه الترمذي وقال حديث حسن صحيح... الثالث: إنها المغرب... الرابع: صلوٰة العشاء الآخرة... الخامس: إنها الصبح... السادس: صلوٰة الجمعة ... السابع: إنها الصبح والعصر معًا... الثامن: إنها العتمة والصبح... التاسع: إنها الصلوات الخمس بجملتها ... العاشر: إنها غير معينة قاله نافع عن ابن عمر. رضي الله عنهما. وقاله الربيع بن خيثم فخبأها الله تعالى في الصلوات كما خبأ ليلة القدر في رمضان وكما خبأ ساعة يوم الجمعة وساعات الليل المستحبات فيها الدعاء ليقوموا بالليل في الظلمات لمناجاة عالم الخفيات.

ومما يدل على صحة أنها مبهمة غير معينة ما رواه مسلم في صحيحه في آخر الباب عن البراء بن عازب رضي الله عنه. قال: نزلت هذه الآية "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ" فقرأناها ما شاء الله، ثم نسخها الله فنزلت "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى" فقال رجل: هي إذا صلوٰة العصر؟ قال البراء: قد أخبرتك كيف نزلت وكيف نسخها الله تعالى، والله أعلم.

فلزم من هذا أنها بعد أن عينت نسخ تعيينها وأبهمت فارتفع التعيين، والله أعلم، وهذا اختيار مسلم؛ لأنه أتى به في آخر الباب وقال به غير واحد من العلماء المتأخرين وهو الصحيح إن شاء الله تعالى وعدم الترجيح فلم يبق إلا المحافظة على جميعها وأدائها في أوقاتها والله أعلم. (الجامع لأحكام القرآن: ۱۹۱/۳-۱۹۵، سورة البقرة، الآية: ۲۳۸، انيس)

افضل میں زیادہ فضیلت ہے اور صلوٰۃ الوسطیٰ کی زیادہ تاکید اس قبیل سے نہیں کہ جیسے زیادہ فضیلت فاضل میں ہوتی ہے باعتبار ناقص، اس میں شک نہیں کہ اس قدر تفاوت جو افضل اور فاضل میں ہوتا ہے وہ یہاں ثابت ہے۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ عزیزی، اردو ترجمہ:۲۸۰)

نماز کے اوقات:

مسئلہ: ظہر کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب تک کہ ہر شئ کا سایہ اس کے اپنے سایۂ اصلی کے علاوہ اس شئ سے دوگنا نہ ہو جائے، اس وقت تک باقی رہتا ہے،(۱) اور دوگنا ہو جانے کے بعد غروبِ شمس تک عصر کا وقت ہوتا ہے۔(۲)

اور امام صاحب سے ظاہر روایت یہی ہے۔(نہایہ) بدائع، محیط، ینابیع میں ہے:"أنه هو الصحيح". اور غیاثیہ میں ہے: هو المختار. اور اسی کو امام محبوبی نے اختیار و پسند کیا اور تمام اصحاب متون مثلاً صاحب کنز و قدوری و وقایہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔(۳)

---

(۱) عن أبي ذر رضي الله عنه قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فأراد المؤذن أن يؤذن للظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم:"أبرد"، ثم أراد أن يؤذن فقال له:"أبرد"، حتى رأينا فيء التلول، فقال النبي صلى الله عليه وسلم:"إن شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا بالصلوٰة". (صحيح البخاري، باب الإبراد بالظهر في السفر(ح: ۵۳۹)/سنن أبي داؤد، باب وقت صلاة الظهر (ح:۴۰۱)

اس حدیث میں ہے کہ گرمی میں ظہر کی تاخیر کی جائے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز دومثل تک پڑھی جاسکتی ہے۔ انیس

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:"من أدرك من الصبح ركعةً قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعةً من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر". (الصحيح للبخاري، باب من أدرك من الفجر ركعة (ح: ۵۷۹)/الصحيح لمسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة(ح:۶۰۸)/ سنن الترمذي، باب ماجاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس (ح: ۱۸۶) انيس)

(۳) رد المحتار، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة:۳۵۹/۱، دارالفكر بيروت.

وأما آخره فلم يذكر في ظاهر الرواية نصّاً واختلف الرواية عن أبي حنيفة روى محمد عنه إذا صار ظل كل شيء مثله سوى فيء الزوال والمذكور في الأصل ولايدخل وقت العصر حتى يصير الظل قامتين ولم يتعرض لآخر وقت الظهر... والصحيح رواية محمد عنه. (بدائع الصنائع، فصل شرائط أركان الصلاة: ۱۲۳/۱)

ولايدخل وقت العصر حتى يصير ظل كل شيء مثليه، قال ابو الحسن: وهذه الرواية أصح. (المحيط البرهاني، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات: ۲۷۴/۱)

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، مواقيت الصلاة: ۷۹/۱/الجوهرة النيرة على مختصر القدوري، كتاب الصلاة: ۴۱/۱/اللباب في شرح الكتاب، كتاب الصلاة: ۵۵/۱.

اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ ظہر کا آخری وقت صرف مثل واحد تک ہے اور مثل واحد پورا ہونے پر وقتِ عصر شروع ہوجاتا ہے۔ امام اعظمؒ کی ایک روایت یہی ہے،(۱) نیز امام زفر اور ائمۂ ثلاثہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ''وبه نأخذ''.

اور غرالاذکار میں ہے: ''هو المأخوذ به''.

برہان میں ہے: ''وهو الأظهر لبيان جبرئيل. عليه السلام. وهو نص في الباب''.

اور فیض میں ہے: ''وعليه عمل الناس اليوم أي في كثير من البلاد''. (۲)

اور خزانۃ الروایات میں ہے: ''إن الإمام رجع آخرًا إلىٰ قولهما وهكذا في الفتاوىٰ الظهيرية''.

اور امام صاحب کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ مثل واحد پر ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور وقت عصر شروع ہوتا ہے مثلین کے بعد۔ (زیلعی)(۳) اس قول کے مطابق ظہر وعصر کے درمیان ایک وقت مہمل ہوگا۔(۴)

اور سراج میں شیخ الاسلام سے منقول ہے:

''إن الاحتياط أن لا يؤخر الظهر إلى المثل وأن لا يصلي العصر حتى يبلغ المثلين ليكون مؤديًا للصلوٰتين في وقتهما بالإجماع. (۵)

اور مغرب کا وقت غروب شمس سے غروب شفق(۶) تک ہے اور اسی کے فوراً بعد عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور

(۱)　المبسوط للسرخسي: ۱/۱٤۳، كتاب الصلوٰة، باب المواقيت، دار المعرفة. انيس

(۲-۳)　الدر المختار مع رد المحتار، مطلب في تعبده عليه الصلوٰة والسلام قبل البعثة: ۱/۳٥۹، دار الفكر، انيس

(۴)　وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمهما الله تعالىٰ أنه إذا صار الظل قامة يخرج وقت الظهر ولا يدخل وقت العصر حتى يصير الظل قامتين وبينهما وقت مهمل. (المبسوط للسرخسي: ۱/۱٤۳، كتاب الصلوٰة، باب المواقيت، دار المعرفة. انيس)

(۵)　البحر الرائق، كتاب الصلاة: ۱/۲٤٥/ رد المحتار، مطلب في تعبده عليه الصلوٰة والسلام قبل البعثة: ۱/۳٥۹، دار الفكر، انيس

(۶)　آفتاب ڈوبنے کے بعد پہلے سرخی آتی ہے، پھر سفید روشنی پھیلی ہوئی ہوتی ہے، پھر سفید روشنی لمبی سی ہوتی ہے، جس کو بیاض مستطیر اور پھر بیاض مستطیل کہتے ہیں، اس کے بعد افق پر مکمل اندھیرا چھا جاتا ہے۔

افق کے قریب بھاپ اور نمی بہت ہوتی ہے، سورج جب ڈوب جاتا ہے تو اس کی روشنی بھاپ اور نمی سے گزر کر ہماری طرف آنے لگتی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ بھاپ کے درمیان سے گزر کر روشنی آئے تو وہ لال نظر آتی ہے اور تھوڑی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے، اسی لئے سورج ڈوبنے کے بعد جو روشنی نظر آتی ہے، وہ لال ہوتی ہے جس کو شفق احمر کہتے ہیں۔ لیکن سورج جب بارہ ڈگری نیچے چلا جاتا ہے تو افق کے پاس جو بھاپ اور نمی ہے، اس سے گذر کر روشنی نہیں آتی بلکہ سورج کی روشنی آسمان کی طرف لمبی ہوتی ہوئی نظر آتی ہے، چونکہ وہ بھاپ اور نمی سے گزر کر نہیں آتی، اس لئے وہ روشنی سفید نظر آتی ہے اور بہت ہلکی ہوتی ہے، شفق احمر کے بعد مسلسل دیکھتے رہیں، تب اس کا پتہ چلے گا، ورنہ جلدی پتہ نہیں چلتا۔ اسی کو شفق ابیض کہتے ہیں۔ (اثمار الہدایۃ: ۱/۳۳۳) انیس

شفق سے مراد شفقِ احمر ہے، جیسا کہ ائمۂ ثلاثہ کا مسلک اور امام صاحب کا قول آخر یہی ہے۔ پس یہی مسلک مختار ہوگا، جیسا کہ درمختار میں ہے۔(۱)

البتہ امام صاحب کا قول سابق یہ تھا کہ شفق سے شفق ابیض مراد ہے، جو شفق احمر کے بعد نمودار ہوا کرتی ہے، مگر اس قول سے قول صاحبین کی طرف رجوع فرمایا، اہل لسان کے متفق ہونے اور اکثر صحابہ کے شفق احمر مراد لینے کی وجہ سے۔(كذا فی الدرر شرح الغرر)

اور صاحبین کا قول ہی مفتی بہ ہے۔(كذا فی الوقاية و النقاية و الغرر و المواهب وشرح البرهان)

لیکن علامہ قاسم تصحیح القدوری میں فرماتے ہیں:

"إن رجوعه لم يثبت؛ لما نقله الكافة من لدن الأئمة الثلٰثة إلى اليوم من حكاية القولين، و دعوىٰ عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول". (۲)

اختیار میں ہے:

الشفق البياض. (۳) و هو مذهب الصديق ومعاذ بن جبل وعائشة رضى الله عنهم، قلت: ورواه عبدالرزاق عن أبى هريرة وعن عمر بن عبد العزيز، ولم يرو البيهقى الشفق الأحمر إلاّ عن ابن عمر. كذا قال فى رد المحتار. وفى السراج: أن قولهما أوسع وقوله أحوط. (۴) وهكذا فى المبسوط. (۵) (مجموعۂ فتاویٰ عبدالحیٔ اردو: ۲۱۵-۲۱۶)

اوقاتِ صلوٰۃ:

سوال: نمازِ پنجگانہ کی ابتدا اور انتہا ظاہر فرما کر اس کے اندر یہ بھی ظاہر فرما دیجئے کہ مکروہ وقت محض ادائے فرض

---

(۱) (و) وقت (المغرب منه إلىٰ) غروب (الشفق وهو الحمرة) عند هما وبه قالت الثلاثة وإليه رجع الإمام كما فى شروح المجمع وغيرها، فكان هو المذهب. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، مطلب فى الصلاة الوسطىٰ: ۱/۳٦۱، دار الفكر-انيس)

" ثم الشفق هو البياض الذى فى الأفق بعد الحمرة عند أبى حنيفة وعند هما هو الحمرة وهو رواية عن أبى حنيفة و هو قول الشافعى. (الهداية، كتاب الصلوٰة، باب المواقيت: ۱/٦٦-انيس)

(۲) رد المحتار، مطلب فى الصلاة الوسطىٰ: ۱/۳٦۱، دار الفكر. انيس

(۳) الإختيار لتعليل المختار، كتاب الصلوٰة، أوقات الصلوٰة الخمس: ۱/٥۱، دار الخير. انيس

(۴) رد المحتار، مطلب فى الصلوٰة الوسطىٰ: ۱/۳٦۱، دار الفكر. انيس

(۵) والشفق البياض الذى بعد الحمرة فى قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ وهو قول أبى بكر وعائشة رضى الله عنهما، وإحدى الروايتين عن ابن عباس رضى الله عنهما. (المبسوط للسرخسى: ۱/۱٤٦، كتاب الصلوٰة، باب المواقيت، دار المعرفة. انيس)

نماز کے لئے کب سے شروع ہوتا ہے اور پھر حرام وقت کی کب سے نوبت آجاتی ہے؟

الجواب ــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

وقتِ فجر صبح صادق سے شروع ہوکر طلوع آفتاب سے کچھ پہلے تک رہتا ہے، جب کنارہ طلوع ہوگیا وقتِ فجر ختم ہوگیا، یہ تمام وقت کامل ہے۔(۱)

وقت ظہر زوالِ آفتاب سے شروع ہوکر مثلین تک رہتا ہے، یعنی استوا کے وقت جو سایہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ ہر شئ کا سایہ اس کے دومثل ہوجائے، یہی تمام وقتِ کامل ہے۔(۲)

اس کے بعد سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور غروب تک باقی رہتا ہے، لیکن آفتاب کے زرد ہونے سے پہلے وقت مستحب ہے اور اس کے بعد مکروہ ہوجاتا ہے، غروب ہونے تک (۳)

---

(۱) ”عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰی عليه وسلم: ”إن للصلٰوة أولاً وآخرًا ... وإن أول وقت الفجر حين يطلع الفجر، وإن آخر وقتها حين تطلع الشمس“.(جامع الترمذی: ۳۹/۱، أبواب الصلٰوة، باب المواقيت الخ، سعيد)

”عن عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما عن النبی صلى اللّٰه تعالٰی عليه وسلم قال:...... ”ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس“.(الصحيح لمسلم: ۲۲۳/۱، باب أوقات الصلوات الخمس، قديمی)

”(وقت) صلاة (الفجر)...(من) أول (طلوع الفجر الثانی) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (إلٰی) قبيل (طلوع ذُكاء) بالضم غير منصرف اسم الشمس آه“.(الدر المختار، كتاب الصلٰوة، مطلب فی تعبده عليه الصلٰوة و السلام قبل البعثة: ۳۵۷/۱، ۳۵۹، سعيد)

(۲) قال اللّٰه تعالٰی: ”وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُوْنَ“.(سورة الروم: ۱۸)

وقال اللّٰه تعالٰی: ”اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ“.(سورة الإسراء: ۷۸)

”وقد بيّنا أن دلوك الشمس يحتمل الزوال والغروب جميعًا، وهو عليهما، فتنتظم الآية الأمر بصلاة الظهر و المغرب وبيان أول وقتيهما“.(أحكام القرآن للجصاص: ۳۷۸/۲، قديمی)

”وعن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰی عليه وسلم: ”إن للصلٰوة أولاً وآخرًا، و إن أول وقت صلٰوة الظهر حين تزول الشمس، وآخر وقتها حين يدخل وقت العصر“.(جامع الترمذی: ۳۹/۱، أبواب الصلٰوة، باب ماجاء فی مواقيت الصلاة: ۳۹/۱-۴۰، سعيد)

”(ووقت الظهر من زواله) أی ميل ذُكاء عن كبد السماء (إلٰی بلوغ الظل مثليه) وعنه مثله ... (سوی فیء) ... (الزوال)“.(الدر المختار، كتاب الصلٰوة، مطلب فی تعبده عليه الصلٰوة و السلام قبل البعثة: ۳۵۹/۱، سعيد)

(۳) ”عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰی عليه وسلم: ”إن للصلٰوة أولاً وآخرًا ... وإن أول وقت العصر حين يدخل وقتها، وإن آخر وقتها حين تصفر الشمس“ (جامع الترمذی، أبواب الصلٰوة، باب ماجاء فی مواقيت الصلاة: ۳۹/۱، ۴۰، سعيد)

==

غروب ہوجانے پر مغرب کا وقت شروع ہوجاتا ہے، تاروں کے خوب پھیلنے سے پہلے پہلے وقت مباح رہتا ہے، جب تارے خوب پھیل جاویں، تو وقت مکروہ ہوجاتا ہے۔(۱)

اور شفقِ ابیض کے غائب ہونے پر مغرب کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔(۲) اور صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے، صبح صادق طلوع ہونے پر ختم ہوجاتا ہے،(۳) اور اس میں سے ایک ثلث رات تک وقت

== "ووقت العصرمن صيرورة الظل غيرفيء الزوال إلٰى غروب الشمس، هكذا في شرح المجمع". (الفتاویٰ الهندية ،كتاب الصلٰوة، الفصل الأول في أوقات الصلٰوة: ۵۱/۱ ،رشيدية)

"ويستحب تأخير العصر في كل زمان مالم تتغير الشمس والعبرة لتغير القرص لا لتغير الضوء، فمتٰى صار القرص بحيث لاتحار فيه العين، فقد تغيرت، وإلا لا ،كذا في الكافي". (الفتاویٰ الهندية، كتاب الصلٰوة،الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات: ۵۲/۱ ، رشيدية)

(۱) قال اللّٰه تعالٰى:" وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ"(سورة هود: ۱۴۴)

"وهوما قرب من النهار ،وهوأول أوقاته،واللّٰه أعلم".

وقال اللّٰه تعالٰى:" فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ "(سورة الروم: ۱۷)"قيل فيه:إنه وقت مغرب". (أحكام القرآن للجصاص: ۳۸۴/۲، قديمي)

"عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم:"إن للصلٰوة أولاً وآخرًا .... وإن أول وقت المغرب حين تغرب الشمس، وإن آخروقتها حين يغيب الشفق". (جامع الترمذي،أبواب الصلٰوة،باب ما جاء في مواقيت الصلاة: ۳۹/۱-۴۰، سعيد)

"والمغرب:أي وندب تعجيلها لحديث الصحيحين:"كان يصلي المغرب إذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب "،ويكره تأخيرها إلٰى اشتباك النجوم لرواية أحمد:" لاتزال أمتي بخيرما لم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم" .(البحرالرائق،كتاب الصلٰوة: ۴۳۱/۱، رشيدية)

عن سلمة.رضي اللّٰه تعالٰى عنه.قال:كنا نصلي مع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم المغرب إذا توارت بالحجاب. (الصحيح للبخاري، كتاب مواقيت الصلاة،باب وقت المغرب،(ح: ۵۶۱)انيس)

(۲) عن أبي هريرة.رضي اللّٰه عنه.قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:" إن للصلاة أولا وآخرًا ... وإن أول وقت المغرب حين تغرب الشمس وإن آخروقتها حين يغيب الشفق". (سنن الترمذي،باب منه (يعني ما جاء في مواقيت الصلٰوة)(ح: ۱۵۱)/الصحيح لمسلم،باب أوقات الصلوات الخمس (ح: ۶۱۲ /۱۳۸۹)

اس حدیث میں ہے کہ مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک ہے، مطلب یہ کہ شفق کے غائب ہوجانے کے بعد عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔انیس

(۳) عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما أنه قال: وقت العشاء إلى الفجر.

عن عبد الرحمن بن عوف رضي اللّٰه عنه في امرأة تطهرقبل طلوع الفجر:صلت المغرب والعشاء.

قال لأبي هريرة رضي اللّٰه عنه:ما إفراط صلٰوة العشاء؟ قال: طلوع الفجر. (السنن للبيهقي، باب آخروقت الجواز لصلٰوة العشاء، ج اول،ص: ۵۵۳ (ح: ۱۷۶۳)

صحابی کے اس قول سے معلوم ہوا کہ عشا کا وقت طلوع فجر سے پہلے تک ہے۔انیس

مستحب رہتا ہے،(۱) اور نصف رات تک مباح،(۲) اور اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور، ۱۱/۷/۱۳۵۵ھ۔

صحیح: عبد اللطیف، جواب صحیح ہے: سعید احمد غفر لہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۲۰/۵-۳۲۳)

اوقات نماز سے متعلق چند سوالات:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین صورت ذیل میں کہ!

(الف) نصف النہار شرعی اور وقت زوال میں کیا فرق ہے؟

(ب) نصف النہار شرعی اور وقت زوال کے درمیانی وقت میں کوئی نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

(ج) وقت زوال ممتد ہے یا غیر ممتد؟ اگر ممتد ہے تو اس کی مقدار کیا ہے؟

(د) استواء شمس کے وقت اگر کوئی نماز ادا کی جائے، تو صحت و بطلان، جواز و کراہت کے اعتبار سے اس کا کیا حکم ہے؟

(ہ) وقت استواء شمس کی مقدار کیا ہے؟

(و) زوال کے فوراً بعد نماز پڑھنا جائز ہے یا کچھ انتظار کے بعد؟ بینوا توجروا۔

مدلل ومفصل جواب تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

(المستفتی: عزیز الرحمٰن عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ مصباح العلوم کوپاگنج، مئو)

الجواب ــــــــــــ حامدا و مصلیاً و مسلماً

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کل جتنا وقت ہو، اس کے نصف پر نصف النہار شرعی ہوگا، جس کے معلوم

(۱) عن ابن عباس أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: "أمنی جبرئیل عند البیت مرتین ....ثم صلی العشاء حین غاب الشفق ... ثم صلی العشاء الآخرۃ حین ذهب ثلث اللیل ثم صلی الصبح حین أسفرت الأرض ثم التفت إلیّ جبرئیل فقال یا محمد! هذا وقت الأنبیاء من قبلک والوقت فیما بین هذین الوقتین". (سنن الترمذی، أبواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی مواقیت الصلوٰۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (ح: ۱٤۹)/سنن أبی داؤد، باب المواقیت(ح: ۳۹۳، انیس)

(۲) عن عائشة قالت: اعتم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات لیلة حتی ذهب عامة اللیل وحتی نام أهل المسجد. (الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء وتأخیرها (ح: ٦۳۸/ ۱٤٤٥) انیس)

(۳) "(وأول وقت العشاء إذا غاب الشفق، وآخر وقتها مالم یطلع الفجر) لقوله علیه الصلوٰۃ والسلام: "وآخر وقت العشاء حین لم یطلع الفجر". (الهدایة، کتاب الصلوٰۃ، باب المواقیت: ۱/ ۸۲. شرکة علمیة، ملتان)

کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لیکر طلوع آفتاب تک جتنا وقت بنتا ہو، اس کا نصف، نصف النہار عرفی (استوا) کے فوراً بعد ہوجاتا ہے، اور نصف النہار عرفی معلوم کرنے کا آسان طریقہ ۴۰/عرض بلد تک یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے لے کر غروب تک کل جتنا وقت ہو، اس کا نصف، نصف النہار عرفی ہوگا۔

"ولایخفٰی أن زوال الشمس إنما هو عقیب انتصاف النهار بلا فصل ... المراد بالنهار الشرعی... هو من أول طلوع الصبح إلٰی غروب الشمس، وعلٰی هذا یکون نصف النهار (الشرعی) قبل الزوال بزمان یعتد به ...". (ردالمحتار: ۳۱/۲، زکریا) (۱) (احسن الفتاویٰ: ۱۳۷/۲)

(ب)　راجح اور مفتی بہ قول کے مطابق وقت مکروہ نصف النہار عرفی یعنی وقت استوا ہے، اور نصف النہار شرعی وقت مکروہ نہیں ہے، لہٰذا نصف النہار شرعی کے بعد استوا سے قبل نماز ادا کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔

" وقد وقع فی عبارات الفقهاء أن الوقت المکروه عند انتصاف النهار إلٰی أن تزول الشمس". (ردالمحتار: ۳۱/۲، زکریا (۲)، احسن الفتاویٰ، کتاب الصلاۃ: ۱۳۷/۲)

(ج)　زوال ایک آنی اور غیر ممتد ہے، جو ایک منٹ سے بھی کم وقت میں پورا ہوجاتا ہے۔

"ولایخفٰی أن زوال الشمس إنما هو عقیب انتصاف النهار بلا فصل.

(ردالمحتار: ۳۱/۲، فتاویٰ عثمانی: ۳۸۸/۱)

(د)　استوا کے وقت نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی (جائز نہیں) ہے۔

"(وکره) تحریمًا... (صلاة) ... (ولو) ... (علٰی جنازة وسجدة تلاوة وسهو)... (مع شروق) ... (واستواء)". (ردالمحتار: ۳۰/۲) (۳)

(ہ)　استواء قارن سے لے کر زوال فارق تک یعنی زوال مشاہد کے لئے تقریباً دس منٹ کا اندازہ وتخمینہ ہے۔ (احسن الفتاویٰ: ۱۳۸/۲)

(و)　زوال کے فوراً بعد نماز پڑھنا جائز تو ہے، لیکن وقت استوا کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے، اس لئے حضرات اکابر، وقت زوال جو جنتریوں میں درج ہو، اس سے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد تک احتیاطاً نماز پڑھنے سے توقف کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۸۶/۴، فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۶/۵-۳۸۵، احسن الفتاویٰ: ۱۳۸/۲، فتاویٰ عثمانی: ۳۸۸/۱) واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد عثمان عفی عنہ۔ الجواب صحیح: عبداللہ غفرلہ۔ (فتاویٰ ریاض العلوم: ۲۵۹/۲-۲۶۱)

(۱-۲-۳)　رد المحتار علی هامش الدر المختار، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، انیس

مختلف اوقات سے متعلق ایک سوال:

سوال (۱) کیا عشا کے وقت ابتدا کے لئے (یعنی غیبوبت شفق ابیض کے لئے) یہی اصول ہے کہ شفق ابیض اس وقت غائب ہوجاتی ہے جب سورج ۱۸/درجہ افق سے نیچے پہنچ جاتا ہے؟

(۲) اگر اصول یہی ہے تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ جتنا وقت صبح صادق بعد طلوع شمس کے درمیان ہوگا بالکل اتنا ہی وقت غروب شمس اور غیبوبت شفق ابیض کے درمیان ہوگا؟

(۳) موسم گرما میں جبکہ ہمارے یہاں لیسٹر (برطانیہ) میں مغرب کی نماز ۹.۳۰ (ساڑھے نو بجے) ہوتی ہے، عشا کا وقت اس اصول پر تقریبا ۱۱.۳۰ (ساڑھے گیارہ بجے) ہوگا اور فجر تقریبا ۴.۱۵ (سوا چار بجے) پڑھنی ہوگی کیوں کہ ۴.۴۵ (پونے پانچ بجے) پر سورج طلوع ہوجاتا ہے، ان ایام میں دفع حرج کے لئے غروب کے ایک گھنٹہ بعد نماز عشا یہاں (برطانیہ کے شہر لیسٹر میں) پڑھنے کا معمول ہے اس میں گنجائش ہوگی یا نہیں؟

(۴) اگر موسم سرما میں سورج کے زیر افق ۱۸/درجہ پر پہنچنے سے پہلے عشا کی نماز پڑھ لی جائے، جبکہ مجبوری نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے (موسم سرما میں مغرب چار بجے ہوگی اور عشا کا اول وقت ۱۸/درجہ کے حساب سے تقریباً چھ بجے ہوگا)؟

(۵) مذکورہ صورت میں یعنی موسم سرما میں جبکہ مجبوری نہیں اگر کوئی شخص صاحبین کے قول سے استدلال کرکے غروب کے سوا گھنٹے (ایک گھنٹہ پندرہ منٹ) بعد شفق احمر کے غائب ہونے پر عشا کی نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟ مساجد میں باقاعدہ اس وقت نماز باجماعت ہو تو کیا حیثیت ہے؟

(۶) اگر گنجائش نہیں تو اب تک جن حضرات نے اس کو حق سمجھتے ہوئے اس پر عمل کیا ہے ان کے ذمہ ان نمازوں کی قضا ہوگی یا وہ معذور سمجھے جائیں گے؟

هــو المـصـوب

(۱) عشا کی ابتدا حنفیہ کے مفتیٰ بہ قول کے مطابق شفق ابیض کے غروب پر ہوتی ہے۔(۱) جو معتبر اہل ہیئت کے قول کی رو سے سورج کے ۱۸/درجے افق سے نیچے پہنچنے کے بعد ہوتی ہے۔عموماً اسی کو اختیار کرلیا گیا ہے۔

(۱) ”وقت صلاة المغرب ما لم يغب الشفق ووقت صلاة العشاء إلى نصف الليل الأوسط“.(صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة. باب أوقات الصلوات الخمس: ۲۲۳/۱)

ثم الشفق هو البياض الذى فى الأفق بعد الحمرة عند أبى حنيفة وقالا: هو الحمرة.(الهداية مع فتح القدير: ۲۲۳/۱)

==

(۲) صبح صادق اور طلوع شمس کے درمیان جس روز جتنا وقفہ ہوتا ہے اس روز اتنا ہی وقفہ، سورج کے غروب اور شفق ابیض کے غائب ہونے کے درمیان ہوتا ہے، جس کی صراحت بہت سے فقہا جن میں حضرت تھانویؒ بھی ہیں، نے کی ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ج۱، ص:۱۵۴)

(۳) وقت آنے سے پہلے نماز پڑھنے کی گنجائش ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾. (سورۃ النساء:۱۰۳) کے خلاف ہوگا، اگر پڑھ لی جائے گی، تو فرض ادا نہ ہوگا، اس لئے وقت آنے کے بعد دوبارہ پڑھنا ہوگی، البتہ وقت گزرنے کے بعد پڑھی گئی نماز قضا ہو جائے گی، چاہے اسے ادا کی نیت سے پڑھا گیا ہوگا، دفع حرج کے بہانے سے قبل از وقت نماز پڑھنا صحیح نہ ہوگا۔ (تفصیل کے لئے راقم الحروف کی کتاب 'موجودہ زمانہ کے مسائل کا شرعی حل' کا متعلقہ حصہ دیکھا جائے۔)

(۴) جب مجبوری میں قبل از وقت نماز فرض پڑھنا درست نہیں تو بغیر مجبوری کے بطریق اولیٰ درست نہ ہوگا۔

(۵) بمشورۂ علمائے راسخین اگر صاحبین کا قول اختیار کرلیا جائے تو اس کی گنجائش ہے، مگر انفرادی طور پر کسی ایک متقی عالم کے قول کو اختیار کرنا یعنی جمہور کے قول سے گریز کرنا درست نہیں۔

(۶) اختلافی واجتہادی مسائل میں فی الجملہ گنجائش ہوتی ہے کہ کسی ایک قول کو اختیار کرنے یا ترک کرنے کی، اس بنا پر تفسیق یا تضلیل کرنا صحیح نہیں، اگر وقت سے پہلے پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ کرلیا جائے تو انسب ہے، کیوں کہ محل اختلاف میں اختلاف سے بلند ہوکر عمل کرنا ہی پسندیدہ ہے کہ اس سے برأۃ ذمہ بالیقین ہوجاتی ہے، ورنہ شبہ رہ جاتا ہے اور شبہات سے بچنا دین وآبرو بچانے کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے از روئے حدیث شریف مطلوب ہے۔

"فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه". (۱)

تحریر: برہان الدین سنبھلی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۳۳۴-۳۳۶)

اوقات نماز کی ابتدا وانتہا:

سوال: ظہرین (ظہر وعصر) اور عشائین (مغرب وعشا) کے اوقات کی ابتدا اور انتہا کیا ہے اور ان میں وقتِ مکروہ کونسا ہے؟

== (قوله هو البياض): أي الشفق هو البياض عند الإمام وهو مذهب أبي بكر الصديق وعمر ومعاذ وعائشة رضي الله عنهم ... وبهذا ظهر أنه لايفتىٰ ولايعمل إلا بقول الإمام الأعظم ولايعدل عنه إلىٰ قولهما أو قول أحدهما أو غيرهما إلا لضرورة من ضعف دليل أو تعامل. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق: ۱/۴۲۷)

(۱) الصحيح لمسلم، كتاب المساقات، باب أخذ الحلال و ترك الشبهات (ح: ۱۵۹۹)

الجواب＿＿＿＿＿＿＿＿

نصف النہار، زوال آفتاب کے بعد ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ جب کہ سایۂ اصلی کے علاوہ ہرشئی کا سایہ اس سے دوچند نہ ہوجائے اور یہ قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

اور صاحبین، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام زفر رحمہم اللہ ان تمام حضرات کے نزدیک آخری وقت یہ ہے کہ ہرشئی کا سایہ اس کے سایۂ اصلی کے علاوہ ایک مثل ہوجائے۔ ایک روایت امام صاحب سے بھی یہی ملتی ہے۔ صاحب بدائع نے امام صاحب کے مذہب اول کو صحیح قرار دیا اور صاحب غیاثیہ نے مختار کہا اور برہان میں مذہب صاحبین کو اظہر بتایا اور امام طحاویؒ نے اس کو ماخوذ بہ فرمایا۔

درمختار میں ہے:

(ووقت الظهر من زواله)أى ميل ذكاء عن كبد السماء(إلٰى بلوغ الظل مثليه)وعنه مثله،و هو قولهما وزفر والأئمة الثلثة،قال الإمام الطحاوى:وبه نأخذ،وفى غرر الأذكار:وهو المأخوذ به وفى البرهان:وهو الأظهر لبيان جبرئيل.عليه السلام.وهو نص فى الباب،وفى الفيض:وعليه عمل الناس اليوم،وبه يفتى(سوى فىء)يكون للأشياء قبيل(الزوال).انتهٰى (۱)

دونوں قول کے مطابق ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور غروب اس کی انتہا ہے اور غروب سے قبل جب اس میں تغیر آجائے اور نگاہ اس پر ٹھہرنے لگے، تو نماز عصر اس وقت مکروہ ہوتی ہے۔

خلاصہ میں ہے:

"أول وقت العصر حين يخرج وقت الظهر وآخر وقتها حين تغرب الشمس ويكره التأخير إلٰى تغير الشمس واختلفوا فى التغير،قال بعضهم:التغير فى ضوء الشمس الذى يكون علٰى رأس الحيطان،وقال بعضهم:التغير فى قرصها وإنما يعرف التغير بأن ينظر الناظر إلى القرص ولم تخر عيناه علم أن الشمس قد تغيرت وإن لم يمكنه علم أن الشمس لم يتغير.انتهٰى

اور البحر الرائق میں ہے:

"والخلاف فى آخر وقت الظهر جارٍ فى أول وقت العصر"،انتهٰى(۲)

اور ایک روایت امام اعظمؒ سے یہ بھی ہے کہ سایۂ اصلی کے علاوہ ہرشئی کا سایہ ایک مثل ہوجانے پر ظہر کا وقت ختم

(۱) الدر المختار علٰى صدر رد المحتار،كتاب الصلوٰة، مطلب فى تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة: ۱/۳۵۹، ۳۶۰،دار الفكر،بيروت.انيس

(۲) كتاب الصلاة: ۱/۴۲۶،أوقات الصلاة.انيس

ہوجاتا ہے، مگر عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا، بلکہ جب وہ سایہ دو چند ہوجاتا ہے، تو اب عصر کا وقت شروع ہوتا ہے، اس صورت میں آخر ظہر اور ابتداء عصر کے درمیان ایک وقت مہمل ہوگا۔

انہیں اختلافات کے پیش نظر بعض فقہا نے لکھا ہے کہ نماز ظہر ایک مثل سایہ سے پہلے اور نمازِ عصر دو مثل سایہ ہونے کے بعد ادا کرنی چاہئے، تاکہ دونوں نمازیں بالاتفاق اپنے اپنے وقت میں ادا ہوجائیں۔

المضمرات شرح القدوری میں ہے:

وروی أسد عن أبی حنیفة أنه قال: إذا صار ظل کل شیء مثله فقد خرج وقت الظهر ولا یدخل وقت العصر حتی یصیر الظل مثلیه وبینهما وقت مهمل لیس بوقت الفرض کالوقت الذی بین طلوع الشمس وبین الزوال. انتهٰی

البحر الرائق میں ہے:

وذکر شیخ الإسلام أن الإحتیاط أن لا یؤخر الظهر إلی المثل وأن لا یصلی العصر حتی یبلغ المثلین لیکون مؤدیا للصلٰوتین فی وقتهما بالإجماع، کذا فی السراج. انتهی(۱)

(قوله أما أحادیث تهجیر محض) فعلٰی ند.

کتب احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تعجیل صلوۃ اور مطلقاً اول وقت ادا کرنے کے بارے میں احادیث قولی بھی موجود ہیں۔ مثلاً: اول ترمذی کی حدیث جو ام فروہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

قالت: سئل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أی الأعمال أفضل؟ قال: "الصلٰوة لأول وقتها". (۲)

اس حدیث کے راویوں میں عبداللہ بن عمر (عمری) ہیں، جو عابد و زاہد ہیں، اگرچہ یحییٰ بن سعید نے ان کے حفظ و ضبط میں کلام کیا، اور امام ترمذی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ولیس هو بالقوی عند أهل الحدیث".

لیکن یہ متروک الحدیث نہیں، ان کی روایات صحیح بخاری کے علاوہ دوسری صحاح میں بھی مذکور ہیں اور اسی حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا اور ابنِ مالک فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ **کذا فی المرقاة.**

دوسری حدیث، ترمذی (میں) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "الوقت الأول من الصلٰوة رضوان اللّٰه والوقت الآخر عفو اللّٰه". (۳)

---

(۱) کتاب الصلاة: ۱/۴۲۵/ کذافی رد المحتار، کتاب الصلٰوة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة: ۱/۳۵۹، انیس

(۲-۳) سنن الترمذی، باب ماجاء فی الوقت الأول من الفضل، ج: ۱، ص: ۴۲. انیس

مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح، (ح: ۶۰۷) باب تعجیل الصلوات: ۲/۵۳۴، انیس

اس حدیث کے منجملہ روایات میں سے ایک راوی یعقوب بن ولید مدنی ہیں، جن کی امام احمد بن حنبل اور دیگر حفاظ نے تکذیب کی ہے۔ تقریب التہذیب شرح نقایہ میں یہی مذکور ہے۔ لیکن یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ کی ہے اور ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تمام طریقوں کے لحاظ سے ضعیف ہے اور جن لوگوں نے اس کو حسن کہا، ان کی مراد یہ ہے کہ یہ حسن لغیرہ ہے۔ **كذا فى المرقاة.**(۱)

تیسری ترمذی کی حدیث ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

" ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له:"يا على! ثلاث لاتؤخرها: الصلوٰة إذا آنت، والجنازة إذا حضرت، والأيّم إذا وجدت لها كفوًا".(۲)

اور ملا علی مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

رواه الترمذى بسند رجاله ثقات، قاله ميرک. انتهىٰ (۳)

قوله وهو المنصوص من الشافعي، الخ، یہ معارض ومخالف ہے، اس کے جو کچھ امام ترمذی نے **باب ماجاء فى تأخير الظهر فى شدة الحر، إلخ.** امام شافعی کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث ابراد رخصت پر محمول ہے، یعنی جو لوگ مسافت بعیدہ طے کر کے مسجد میں آئیں اور شدت گرمی کی وجہ سے ان کو تکلیف ہو تو وہ ابراد کرلیں۔ (۴)

نیز امام ترمذی **باب ماجاء فى الوقت الأول من الفضل** کے تحت بیان کرتے ہیں۔

قال الشافعي: الوقت الأول من الصلوٰة أفضل ومما يدل علىٰ فضل أول الوقت علىٰ آخره اختيار النبى صلى الله عليه وسلم وأبى بكر وعمر فلم يكونوا يختارون إلا ما هو أفضل ولم يكونوا يدعون الفضل وكانوا يصلون فى أول الوقت، حدثنا بذلک أبو الوليد المكى عن الشافعي.(۵)

قوله فى المشكوة عن أنس، الخ.(۶)

---

(۱) مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح، (ح:٦٠٦) باب تعجيل الصلوات: ٥٣٣/٢، انيس

(۲) سنن الترمذى: ٤٣/١ (ح:١٧١) وقال: هذا حديث غريب حسن، اور حدیث نمبر: ۱۰۷۵، وقال: هذا حديث غريب، وما أرى إسناده بمتصل، وقال الشيخ احمد شاكر: وهذا الحديث إسناده صحيح، ورواته ثقات. (جمع الفوائد للمغربى: ١٦٧، مكتبة الرشيد/ والحديث كذا رواه الإمام أحمد فى مسنده، من مسند على ابن أبى طالب (ح:٨٢٨)/ سنن ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى الجنازة لاتؤخر إذا حضرت ولاتتبع بنار (ح:١٤٨٦) انيس)

(۳) مرقاة المفاتيح (ح:٦٠٥) باب تعجيل الصلوات: ٥٣٣/٢/ قال الحاكم: هذا حديث غريب صحيح ولم يخرجاه. (المستدرک للحاكم، كتاب النكاح (ح:٢٦٨٦) انيس)

(۴) ولايبلغ بتأخيرها آخر وقتها فيصليهما جميعا معًا ولكن الإبراد ما يعلم أنه يصليها متمهلا وينصرف منها قبل آخر وقتها ليكون بين انصرافه منها وبين آخر وقتها فصل فأما من صلاها فى بيته أو فى جماعة بفناء بيته لايحضرها إلا من بحضرته فليصليها فى أول وقتها لأنه لاأذى عليهم فى حرها. (الأم للشافعى، وقت العصر: ٩١/١. انيس)

(۵) سنن الترمذى: ٤٢/١ _ بعد ذكر حديث: ١٧٤ _ انيس

(٦) عن أنس رضى الله عنه قال: إذا صلينا خلف النبى صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر. (مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب تعجيل الصلوات (ح:٥٨٩)

بخاری نے اسی کے مثل حدیث روایت کر کے اس کو نمازِ جمعہ کے ساتھ مقید کیا۔مشکوٰۃ کے **باب خطبة الجمعة والصلوٰة** میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم إذا اشتد البرد بکربالصلوٰة وإذا اشتد الحر أبرد بالصلوٰة یعنی الجمعة"، رواہ البخاری. انتہٰی(۱)

روایتِ مذکورہ کہ مشکوٰۃ کے تعجیل صلوٰۃ کے باب میں مذکور ہے، اگر چہ شامل ہے زوال کے بعد کی ہر نماز کو، خواہ جمعہ ہو یا ظہر جیسا کہ مرقاۃ میں ہے، (۲) لیکن پھر بھی قابل غور ہے کہ زمانہ برکت نشان میں جمعہ کس قدر ابراد سے ہوا کرتا تھا۔

شیخین روایت کرتے ہیں، سہل بن ساعدہ سے، قال: **" ماکنا نقیل ولا نتغدی إلا بعد الجمعة"**، انتہٰی(۳)

بہجۃ النفوس شرح مختصر البخاری میں ہے:

أما التأخیرفشیء یسیر کما جاء عن الصحابة أنهم کانوا إذا رجعوا من صلوٰة الجمعة یقیلون قائلة الضحٰی، فدل ذلک علٰی أنه لایکون تأخیرًا کثیرًا. انتہٰی

اور اسی طرح نماز ظہر میں بھی ابراد کی کوئی حد متعین ومقرر ہوگی، نصف وقت یا نصف سے کچھ دیر بعد تک اور اس قول ثانی کی صورت میں یہ التزام کرنا پڑے گا کہ وقت مختلف فیہ داخل نہ ہو، اس سے پہلے پہلے ادا کر لی جائے۔

نوٹ:　ان تمام تفصیلات کو محض اس لئے ذکر کیا گیا تا کہ لوگ غلطی میں مبتلا ہو کر ابراد کامل کی خاطر ایک مثل ہونے کے بعد نماز ظہر ادا کرنے لگیں۔ واللہ اعلم

اور حسن بن زیاد کے قول کے مطابق آفتاب کے زرد ہو جانے پر عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

البحر الرائق میں ہے:

وفی آخره أیضاً خلاف فإن الحسن بن زیاد یقول: إذا اصفرت الشمس خرج وقت العصر، ولنا روایة الصحیحین: "من أدرک رکعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرک العصر". انتہٰی(۴)

---

(۱)　مشکوٰۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات (ح: ۱۴۰۳) والحدیث رواہ البخاری فی صحیحه، باب إذا اشتد الحر یوم الجمعة، کتاب الجمعة (ح: ۹۰۶). انیس

(۲)　مرقاۃ المفاتیح، باب الخطبة والصلاة (ح: ۱۴۰۳): ۱۰۴۱/۳. انیس

(۳)　الصحیح للبخاری، باب قول اللّٰہ تعالیٰ (فإذا قضیت الصلاة. الخ) (ح: ۹۳۹) / الصحیح لمسلم، باب صلاة الجمعة حین تزول الشمس (ح: ۳۰) انیس

(۴)　البحر الرائق، کتاب الصلوٰة: ۴۲۶/۱. انیس

عن أبی هریرة أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: " من أدرک من الصبح رکعة ...　==

اور امام شافعیؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ سایہ دو چند ہو جانے کی صورت میں عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور ایک دوسری روایت ہے کہ عصر کا اصل وقت ختم ہو جاتا ہے غروب آفتاب سے، لیکن وقت مستحب سایہ کے دو چند ہو جانے سے ختم ہو جاتا ہے۔

المضمرات شرح القدوری میں ہے:

وللشافعي فيه قولان،في قول إذا صارظل كل شيء مثليه يخرج وقت العصرولايدخل وقت المغرب حتٰى تغرب الشمس،فيكون بينهما وقت مهمل عنده على هذا القول وفي قول إذا صار ظل كل شيء مثليه يخرج وقت المستحب،ويبقى أصل الوقت إلٰى غروب الشمس. انتهٰى (۱)

(مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی اردو:۲۱۶-۲۱۹)

اوقات صلوٰۃ میں اختلاف:

سوال: ہمارے شہر اورنگ آباد میں اوقات صلوٰۃ کے بارے میں دو تختے ترتیب دیئے گئے، ان دونوں میں ابتداء وقت عشا اور ابتداء وقت فجر میں بڑا اختلاف ہے، جس کی وجہ سے عوام میں بے چینی ہے کہ دونوں میں کون سا درست ہے، دائمی تقویم شائع کردہ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم میں یکم جون کو ابتداء وقت عشا (۸.۲۸) دیا گیا ہے، جبکہ غروب آفتاب دونوں تختوں میں (۷.۱۰) پر ہے اور مولانا منصب خان صاحب کے مرتبہ تختۂ اوقات صلوٰۃ میں ابتداء وقت عشا یکم جون (۸.۰۳) پر دیا گیا ہے۔ حضرت والا سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں سے کون سا ابتداء وقت عشا درست ہے۔ مولانا منصب خان صاحب کے دیئے گئے وقت عشا یعنی (۸.۰۳) پر دی گئی اذان عشا درست ہو جائے گی یا لوٹانا ہوگا۔ اسی طرح جامعہ اسلامیہ کی دائمی تقویم میں ابتداء فجر یکم جون کو (۴.۲۶) اور انتہائے وقت سحر (۴.۱۶) دیا گیا جبکہ طلوع آفتاب دونوں تختوں میں (۵.۵۳) پر ہے جبکہ مولانا منصب خان صاحب کے تختہ اوقات صلوٰۃ میں ابتداء وقت فجر (۴.۳۸) دیا گیا ہے، و نیز ایک مفتی صاحب نے فتویٰ کے بموجب ابتداء

== قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح و من أدرك ركعة من العصرقبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر. (الصحيح للبخاري،باب من أدرك من الفجر ركعة (:٥٧٩)/الصحيح لمسلم (:٦٠٧)/سنن أبي داؤد(ح:٤١٢)/سنن الترمذي،باب ماجاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس(ح: ١٨٦)/سنن النسائي (ح:٢٥٧)/موطا للإمام مالك(ح:۵)انيس)

(۱) كذافي تحفة الفقهاء،كتاب الصلاة،باب مواقيت الصلاة: ١٠١/١.انيس

اعلم أن وقت الظهرمن الزوال إلى أن يصيرظل كل شيء مثله،فإذازادعليه أدنىٰ زيادةدخل بعده وقت العصرحتى يصيرظل كل شيء مثليه،فإذازادعلى ذلك خرج وقت الإختياروبقي وقت الجوازإلى غروب الشمس.(اللباب في الفقه الشافعي،كتاب الصلاة،باب المواقيت: ١١٢/١.انيس)

وقت سحر (۴:۳۶) بتایا ہے۔حضرت والا ارشاد فرمائیں کہ دونوں اوقات ابتداء فجر میں کون سا وقت فجر درست ہے و نیز یکم جون کو (۴:۳۶) تک سحر کرنے والے کا روزہ درست ہوگا یا قضا لازم آئے گی؟

هــو المصــوب

دریافت کردہ صورت میں دراصل آفتاب کی گردش کا حساب تخمینی ہے، یقینی نہیں۔لہذا احتیاط ملحوظ رکھ کر عمل کیا جائے، جہاں تاخیر میں احتیاط ہو وہاں تاخیر اور جہاں عدم تاخیر میں احتیاط ہو وہاں عدم تاخیر پر عمل کیا جائے، ایک نقشہ کی پابندی کچھ ضروری نہیں۔بظاہر کاشف العلوم کا نقشہ صحت سے قریب معلوم ہوتا ہے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔تصویب: ناصر علی ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۳۳۶-۳۳۷)

مختلف مسجدوں میں اوقاتِ نماز کا فرق:

سوال: نماز فجر کا مقررہ وقت کیا ہے؟ کیونکہ کچھ مسجدوں میں ۵/۳۵ اور کچھ مسجدوں میں ۵/۴۰ پر ہو رہی ہے۔

(قدیر خان، بانسواڑہ)

الجواب

فجر کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے، اور اگر آسمان صاف ہو، ابر آلود نہ ہو، تو صبح کے اچھی طرح روشن ہو جانے (اسفار) کے بعد فجر کی نماز ادا کرنی مستحب ہے۔البتہ حجاج کے لئے مزدلفہ میں اول وقت میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔(۱)

فجر کا وقت کافی طویل ہوتا ہے اور روشن صبح کا بھی اچھا خاصا وقت ہوتا ہے، ان اوقات میں اگر کسی مسجد میں چند منٹ پہلے اور کسی مسجد میں چند منٹ بعد نماز ادا کی جائے، تو کچھ حرج نہیں۔بلکہ اس میں نمازیوں کے لئے سہولت ہے کہ اگر ایک جگہ جماعت فوت ہو جائے تو دوسری جگہ جماعت کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی مختلف مسجدوں میں اوقاتِ نماز میں فرق ہوا کرتا تھا۔بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ مسجدِ نبوی میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور جب واپس ہوئے، تو دوسری مسجدوں میں ابھی نماز ہو رہی تھی، (۲) اس لئے مختلف مسجدوں میں اوقات نماز کا فرق چنداں مضر نہیں۔(کتاب الفتاویٰ: ۲/۱۱۷-۱۱۸)

---

(۱) بدائع الصنائع : ۱/۳۲۲.

(۲) دیکھئے: سنن أبی داؤد، حدیث نمبر: ۵۷۹، باب إذا صلى في جماعة ثم أدرک جماعة أ يعيد ؟ محشی (عن سلمان (یعنی مولی میمونة) قال: أتيت ابن عمر وهم يصلون ،فقلت ألا تصلی معهم، قال: قد صليت، إنی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لاتصلوا صلاة في يوم مرتين. ((ح: ۵۷۹) انیس)

صلوٰۃ خمسہ کے اوقات مستحبہ:

سوال (۱) نماز فجر کا وقت مستحب طلوع آفتاب سے کس قدر قبل ہے؟

(۲) نماز ظہر کا وقت مستحب نصف النہار سے کس قدر بعد ہے؟

(۳) نماز عصر کا وقت مستحب غروب آفتاب سے کس قدر قبل ہے؟

(۴) نماز مغرب کا وقت غروب سے کس قدر بعد تک رہتا ہے؟

(۵) نماز عشا کا وقت مستحب ثلث لیل ہے یا سدس لیل، اور تعیین لیل غروب آفتاب تا صبح صادق سے کیا جاوے گا یا غروب آفتاب تا طلوع آفتاب سے؟

الجواب

نماز فجر میں اسفار مستحب ہے، یعنی روشنی پھیلنے سے پہلے شروع نہ کی جاوے۔(۱)

وهو المختار كما في الدر المختار، وهو ظاهر الرواية كما في البحر عن العناية خلافاً للطحاوي فإنه قال: إن كان من عزمه تطويل القراءة فالأفضل أن يبدأ بالتغليس ويختتم بالإسفار وإن لم يكن من عزمه تطويل القراءة فالإسفار (أي الابتداء في الإسفار) أفضل من التغليس ووجه المختار أن فيه تكثير الجماعة، كما قاله شمس الأئمة في المبسوط.(۲)

اور روشنی پھیلنے کا وقت احقر نے جو تجربہ کیا، تو طلوع فجر وطلوع شمس کے نصف پر ہے،(۳) اور طلوعین میں کم از کم

(۱) عن رافع بن خديج. رضى الله عنه. قال: سمعت رسول الله. صلى الله عليه وسلم. يقول: "أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر". (سنن الترمذى، باب ما جاء فى الإسفار بالفجر (ح: ۱۵۴) / سنن أبى داؤد، باب وقت الصبح (ح: ٤٢٤) / سنن النسائى (ح: ١٥٣١) / سنن ابن ماجة (ح: ٦٧٢) / شرح معانى الآثار: ١٧٨/١-١٧٩ / المسند للحميدى: ١٩٩/١ (ح: ٤٠٩) / الصحيح لابن حبان: ٣٥٧/٤ (ح: ١٤٩٠-١٤٩١) / سنن الدارمى: ٣٠٠/١ (ح: ١٢١٧) انيس)

(۲) تحفة الفقهاء، باب مواقيت الصلاة: ١٠٢/١ / بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، فصل شرائط أركان الصلاة / المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الأوقات / الاختيار لتعليل المختار، الأوقات المستحبة للصلاة / تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، الأوقات التى يستحب فيها الصلاة / الجوهرة النيرة، باب الأذان / البحر الرائق شرح كنز الدقائق، وقت صلاة العشاء / مجمع الأنهر فى شرح ملتقى الأبحر، وقت العشاء والوتر / رد المحتار، كتاب الصلاة: ٣٦٦/١ / المبسوط للسرخى، باب مواقيت الصلاة: ١٤٦/١. انيس

(۳) ثم رأيت فى البحر عن السراج الوهاج: وحد الإسفار أن يصلى فى النصف الثانى والحمد لله على ذلك. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، وقت صلاة العشاء: ٢٦٠/١) انيس / وقيل حد الإسفار أن يصلى فى النصف الثانى. (الجوهرة النيرة، باب الأذان: ٤٣/١. انيس)

فاصلہ ایک گھنٹہ بیس منٹ ہوتا ہے، اور زائد سے زائد ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ، پس اسفار کا وقت بعض ایام میں طلوع شمس سے ۴۰ منٹ پیشتر ہوگا، اور بعض ایام میں تقریباً ۵۰ منٹ، جیسا کہ اسلامی جنتری سہارنپور سے واضح ہے، یہ تو نماز فجر کے وقت مستحب کی ابتدا ہے، اور انتہا کے متعلق شامی میں ہے:

”والحاصل أن الإسفار أن يمكنه إعادة الطهارة ولو من حدث أكبر كما في النهر والقهستاني وإعادة الصلوٰة على الحالة الأولٰى قبل طلوع الشمس (أي بحيث يرتل أربعين آية إلٰى ستين)(۱)

اور اس کا تخمینہ آدھا گھنٹہ کیا گیا ہے، پس وقت مستحب کا انتہائی حصہ یہ ہے کہ جب نماز شروع کی جاوے اس وقت کم از کم نصف گھنٹہ طلوع آفتاب میں باقی ہو۔(۲)

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ وقت مستحب کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے کوئی ایسا وقت معین نہیں ہے، جس میں ذرا سی کمی بیشی سے یہ فضیلت فوت ہوجاوے، بلکہ بعض ایام میں طلوع آفتاب سے ۴۰ منٹ پہلے شروع کرنا بھی وقت مستحب کی حد میں داخل ہے، اور بعض میں ۵۰ منٹ قبل طلوع بھی، اور علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ وقت فجر کا کوئی حصہ مکروہ نہیں، پس اگر کوئی اسفار سے قبل نماز پڑھے یا زیادہ تاخیر کردے تو اس پر ملامت نہیں۔

(۲)　نصف النہار استواء شمس کا وقت ہے، اس سے دو منٹ بعد زوال شروع ہوتا ہے اور نصف النہار سے پانچ منٹ بعد دلوک شمس محسوس ہوجاتا ہے، پس وقت ظہر کی ابتداء نصف النہار سے ۵ منٹ بعد ہے، مگر نماز پڑھنے میں یہ تفصیل ہے کہ نماز ظہر سردی میں جلدی پڑھنا مستحب ہے اور گرمی میں دیر سے پڑھنا،(۳) اور تعجیل وتاخیر کی حد یہ ہے کہ نصف اول میں پڑھنا تعجیل ہے اور نصف ثانی میں پڑھنا تاخیر ہے۔ **كما نقله صاحب البحر عن الأسرار.** (ص:۲٤۸)(۴)

---

(۱)　رد المحتار، كتاب الصلاة: ۳٦٦/۱. / كذا في العناية شرح الهداية، فصل يستحب الإسفار بالفجر: ۲۲۵/۱_انیس

(۲)　سہارنپور، دیوبند وغیر میں اسی پر عمل ہے، کہ نماز شروع کرنے کے وقت ۳۰ منٹ سے کم باقی نہیں ہوتے، اور ۴۰-۴۵ سے زیادہ نہیں ہوتے۔ مرتب

(۳)　سمعت أنس بن مالك يقول: كان النبي صلى الله عليه وسلم: إذا اشتد البرد بكر بالصلوٰة وإذا اشتد الحر أبرد بالصلوٰة يعني الجمعة". (الصحيح للبخاري، باب إذا اشتد الحر يوم الجمعة، كتاب الجمعة(ح:۹۰٦)

عن أبي مسعود أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يعجل الظهر في الشتاء ويؤخرها في الصيف. (شرح معاني الآثار: ۱۸۸/۱)انیس)

(۴)　وفي الأسرار: تعجيل الصلاة أداؤها في النصف الأول من وقتها، وفي فتح القدير تعجيلها هو أن لا يفصل بين الأذان والإقامة إلا بجلسة خفيفة أو سكتة على الخلاف الذي سيأتي، وتاخيرها الصلاة ركعتين مكروهة. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، الأوقات المنهي عن الصلاة فيها: ۲٦۱/۱. انیس)

اور ظہر کا وقت متفق علیہ ہے ایک مثل تک ہے، پس سردی میں تو ایک مثل کے نصف اول میں پڑھنا چاہئے اور گرمی میں نصف ثانی میں اور ہمارے دیار (یعنی ضلع سہارنپور ومظفرنگر وغیرہ) میں جو معمول ہے وہ بالکل اس کے مطابق ہے۔(۱) چنانچہ سردی میں دھوپ گھڑی سے تقریبا تین بجے تک ایک مثل ہے، اور دھوپ گھڑی کے حساب سے ڈیڑھ بجے سے پیشتر جماعت ہو چکتی ہے، جو یقیناً نصف اول ہے، اور گرمی میں پونے چار تک ایک مثل ہے اور نماز دو بجے کے بعد پڑھنے کا معمول ہے، جو یقیناً نصف ثانی ہے اور درمیانی زمانہ میں تھوڑا تھوڑا تفاوت ہوتا رہتا ہے، **کما لایخفی**.

(۳) وقت عصر کی ابتدا اور وقت ظہر کی انتہا میں اختلاف ہے، صاحبین کے نزدیک ایک مثل پر ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور امام صاحب کے نزدیک مشہور روایت کی بنا پر دو مثل پر وقت ظہر ختم ہوتا ہے، اور وقت عصر شروع ہوتا ہے، (۲) اور ایک روایت امام صاحب سے یہ بھی ہے کہ وقت ظہر تو ایک مثل پر ختم ہو جاتا ہے، مگر وقت عصر دو مثل پر شروع ہوتا ہے، (۳) اکثر مشائخ نے احتیاط کی وجہ سے اسی قول کو لیا ہے اور ہمارے اکابر کا عمل بھی اسی پر ہے، (۴) اور جب وقت عصر کی ابتدا میں اختلاف ہے تو وقت مستحب کے شروع ہونے میں بھی اختلاف ہوگا، یعنی صاحبین کے نزدیک ایک مثل سے غروب آفتاب تک جس قدر وقت ہے، اس کے نصف اخیر میں نماز پڑھنا مستحب ہے، اور امام صاحب کے قول پر دو مثل سے غروب تک جتنا وقت ہے اس کے نصف اخیر میں، اور ہمارے دیار میں جس وقت نماز پڑھنے کا معمول ہے وہ صاحبین کے نزدیک وقت عصر کا نصف اخیر ہے، اور امام صاحب کے نزدیک نصف اول یعنی قول امام کی رعایت اس معمول میں نہیں ہے، حالانکہ ظہر میں اس کی رعایت کی گئی ہے، (۵)

---

(۱) بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس معمول میں دونوں قول کی رعایت ہے، یعنی ایام تعجیل میں ایسے وقت نماز ہوتی ہے، جو مثلین کا بھی نصف اول ہے اور ایک مثل کا بھی، اور ایام تاخیر میں ایسے وقت نماز ہوتی ہے جو ایک مثل کا بھی نصف ثانی ہے اور مثلین کا بھی نصف ثانی ہے، اور چونکہ ایک مثل کے بعد وقت مختلف فیہ ہے اور جو اس وقت کو ظہر کا وقت کہتے ہیں وہ بھی مکروہ کہتے ہیں، اس واسطے ایک مثل سے پہلے پہلے ظہر پڑھی جاتی ہے۔

(۲) (ووقت الظهر من زواله)أی میل ذکاء عن کبد السماء(إلٰی بلوغ الظل مثلیه)وعنه مثله،و هو قولهما وزفر والأئمة الثلٰثة،قال الإمام الطحاوی:وبه نأخذ،وفی غرر الأذکار:وهو المأخوذ به و فی البرهان:وهو الأظهر لبیان جبرئیل. علیه السلام.وهو نص فی الباب وفی الفیض:وعلیه عمل الناس الیوم وبه یفتی،(سوی فیء) یکون للأشیاء قبیل(الزوال).(الدر المختار، کتاب الصلوٰة: ۳۵۹/۱،سعید کمپنی لاهور.انیس)

(۳) وروی الحسن عن أبی حنیفة رحمهما اللّٰه تعالٰی أنه إذا صار الظل قامة یخرج وقت الظهر ولایدخل وقت العصر حتی یصیر الظل قامتین وبینهما وقت مهمل.(المبسوط للسرخسی :۱۴۳/۱، کتاب الصلٰوة،باب المواقیت،دار المعرفة.انیس)

(۴) إن الاحتیاط أن لایؤخر الظهر إلی المثل وأن لایصلی العصر حتی یبلغ المثلین لیکون مؤدیًا للصلوٰتین فی وقتهما بالإجماع.(البحر الرائق،کتاب الصلاة : ۵۲۴/۱،انیس)

(۵) کما مر فی الحاشیة آنفًا

سواس کی وجہ سننے یاد یکھنے میں تو نہیں آئی، مگر غالب خیال یہ ہے کہ تاخیر ظہر میں تو ابراد مقصود ہے، اس کے واسطے قول امام کی رعایت ضروری ہے، اور تاخیر عصر کا جو مقصود ہے یعنی نوافل کے لئے گنجائش دینا وہ ایسے وقت پڑھنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے جو قول صاحبین کی بنا پر نصف اخیر ہو، اور امام صاحب کے قول پر اول وقت ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

اور وقت مستحب کی انتہا اصفرار شمس تک ہے یعنی دھوپ زرد ہو جانے تک تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور اس کا تخمینہ کبھی احقر نے تو کیا نہیں، مگر مولانا یحییٰ صاحب کاندھلوی نے حضرت گنگوہیؒ کا قول نقل کیا تھا، کہ غروب سے صرف دس منٹ پہلے دھوپ زرد ہوتی ہے خود بھی اس کا تجربہ کر لیا جاوے۔(۱)

(۴) غروب کے بعد معمولی دیر کا تو مضائقہ نہیں، لیکن تیقن غروب کے بعد فوراً اذان کہنا چاہئے، اور اذان واقامت میں تھوڑا سا وقفہ بھی مامور بہ ہے جس کی مقدار تین آیتوں کا پڑھنا ہے، اور اگر اس سے زیادہ دیر کی تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اشتباک نجوم تک تاخیر کرنا تو مکروہ تحریمی ہے،(۲) اور اتنی دیر کرنا کہ ایک آدھ ستارہ ظاہر ہو جاوے مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر ستارہ تو کوئی ظاہر نہ ہوا ہو مگر اتنی دیر ہوگئی کہ اطمینان سے دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں تو اکثر فقہا اس قدر تاخیر کو مکروہ تنزیہی کہتے ہیں، کصاحب الدر وفتح القدیر وغیرہما(۳)، ولیکن شرح منیہ اور حلیہ سے شامی نے نقل کیا ہے کہ مکروہ نہیں بلکہ مباح ہے، یعنی مستحب تو یہی ہے کہ دو رکعت کی مقدار دیر نہ کرے، لیکن اگر کسی نے دیر کی تو ظہور النجم تک کراہت نہیں مباح ہے، خلاصہ یہ کہ اس میں اختلاف ہے کہ وقت مکروہ تنزیہی کب سے شروع ہوتا ہے، بعض کے نزدیک دو رکعت کی مقدار وقت گذرنے پر اور بعض کے نزدیک ظہور النجم سے، **والثاني أقرب وأوسع وظاهر ما في رد المحتار يدل أن العلامة الشامي مال إليه.**(۴)

---

(۱) علي بن شيبان قال: قدمنا علٰى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المدينة فكان يؤخر العصر مادامت الشمس بيضاء نقية. (سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في وقت صلٰوة العصر (ح: ٤٠٨)

سمعت أبا مسعود الأنصاري يقول ... ورأيته يصلي العصر والشمس مرتفعة بيضاء قبل أن تدخلها الصفرة. (الدارقطني، باب ذكر بيان المواقيت واختلاف الروايات في ذلك (ح: ٩٧٥)

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب زرد ہونے سے پہلے تک عصر کی نماز مؤخر کرنا مستحب ہے۔ انیس

(۲) وأما المغرب فالمستحب فيها التعجيل في الشتاء والصيف جميعاً وتأخيرها إلى اشتباك النجوم مكروه. (بدائع الصنائع، فصل شرائط أركان الصلاة: ١٢٦/١)/والمغرب إلى اشتباك النجوم يكره كراهة تحريم. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الأوقات المنهي عن الصلاة فيها: ٢٦١/١)/كذا في درر الحكام شرح غرر الأحكام، وقت التراويح: ٥٣/١) انيس)

(۳) الدر المختار، كتاب الصلاة: ٣٦٨/١. انيس

(۴) ردالمحتار، كتاب الصلاة: ٣٦٨/١. انيس

اور یہ سب گفتگو جب ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو، اور اگر عذر ہو تو پھر تاخیر میں کراہت نہیں، **ومن الأعذار السفر وکونه علٰی أکل کما فی الدر.** (۱)

پس رمضان میں افطار کی وجہ سے دیر ہونا مضائقہ نہیں اور وقت مغرب کی انتہا مختلف فیہ ہے، امام صاحب کے نزدیک تو شفق ابیض غائب ہونے پر ختم ہوتا ہے اور غروب آفتاب و شفق ابیض کے درمیان اتنا وقت ہوتا ہے جتنا کہ طلوع فجر صادق و طلوع آفتاب میں اور صاحبین کے نزدیک شفق احمر تک وقت مغرب ہے، اس کا صحیح حساب معلوم نہیں ہے کہ شفق ابیض سے کتنی دیر پیشتر غائب ہوتی ہے، کسی ریاضی داں سے دریافت کر لیا جاوے۔ (۲)

(۵) شرعاً رات غروب آفتاب سے طلوع فجر صادق تک ہے، اور مستحب یہ ہے کہ عشا میں ثلث لیل تک تاخیر کی جاوے، اور ثلث سے نصف تک مباح ہے اور نصف کے بعد مکروہ تحریمی ہے، لیکن جب ثلث تک تاخیر کرنے میں تقلیل جماعت کا اندیشہ ہو؛ جیسا کہ آج کل یہ اندیشہ سب جگہ ہے، تو پھر جلدی پڑھ لینا بہتر ہے۔ (۳) واللہ اعلم

۱۸/ شوال ۱۳۵۱ھ۔ (امداد الاحکام: ۲/ ۲۴-۲۸)

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلاة: ۱/ ۳۶۹. انیس

(۲) وقت المغرب من غروب الشمس إلی غروب الشفق ... الشفق هو البیاض عند الإمام ... وعندهما وهو روایة عنه هو الحمرة. (البحر الرائق، کتاب الصلاة: ۱/ ۲۵۸) کذا فی ردالمحتار، کتاب الصلوٰة: ۱/ ۳۶۱) انیس)

أخبرنی ابن عباس. رضی اللّٰه عنهما. أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال:" أمنی جبرئیل عند البیت مرتین ... ثم صلی المغرب حین وجبت الشمس وأفطر الصائم .... ثم صلی المغرب لوقته الأول ثم صلی العشاء الآخرة حین ذهب ثلث اللیل ثم صلی الصبح حین أسفرت الأرض ثم التفت إلیّ جبرئیل، فقال: یا محمد! هذا وقت الأنبیاء من قبلک والوقت فیما بین هذین الوقتین". (سنن الترمذی، أبواب الصلوٰة، باب ماجاء فی مواقیت الصلوٰة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم (ح: ۱۴۹)/ سنن أبی داؤد، باب المواقیت (ح: ۳۹۳)

عن مرثد بن عبداللّٰه: لماقدم علینا أبو أیوب غازیاً وعقبة بن عامر یومئذ علٰی مصر، فأخر المغرب فقام إلیه أبو أیوب فقال له:" ما هذه الصلوٰة یا عقبة؟ فقال: شغلنا، قال: أما سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول:" لا تزال أمتی بخیر أو قال علی الفطرة، مالم یؤخروا المغرب إلٰی أن تشتبک النجوم". (سنن أبی داؤد، باب فی وقت المغرب (ح: ۴۱۸)/ سنن ابن ماجة، باب وقت صلاة المغرب (ح: ۶۸۹)/ رواه الحاکم فی المستدرک: ۱/ ۱۹۰-۱۹۱، وقال: صحیح علٰی شرط مسلم. انیس)

(۳) (و) تاخیر (عشاء إلی ثلث اللیل) قیده فی الخانیة وغیرها فی الشتاء أما فی الصیف فیندب تعجیلها (فإن أخرها إلی مازاد علی النصف) کره لتقلیل الجماعة، أما إلیه فمباح. (الدر المختار علی صدر ردالمحتار، کتاب الصلاة: ۱/ ۳۶۷. انیس)

عن أبی هریرة. رضی اللّٰه عنه. قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم:" لولا أن أشق علٰی أمتی لأمرتهم أن یؤخروا العشاء إلٰی ثلث اللیل أو نصفه. (سنن الترمذی، باب ماجاء فی تأخیر العشاء الآخرة (ح: ۱۶۷)/ سنن أبی داؤد، باب فی وقت العشاء الآخرة (ح: ۴۲۲) انیس)

نماز کے لئے مستحب وقت کیا ہے:

سوال: جواز سے قطع نظر نمازوں کے اوقات مستحبہ کی حقیقت کیا ہے؟ تعجیل افضل ہے یا تاخیر؟

الجواب

مطلقاً تعجیل یا تاخیر مستحب نہیں، بلکہ فقہا کی تصریحات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فجر کا مستحب وقت اسفار ہے،(۱) اور گرمیوں میں ظہر کو مؤخر اور سردیوں میں مقدم کر کے پڑھنا افضل ہے،(۲) عصر کو گرمی و سردی دونوں میں مؤخر کرنا افضل ہے، بشرطیکہ سورج متغیر نہ ہو، اور عشا کو ثلث لیل تک مؤخر کرنا افضل ہے، تاہم اگر آسمان ابر آلود ہو تو عصر و عشا کو مقدم کر کے اور باقی کو مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

قال الحصكفي: والمستحب للرجل (الابتداء) في الفجر (بإسفار والختم به) هو المختار بحيث يرتل أربعين آية ثم يعيده بطهارة لو فسد وقيل يؤخر جدًا لأن الفساد موهوم (إلا لحاج بمزدلفة) فالتغليس أفضل كمرأة مطلقاً وفي غير الفجر الأفضل لها انتظار فراغ الجماعة (وتأخير ظهر الصيف) بحيث يمشي في الظل (مطلقاً) ... وتأخير (عصر) صيفاً وشتاءً توسعةً للنوافل (ما لم يتغير ذكاء) بأن لاتحار العين فيها في الأصح (و) تأخير عشاء إلٰى ثلث الليل (إلٰى آخره).

(۱) عن رافع بن خديج. رضي الله عنه. قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر". (سنن الترمذي، باب ما جاء في الإسفار بالفجر (ح: ١٥٤)/ سنن أبي داؤد، باب وقت الصبح (ح: ٤٢٤)، بلفظ اصبحوا بالفجر، الخ/ أخرج الطحاوي عن داؤد بن يزيد الأودي عن أبيه، قال: كان علي بن أبي طالب. رضي الله عنه. يصلي بنا الفجر ونحن نتراء الشمس مخافة أن تكون طلعت، انتهى.

وعن أبي اسحٰق عن عبد الرحمن بن يزيد قال: كنا نصلي مع ابن مسعود. رضي الله عنه. فكان يسفر بصلاة الصبح، انتهى. (شرح معاني الآثار، باب الوقت الذي يصلي فيه الفجر أي وقت (ح: ١٠٩٢)/ نصب الراية، باب المواقيت، فصل ويستحب الإسفار بالفجر: ١/ ٣٣٧-٣٣٨، دار الحديث)

اسفار کی صورت میں جماعت بڑی ہوگی ورنہ لوگ اندھیرے کی وجہ سے کم آئیں گے اور جماعت میں کمی ہوگی۔ انیس

(۲) عن خالد بن دينار قال: صلى بنا أميرنا الجمعة ثم قال لأنس: كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اشتد البرد بكر بالصلٰوة وإذا اشتد الحر أبرد بالصلٰوة. (الصحيح للبخاري، باب إذا اشتد الحر يوم الجمعة (ح: ٩٠٦)/ شرح معاني الآثار، باب الوقت الذي يستحب أن يصلي صلاة (ح: ١١٢٨)

عن أبي ذر رضي الله عنه. قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فأراد المؤذن أن يؤذن للظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم أبرد، ثم أراد أن يؤذن فقال له أبرد، حتى رأينا فيء التلول، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "إن شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا بالصلٰوة". (الصحيح للبخاري، باب الإبراد بالظهر في السفر (ح: ٥٣٩)/ سنن أبي داؤد، باب وقت صلاة الظهر (ح: ٤٠١) انيس)

والمستحب تعجیل ظهر الشتاء یلحق به الربیع وبالصیف الخریف وتعجیل عصر وعشاء یوم غیم ... وتأخیر غیرهما فیه. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ: ۳۶۶/۱ ـ ۳۶۹)(۱)

(فتاویٰ حقانیہ: ۳۴/۳ـ۳۵)

نماز فجر، ظہر اور عصر کا مستحب وقت کیا ہے:

سوال: ایک شخص پابند نماز پنجگانہ با جماعت کا ہے اور اعتقاداً مسائل شافعی پر کاربند ہے اور مسجد ہذا کا مہتمم بھی ہے، اگر چہ اکثر نمازیان حنفی المذہب بھی اس جامع مسجد کے مہتمم ہیں، لیکن بوجہ پابندئی جماعت اور خاندانی شرافت اور مولوی صاحب کہلانے کے اور تمام محلے کے نمازیوں پر حاوی ہوجانے کے نماز صبح اور نماز ظہر وعصر پر تکرار کر کے اپنے اعتقاد کے موافق اوقات ہذا میں امام کو زبردستی کھڑا کر لیتے ہیں۔ بسا اوقات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ جس کو اس مسجد میں نماز پڑھنی ہو انہیں اوقات میں پڑھے، کہتے ہیں کہ نماز صبح کی غلس میں پڑھو اور حنفی کہتے ہیں اسفار میں پڑھو۔ ہم ان لفظوں کے معنی نہیں سمجھتے۔ ہمیں گھڑی کی رو سے وقت بتائیے؟

الجواب

حنفیہ کے نزدیک نماز فجر اسفار میں (یعنی اجالا کر کے) پڑھنا مستحب ہے، لیکن یہاں تک کہ اگر نماز میں کوئی فساد واقع ہوجائے، تو قراءۃ مستحبہ کے ساتھ طلوع آفتاب سے قبل نماز کا اعادہ ہوسکے۔ (۲)

یستحب تأخیر الفجر ولا یؤخرها بحیث یقع الشک فی طلوع الشمس بل یسفر بها بحیث لو ظهر فساد صلوٰة یمکنه أن یعیدها فی الوقت بقراءة مستحبة کذا فی التبیین. (هندیة)(۳)

(۱) وفی الهندیة: یستحب تأخیر الفجر ولا یؤخرها بحیث یقع الشک فی طلوع الشمس بل یسفر بها ... ویستحب تأخیر الظهر فی الصیف وتعجیله فی الشتاء ... ویستحب تأخیر العصر فی کل زمان مالم تتغیر الشمس ... ویستحب تعجیل المغرب فی کل زمان، کذا فی الکافی، وکذا تأخیر العشاء إلیٰ ثلث اللیل والوتر إلیٰ آخر اللیل لمن یثق بالانتباه ... وفی یوم الغیم ینور الفجر کما فی حال الصحو ویؤخر الظهر لئلا یقع قبل الزوال ویعجل العصر خوفًا من أن یقع فی الوقت المکروه ویؤخر المغرب حذرًا عن الوقوع قبل الغروب ویعجل العشاء کیلا یمنع مطر وثلج عن الجماعة. (الهندیة، کتاب مواقیت الصلوٰة: ۵۱/۱ـ۵۲) ومثله فی شرح الوقایة، ج: ۱، ص: ۴۸، کتاب الصلوة)

(۲) عن هریر بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج قال: سمعت جدی رافع بن خدیج. رضی الله عنه. یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبلالٍ: یابلال! نور صلوٰة الصبح حتیٰ یبصر القوم مواقع نبلهم من الإسفار. (ابن أبی حاتم فی العلل: ۱۳۹/۱ (ح: ۳۸۵)/ مسند أبی داؤد الطیالسی (ح: ۹۶۱)/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۷۷/۴ (ح: ۴۴۱۴)/ الفردوس للدیلمی: ۲۴۶/۴ (ح: ۶۷۲۸)/ المطالب العالیة: ۱۷۰/۳ (ح: ۲۸۵)/ آثار السنن للنیموی: ۵۸) انیس)

(۳) الفصل الثانی فی بیان فضیلة الأوقات: ۵۱/۱، ۵۲، ط مکتبة ماجدیة، کوئٹه

اور غلس یعنی اندھیرے میں پڑھنا خلاف اولیٰ ہے اور امام جب کہ ہمیشہ اسی وقت نماز پڑھائے اور نمازیوں کا اکثر حصہ جماعت میں شریک نہ ہو سکے، تو اسے روک دینے کا حق جماعت کے غالب گروہ کو حاصل ہے۔

ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے کے بعد شروع ہو کر ہر شئی کے سایۂ اصلی کے علاوہ دو مثل سایہ ہونے تک ہے۔

ووقت الظهر من الزوال إلٰى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء كذا في الكافي وهو الصحيح هكذا في محيط السرخسي. (هندية)(١)

اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے:

ووقت العصر من صيرورة الظل مثليه غير فيء الزوال إلٰى غروب الشمس هكذا في شرح المجمع. (هندية)(٢)

اور وقت مستحب آفتاب کے زرد ہونے سے پہلے تک ہے، اس کے بعد غروب آفتاب تک وقت مکروہ ہے۔

لیکن گرمیوں میں ظہر کی نماز مؤخر کر کے پڑھنا اور جاڑوں میں اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

اور عصر کی نماز اس قدر مؤخر کرنا کہ آفتاب زرد نہ ہو جائے مستحب ہے۔(۴)

ويستحب تأخير الظهر في الصيف وتعجيله في الشتاء هكذا في الكافي ويستحب تأخير العصر في كل زمان مالم تتغير الشمس، الخ. (هندية مختصرًا)(٥)

محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی۔ (کفایت المفتی: ۳/۶۲-۶۳)

نماز فجر اور عصر کے وقت کی ابتدا و انتہا:

سوال: حنفی مذہب میں نماز فجر اور عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ اور کب تک رہتا ہے؟

الجواب ________ وبالله التوفيق حامدًا ومصليًا

فجر کے وقت میں کسی کا اختلاف نہیں، نہ ابتدا میں نہ انتہا میں، سب کے نزدیک فجر کا وقت صبح صادق سے شروع

(۱-۲) الفصل الأول في أوقات الصلاة: ١/ ٥١، ط مكتبة ماجدية، كوئٹه

(۳) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلوٰة فإن شدة الحر من فيح جهنم". (سنن الترمذي، باب ماجاء في تأخير الظهر في شدة الحر (ح: ١٥٧) انيس)

(۴) عن زياد بن عبد الله النخعي قال: كنا جلوسًا مع علي رضي الله عنه في المسجد الأعظم والكوفة يومئذٍ إخصاص فجاءه المؤذن فقال: الصلوٰة يا أمير المؤمنين للعصر؟ فقال: اجلس، فجلس، ثم عاد فقال ذلك فقال علي: هذا الكلب يعلمنا بالسنة، فقام علي، فصلى بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا إلى المكان الذي كنا فيه فجثونا للركب فتزورُ الشمس للمغيب نتراءاها. (المستدرك للحاكم، باب في مواقيت الصلاة (ح: ٦٩٠)/ سنن الدارقطني، باب ذكر بيان المواقيت (ح: ٩٨٨) انيس)

(۵) الفتاوىٰ الهندية الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات: ١/ ٥٢، ط ماجدية

ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے تک رہتا ہے۔عصر کے ابتدائے وقت میں اختلاف ہے،صاحبین کے نزدیک ایک مثل کے بعدعصر کا وقت آجاتا ہے اور امام صاحب کے نزدیک بعد دومثل کے اور عصر کے آخر وقت میں کسی کا اختلاف نہیں، سب کے نزدیک عصر کا وقت غروب آفتاب تک رہتا ہے۔(الدر المختار: ۳۶۹/۱)(۱)**فقط و اللہ تعالیٰ أعلم وعلمه أتم**(مرغوب الفتاویٰ:۱۱۶/۲)

نماز کے درمیان دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے:

سوال: صبح پانچ بجے نماز عشا پڑھ رہا تھا کہ فجر کی اذان ہونے لگی،اور میں نماز پڑھتا رہا،کیا میری نماز پوری ہوگئی،یا قضا نماز پڑھنی ہوگی؟(محمد غوث الدین قدیر،کریم نگر)

الجواب

نمازیں وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے،(۲) اگر عشا کی نماز مکمل ہونے سے پہلے ہی فجر کا وقت شروع ہوگیا،اور آپ نے عشا کی نیت سے ہی نماز شروع کی تھی،تو آپ کی نمازِ عشا ادا ہوگئی،اب دوبارہ قضا کرنے کی ضرورت نہیں،البتہ یہ قضا کے حکم میں ہوگی اور ادا نماز کا ثواب نہیں ملے گا؟اس میں اختلاف ہے۔ایک قول یہ ہے کہ اگر تحریمہ بھی وقت کے اندر باندھ لیا،تو ادا سمجھی جائے گی اور علامہ شامیؒ نے اسی کو قول مشہور قرار دیا ہے،دوسرا قول محیط

(۱) ... وقت صلاة الفجر قدمه؛لأنه لاخلاف في طرفيه ...من أول طلوع الفجر الثاني ...إلٰی قبيل طلوع،الخ. ووقت العصرمنه إلٰی قبيل الغروب.(الدر المختار،كتاب الصلاة:۱۳/۲)

أخبرني ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال:" أمني جبرئيل عند البيت مرتين فصلى الظهرفي الأولٰى منهما حين كان الفيء مثل الشراك ثم صلى العصرحين كان كل شيء مثل ظله ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس وأفطر الصائم ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجرحين برق الفجروحرم الطعام على الصائم وصلى المرة الثانية الظهرحين كان ظل كل شيء مثله لوقت العصر بالأمس ثم صلى العصرحين كان ظل كل شيء مثليه ثم صلى المغرب لوقته الأول ثم صلى العشاء الآخرة حين ذهب ثلث الليل ثم صلى الصبح حين أسفرت الأرض ثم التفت إليّ جبرئيل فقال يا محمد! هذا وقت الأنبياء من قبلك والوقت فيما بين هذين الوقتين".(سنن الترمذي،أبواب الصلٰوة،باب ماجاء في مواقيت الصلٰوة عن النبي صلى الله عليه وسلم (ح:۱٤۹)/سنن أبي داؤد،باب المواقيت (ح:۳۹۳)انيس)

(۲) حنظلة الكاتب رفعه:من حافظ على الصلوات الخمس ركوعهن ،وسجودهن،ومواقيتهن وعلم أنهن حق من عند الله،دخل الجنة،أوقال:وجبت له الجنة،أوقال حرم على النار.(رواه أحمد،حديث حنظلة الكاتب الأسيدي (ح:۱۸۳٤۵-۱۸۳٤٦)/السنن الكبرىٰ للطبراني:۱۲/٤ (ح:۳٤۹٤)/شعب الإيمان للبيهقي،فصل في الصلوات ومافي أدائهن من الكفارات (ح: ۲۵٦٦)وقال الهيثمي في المجمع :۲۸۹/۱،ورجال أحمد رجال ثقات. مجمع الزوائد:۱۵۱،مكتبة الرشيد)

کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جتنا حصہ وقت کے اندر پڑھا ہے، وہ ادا ہے، اور جو وقت گزرنے کے بعد پڑھا ہے، وہ قضا ہے۔(۱) تیسرا قول یہ ہے کہ یہ قضا کے حکم میں ہوگی اور اسی کو زیادہ صحیح قول قرار دیا گیا ہے:

"لو شرع في الوقتية عند المضيق،ثم خرج الوقت في خلالها لم تفسد وهو الأصح". (۲)

(کتاب الفتاویٰ: ۲/۱۲۳-۱۲۴)

قبل از وقت نماز:

سوال: ہمارے محلّہ کی مسجد میں جب میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے گیا تو اس وقت تک دو رکعت نماز ہو چکی تھی، اور اس وقت باہر کی مساجد سے اذان کی آواز آئی، سوال یہ ہے کہ جتنے لوگ بھی قبل از وقت اذان کے ساتھ جماعت میں نماز ادا کئے ان کی نماز ہوئی یا نہیں؟ (شرف الدین قریشی، شہاب الدین حسامی، رحمت نگر)

الجواب ــــــــــــــــ

اگر قبل از وقت نماز پڑھ لی گئی، تو نماز کا دہرانا واجب ہے، (۳) لیکن اگر باہر کی مساجد میں اذان ہی چند منٹ کی تاخیر سے ہوئی ہو، اور کم سے کم نماز وقت شروع ہونے کے بعد پڑھی گئی ہو تو نماز ادا ہوگئی۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۱۲۲)

مجبوری میں وقت سے پہلے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مجبوری کے تحت نماز کے وقت سے دس یا پندرہ قبل نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جب کہ نماز قضا ہو جانے کا امکان قوی ہو۔

الجواب ــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

اللہ رب العزت نے جو وقت جس نماز کے لیے مقرر فرما دیا ہے، اس سے کچھ بھی پہلے کوئی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، (۴) بجز میدان عرفات کے عصر کے، (۵) اور یہ خطرہ مذکورہ قابل اعتبار نہیں ہے اور جمع صوری کا مسئلہ دوسرا

(۱) رد المحتار: ۲/۵۱۹ - ۵۲۰۔

(۲) مجمع الأنهر: ۱/۱۷٦ ،باب قضاء الفوائت۔محشی

(۳) کیوں کہ نماز اپنے وقت میں ہی فرض ہوتی ہے: ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء:۱۰۴) چنانچہ جب وقت سے پہلے ہی کوئی نماز ادا کر لی گئی، تو گویا وہ نماز فرض ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی گئی ہے، اس لیے وقت آجانے کے بعد اس کا لوٹانا واجب اور ضروری ہے۔ علامہ آلوسی نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے:

"محدود الأوقات لايجوز إخراجها عن أوقاتها في شيء من الأحوال". (دیکھئے: تفسیر روح المعانی: ۴/۲۰۲)

''نماز کے اوقات محدود و متعین ہیں، وقت سے پہلے یا بعد، کسی بھی حالت میں اس کا ادا کرنا جائز نہیں''۔ محشی

(۴) ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء:۱۰٤) انیس

(۵) قال وإذا زالت الشمس يصلى الإمام بالناس الظهر والعصر فيبتدى بالخطبة فيخطب خطبة ==

ہے، اس سے خلط نہ کرنا چاہئے، اس میں نماز وقت سے باہر نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دار العلوم دیو بند۔۱۴/۱۲/۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دار العلوم دیو بند۔ (نظام الفتاویٰ، جلد پنجم، جزء اول: ۲۹)

وقت سے پہلے پڑھی گئی نماز کا حکم:

سوال: کیا وقت سے پہلے کسی وجہ سے نماز پڑھنا جائز ہے، یعنی عصر کی نماز ظہر کے وقت یا عشا کی نماز مغرب کے وقت پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

وقت سے پہلے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

صرف عرفات میں جب امام کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو ظہر کے وقت ظہر کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنا مسنون ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔۲۸/۷/۱۳۶۹ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۰۷)

اول وقت میں نماز پڑھنا:

سوال: نمازیں اول وقت پڑھنی چاہئیں یا اس میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے؟ احادیث سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

الجواب ــــــــــــ

اول وقت پر نماز بیشک بہتر ہے، مگر جن روایات میں اول وقت کا ارشاد ہے ان میں اول وقت جواز مراد ہے یا اول

== یعلّم فیها الناس الوقوف بعرفة و المزدلفة ورمی الجمار والنحر والحلق وطواف الزیارة یخطب خطبتین یفصل بینهما بجلسة کما فی الجمعة هٰکذا فعله رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.(الهدایة، کتاب الحج، باب الإحرام)

"دخلنا علٰی جابر بن عبد اللّٰه فسأل عن القوم حتی انتهی إلی ....حتی إذا زاغت الشمس أمر بالقصواء فرحلت له فأتی بطن الوادی فخطب الناس وقال:" إن دمائکم وأموالکم حرام علیکم ... ثم أذن ثم أقام فصلی الظهر ثم أقام فصلی العصر ولم یفصل بینهما شیء.(الصحیح لمسلم، باب حجة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم (ح:۱۲۱۸/۲۹۵۰)/ سنن أبی داؤد، باب صفة حجة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم (ح:۱۹۰۵)انیس)

(۱) ومنها الوقت کما هو سبب لوجوب الصلاة فهو شرط لأدائها،قال اللّٰه تعالٰی:﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾أی فرضًا مؤقتاً حتی لایجوز أداء الفرض قبل وقته إلا صلاة العصر یوم عرفة علٰی ما یذکر.(بدائع الصنائع: ۱/۳٤۹)

(۲) (صلی بهم الظهر والعصر بأذان وإقامتین) ... وشرط لصحة هذا الجمع الإمام الأعظم أو نائبه.(الدر المختار)(قوله أو نائبه) ... هذا الجمع سنة.(حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار: ۱/۵۰۲)

وقت استحباب؟ بر تقدیر شق اول بہت سی روایات صحیحہ کا ترک لازم آتا ہے اور تقدیر شق ثانی پر جمع بین الروایات ہو جاتا ہے۔ وهو الأوفق لظاهر الرواية عن أبي حنيفة. (۱)

(مکتوبات: ۱/۴۱۱) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۴۵)

عورتوں کا اول وقت میں نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: نماز اول وقت میں سردی کی وجہ سے یا نماز قضا ہونے کے ڈر سے پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

عورتوں کو اول وقت پر نماز پڑھ لینا چاہیے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دار العلوم دیو بند۔ (نظام الفتاویٰ، جلد پنجم، جزء اول: ۷۹)

اوقات کے اندر نماز پڑھنا شرعاً مطلوب ہے:

سوال: اگر آئے دن بذریعہ ٹرین یا بس سے سفر یا کبھی بذریعہ ہوائی جہاز سفر نا گزیر ہو تو دوران سفر اکثر دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے، کبھی وضو نہیں تو کبھی قبلہ درست نہیں یا رکوع وسجود کے لئے مناسب جگہ نہیں، ایسے حالات میں ریا کاری ہوتی ہے کیا یہ ممکن ہے کہ مسلمان منزل مقصود پر اس فرض سے سبکدوش ہو خواہ قضا ہی کی شکل میں ہو اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہو تو کیا کرے؟

هـــو المـصـوب ــــــــــــــ

نماز میں دوران سفر ان کے اوقات ہی کے اندر پڑھنا از روئے شرع مطلوب ومحمود ہے۔ (۳) جس حد تک قدرت

---

(۱) ذكر شراح الهداية وغيرهم في باب التيمم أن أداء الصلوٰة في أول الوقت أفضل إلّا إذا تضمن التأخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير الجماعة. (ردالمحتار: ۳٦٧/١، دار الفكر بيروت)

(۲) عمومی طور پر عورتیں گھریلو کام کی وجہ سے نماز میں کوتاہی کر جاتی ہیں، اس لیے انہیں اول وقت میں نماز پڑھ لینا چاہیے۔

عن أم فروة قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم، أيُّ الأعمال أفضل؟ قال: الصلوة في أول وقتها. (سنن أبي داؤد، باب المحافظة على الصلوات (ح: ٤٢٦)/ سنن الترمذي، باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل (ح: ١٧٠) انیس)

(۳) ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ (سورة النساء: ١٠٣) أي مكتوبا مفروضا "موقوتا" محدود الأوقات لا يجوز إخراجها عن أوقاتها في شيء من الأحوال فلا بد من إقامتها سفرًا أيضًا. (روح المعاني، ج: ٥، ص: ١٧٩)

قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي العمل أحب إلى الله؟ قال: الصلاة على وقتها. (صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها (ح: ٥٢٧)

ہوشرائط نماز اور فرائض نماز پوری کرے، اگر قدرت نہیں ہے، تو شرعاً معاف ہے، گھر جا کر نمازوں کی قضا کرنے پر عند اللہ ماخوذ ہوگا۔(۱) اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہوتو بیٹھ کر پڑھے۔(۲)

تحریر: محمد طارق ندوی۔تصویب: ناصر علی ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲۹۹/۱)

اذان سے پہلے نماز:

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد اذان سے پہلے نماز پڑھ لی جائے، تو کیا نماز قبول ہوگی؟

(شمیم سلطانہ، سالار نگر)

الجواب

نماز درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مقررہ وقت آ جائے،(۳) اذان کا مقصد وقت کی اطلاع دینا ہے،(۴) اگر اذان وقت شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہو اور وقت شروع ہونے کے بعد نماز ادا کر لی جائے تو نماز ادا ہو جائے گی، البتہ جن لوگوں پر جماعت میں شریک ہونا واجب ہے وہ جماعت میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے، جن لوگوں کا جماعت میں شریک ہونا واجب نہیں، جیسے: خواتین، مریض، مسافر، ان کے لئے مضائقہ نہیں۔

(کتاب الفتاویٰ:۱۲۲/۲)

اذان کے فوراً بعد گھر میں نماز پڑھنا:

سوال: نمازی اگر اکیلا گھر پر نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اذان ہوتے ہی نماز کا وقت ہو جاتا ہے کہ نہیں؟ اذان کے کتنے وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے؟ اس طرح تو وہ نمازی مساجد میں نماز ادا ہونے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے گا، ایسا کوئی ضروری حکم تو نہیں ہے کہ اذان کے کچھ وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے یا کہ جیسے ہی اذان ختم ہو نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

---

(۱) إذ التأخیر بلا عذر کبیرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج.(الدر المختار، ج:۲، ص:۵۱۸)

(قوله "لا تزول بالقضاء") وإنما یزول إثم الترک فلایعاقب علیها إذا قضاها وإثم التاخیر باقٍ.(ردالمحتار، ج:۲، ص:۵۱۸)(باب قضاء الفوائت. انیس)

(۲) صلی الفرض فی فلک جارٍ قاعدًا بلا عذر صح لغلبة العجز، وأساء وقالا لایصح إلا بعذر وهو الأظهر.(رد المحتار، ج:۲، ص:۵۲۷)

(ولو صلی فی فلک قاعداً بلا عذر صح) وهذا عند أبی حنیفة وقالا: لایصح إلا من عذر، لأن القیام مقدور علیه فلایجوز ترکه .الخ.(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، باب صلاة المریض: ۲۰۳/۱ و کذا فی البحر الرائق: ۱۲۶/۲/ و کذافی مجمع الأنهر، باب صلاة المریض: ۱۵۵/۱)انیس)

(۳) ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾.(سورۃ نساء:۱۰۳)انیس

(۴) لأن الاذان للاعلام .(الهدایة، کتاب الصلوٰة، باب الأذان. انیس)

الجواب

گھر میں اکیلے نماز پڑھنا عورتوں کے علاوہ صرف معذور لوگوں کے لیے جائز ہے،(۱) بغیر عذر کے مسجد کی جماعت کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔(۲) اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ اذان وقت سے پہلے نہیں ہوئی تو گھر میں نماز پڑھنے والا اذان کے فوراً بعد نماز پڑھ سکتا ہے، بلکہ اگر وقت ہو چکا ہو اور اس کو وقت ہو جانے کا پورا اطمینان ہو تو اذان سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے، جب کہ اذان، وقت ہونے کے کچھ دیر بعد ہوتی ہو۔(۳) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۲۰۰)

(۱) فالجماعة إنّما تجب على الرجال العاقلين والأحرار القادرين عليها من غير حرج فلا تجب على النساء والصبيان....،الخ.(بدائع الصنائع،ج:۱،ص:۱۵۵،فصل في بيان من تجب عليه الجماعة)

(۲) قال في شرح المنية: والأحكام تدل على الوجوب من أن تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه.(ردالمحتار ج:۱، ص:۵۵۲، باب الإمامة)

عن أبي هريرة قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:صلوٰة الرجل في جماعة تضعف على صلاته في بيته وفي سوقه خمساوعشرين ضعفا،...الخ.(الصحيح للبخاري ،باب فضل صلاة الجماعة (ح: ٦٤٧)/الصحيح لمسلم،باب فضل صلاة الجماعة (ح: ٦٤٩)/سنن الترمذي،باب ماجاء في فضل الجماعة (ح: ٦٠٣)/موطاالإمام مالک،باب الصلاة في الليلة الممطرة وفضل الجماعة: ٢٠٦/١(ح:٥٢٧)/ كتاب الآثار لمحمد بن الحسن،باب فضل الجماعة وركعتي الفجر(ح: ١١٠)عن سعيدبن بن جبيرموقوفاً.انيس)

عن ابن عباس رفعه:من سمع المنادي فلم يمنعه من اتباعه عذر،قالوا:ومالعذر؟قال:خوف،أومرض،لم تقبل منه الصلوٰةالتي صلى.(سنن أبي داؤد،باب في التشديدفي ترک الجماعة (ح: ٥٥١)انيس)

عن أبي هريرة قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:ليس أثقل صلوٰة على المنافقين من الفجروالعشاء ولويعلمون مافيهمالأتوهماولوحبواًولقد هممت أن آمرالمؤذن فيقيم،ثم آمررجلا يؤم الناس،ثم آخذشعلاًمن نارفأحرق على من لايخرج إلى الصلاة بعد.(الصحيح للبخاري،باب فضل العشاء في الجماعة (ح: ٦٥٧)/الصحيح لمسلم،باب فضل صلاةالجماعة (ح: ٦٥١)بتغيريسير/الصحيح لابن خزيمة،باب ذكرأثقل الصلاة على المنافقين (ح: ١٤٨٤)/شرح مشكل الآثار،باب صلاة الوسطىٰ أي الصلوات؟(ح: ١٠٠٣)/الصحيح لابن حبان،باب ذكر البيان بأن هاتين الصلاتين أثقل الصلاة (ح: ٢٠٩٨)/السنن الكبرىٰ للبيهقي،باب ماجاء في من التشديد في ترک الجماعة (ح: ٤٩٣١)/شعب الإيمان للبيهقي،فصل في الصلوات الخمس في الجماعة (ح: ٢٥٩٣)/معرفة السنن والآثار،باب فضل الجماعة والعذربتركهاصلاةالجماعة (ح: ٥٦٠١)/موطاالإمام مالک رواية أبي مصعب الزهري،باب ماجاء في فضل صلاة الجماعة: ١٢٧/١(ح: ٣٢٤)انيس)

(۳) لأن الأذان للاعلام بدخول وقت الصلاة والمكتوبات هي المختصة بأوقات معينة.(بدائع الصنائع،فصل بيان محل وجوب الأذان،ج: ١،ص: ١٥٢)/وكذافي المبسوط للسرخسي،باب الأذان: ١٢٩/١)/تبيين الحقائق شرح كنزالدقائق،أذان الجنب والمرأة والمحدث والسكران: ٩٤/١)/العناية شرح الهداية،باب الأذان: ٢٥٣١) / الجوهرةالنيرة،باب الأذان: ٤٥/١ .انيس)

اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں:

سوال: اذان ہونے کے کتنی دیر بعد تک نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ مہربانی فرماکر تمام نمازوں کا وقت منٹ اور گھنٹوں میں بتادیں تو بہتر ہوگا۔ ''مثل'' سے کیا مراد ہے؟ اس کی بھی وضاحت کردیں۔

الجواب

اگر موذن کو غلطی نہ لگی ہو اور اس نے اذان وقت سے پہلے نہ دی ہو، تو اذان کے فوراً بعد نماز پڑھنا صحیح ہے۔ نمازوں کے اوقات کا نقشہ مسجدوں میں آویزاں رہتا ہے، اس کو منگوا کر دیکھ لیا جائے، کیوں کہ روزانہ وقت بدلتا رہتا ہے ''مثل'' سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۱۹۹-۲۰۰)

سوسال پہلے صبح صادق کی تحقیق:

آج سے سوسال پہلے ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۶ء صبح صادق کے بارے میں ایک رسالہ بنام ''**حل الدقائق فی تحقیق الصبح الصادق**''، عالم ربانی حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی ریاست رام پور نے تالیف فرمایا تھا، جس میں وہ صبح صادق کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

الغرض زمانہ مابین طلوع صبح صادق وطلوع آفتاب کا برابر ومساوی ہے زمانہ مابین غروب آفتاب وغروب شفق کے ان دونوں وقتوں کے برابر ہونے کی وجہ ظاہر، علاوہ وجوبات نقلیہ کے یہ ہے کہ جب آفتاب زمین کے نیچے سے طلوع ہونے کے واسطے چلتا ہے، یہاں تک کہ اس کو افق سے ۱۸/درجہ طے کرنے باقی رہ جاتے ہیں، تو اس وقت سے ایک روشنی افق میں عرضاً ظاہر ہوتی ہے جس کا نام صبح صادق ہے اور یہ روشنی زیادہ ہوتی جاتی ہے یہاں تک آفتاب نکل آتا ہے۔

اسی طرح جب زمین کی طرف بعد غروب کے جاتا ہے یہاں تک کہ ۱۸/درجہ تک زمین کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ سفیدی کہ جو غروب آفتاب کے بعد ہوا کرتی ہے اور اس کا نام شفق ہوتا ہے، غائب ہوجاتی ہے۔

یہ ظاہر بات ہے کہ جب طلوع کے وقت ۱۸/درجہ پر اس نے روشنی دیدی تھی تو اسی طرح غروب کے وقت ۱۸/درجہ کے بعد اس کی روشنی زائل بھی ہونی چاہئے، اور اس شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور اسی پر آج کل عام طور سے تعامل ہے۔ (حل الدقائق: ص۳۲)

اسی زمانہ میں منشی محمد اعلی رئیس میرٹھ نے بھی ایک رسالہ بنام ''صبح صادق'' تالیف فرمایا تھا اس میں بھی صبح صادق کو ۱۸/درجہ آفتاب کے زیر افق ہونے پر لکھا گیا ہے۔

ان دونوں رسالوں کی اکابر علماء دیوبند میں سے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب، حضرت مولانا خلیل احمد

صاحب سہارنپوری "صاحبِ بذل المجھود" اورحضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، اورحضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی، نیز حضرت مولانا حافظ احمد بن حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم دیوبند قدس اللہ اسرارھم نے تصدیق فرمائی اوران پر تقاریظ لکھیں۔

نقشہ

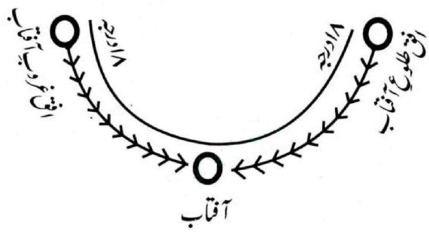

(برطانیہ واعلی عروض البلاد پر صبح صادق وشفق کی تحقیق، ازمولانا یعقوب قاسمی: ۸۰،۸۱، جامعہ علوم القرآن جمبوسر)

صبح صادق کے ابتدائی وقت کے بارے میں اٹھارہ درجہ والے قول کے دلائل:

صاحب روح المعانی علامہ آلوسی بغدادیؒ سورہ تکبیر کی آیت کریمہ ﴿وَالصُّبۡحِ اِذَاتَنَفَّسَ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ثم الظاهر أن تنفس الصبح وضياء ه بواسطة قرب الشمس إلى الأفق الشرقي بمقدارمعين وهوفى المشهورثمانية عشرجزء اً. (روح المعانی: ۵۹/۳۰، من تفسیرسورة التكوير. انيس)

ترجمہ: صبح آفتاب کے مشرقی افق پر مقدار معین سے قریب ہونے پر ظاہر ہونے والی روشنی ہے اورمشہور قول کے مطابق وہ اٹھارہ درجہ (ڈگری) ہے۔

یہاں صبح سے مراد صبح صادق ہی ہے۔ کیوں کہ اس سے پہلے علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں:

والظاهر أن التنفس فى الآية إشارة إلى الفجرالثانى الصادق وهوالمنتشرضوء ه معترضاً بالأفق.

ربع المجیب میں مرقوم ہے:

وعلٰى قول أبى حنيفة المعتبرفى الحصتين أن يكون الشمس منحطة (۱۸/درجة) والدائرة لارتفاع ۱۸/بدرجة النظيرهوالحصة لكل منهما فهما مستويان. (ربع المجيب:۲۳)

دورحاضر کے علم فلکیات کے ماہر استاذ علامہ محمد بن عبدالوہاب مراکشی زید عمرہ کی کتاب ایضاح القول الحق فی مقدار انحطاط الشمّس وقت طلوع الفجر وغروب الشفق میں مرقوم ہے:

(۱) **وقد عرف بالتجربة أن انحطاط الشمس عند أول طلوع الفجر۱۸/جزءً ا.** (ص: ۱۰)

(۲)　ومن قال بالثمانية عشر أبو الحسن عبد الرحمن الصوفي البزار المتوفٰى: ٦٧٣ﻫ.

(۳)　ومن قال بالثمانية عشر في الفجر وفي الشفق الأستاذ الرئيس أبو علي الحسن بن عيسىٰ المجاصي، فقد قال في رسالته تذكرة أولي الألباب في عمل صفة الأصطرلاب:

فصل في تخطيط أوقات الصلوٰة، أما الفجر والشفق فان خطيهما هو مقنطرة ثمانية عشر في كل عرض وفي كل زمان. (الصفحة: ١٤)

(٤)　عمل طائفة من المتقدمين من فلكي الاسلام على أن حصتي الفجر والشفق متساويان وأن ابتداء طلوع الفجر وانتهاء غروب الشفق يكونان عند انحطاط الشمس عن الأفق ١٨ / عشر درجة. (الصفحة: ١٦)

آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے مولانا محمد عبد الواسع پروفیسر دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن (انڈیا) نے اپنی کتاب میں صبح وشفق کی تفصیلی وضاحت کے بعد تحریر فرمایا ہے:

صبح کی ابتدا اور شفق (ابیض) کی انتہا اس وقت ہوتی ہے، جب آفتاب افق سے عموداً اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے۔ (معیار الأوقات للصيام والصلوات: ١٥)

پروفیسر عبد اللطیف صاحب کراچی اپنی کتاب میں مفصل بحث کے بعد برصغیر ہندو پاک کے اوقات نماز کے نقشوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

سالہا سال سے برصغیر پاکستان و ہندوستان میں اوقات کے قدیم نقشوں اور جنتریوں کے مطابق جس وقت فجر کی اذان دی جاتی ہے، یا جس وقت کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے یا وہ وقت جس کو منتہائے وقت سحری بھی کہتے ہیں وہ اس مخصوص لمحہ کے اوقات ہیں جب کہ سورج طلوع ہونے سے قبل اٹھارہ درجات زیر افق کی حد کو پہونچتا ہے اور اس وقت ماہرین فلکیات کے اعتبار سے صبح صادق کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ (۱)

عمدۃ الفقہ میں حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

آج کل گھنٹے گھڑیاں عام ہیں، اوقات بتانے والی جنتریاں اور نقشے اکثر مسجدوں میں موجود ہیں ان کے مطابق نمازوں کے وقت کی پابندی کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے، گھڑیاں صحیح رکھنا چاہیے ہمارے ملک میں طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ کا وقفہ ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ / منٹ کا ہے۔

(عمدۃ الفقہ، کتاب الصلوٰۃ، حصہ دوم: ۲۶، المجددية)

اس مسئلہ میں اٹھارہ درجہ کا قول ہی راجح اور معتمد ہے اور یہی زیادہ مشہور اور تجربہ سے بھی ثابت ہے۔

---

(۱)　ملخص از کتاب برطانیہ واعلیٰ عروض البلاد پر صبح صادق وشفق کی تحقیق: ۳-۷۸، مؤلف حضرت مولانا یعقوب قاسمی رکن جامعہ علوم القرآن مجلس شوریٰ ناشر: جمبوسر و برطانیہ، ڈیوز بری

حضرت مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں:

نیز واضح ہو کہ صبح صادق کا وقت طلوع شمس سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل شروع نہیں ہوتا، زیادہ سے زیادہ سوا ایک گھنٹہ قبل شروع ہوتا ہے، **كما هو يعلم من المشاهدة و الرياضى**. (فتاویٰ فریدیہ:۲/۱۴۵، باب المواقیت)

نوٹ: حضرت مفتی صاحب نے بعض ایام کے بارے میں فرمایا ہوگا، ورنہ بعض ایام میں سوا گھنٹہ سے زیادہ وقت ہوتا ہے۔

ہمارے مشاہدہ کی بنا پر غالباً سوا گھنٹہ وقت فجر کا ہوتا ہے، اور اسی طرح مغرب کا۔ (فتاویٰ فریدیہ:۲/۱۵۱، باب المواقیت)

جب سورج یقیناً ڈوب جائے اور اس کے بعد سوا گھنٹہ گذر جائے تو عشا کا وقت داخل ہو جاتا ہے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ سے یہ ثابت ہے۔ (فتاویٰ فریدیہ:۲/۱۵۶، باب المواقیت)

منہاج السنن میں ہے:

قلت :وصرح المشائخ بتفاوت الوقت بين طلوع الفجر الصادق وطلوع الشمس وكذا بين غروب الشمس وغيوب البياض بتفاوت المواسم والبلاد والمشاهد فى ديارنا قدرساعة وربع ساعة. (منهاج السنن،ص: ۱۰،باب مواقيت الصلوٰة)

جہاں تک مشاہدہ کا تعلق ہے تو اس کی ایک بہت بڑی دلیل کتاب "تسہیل الفلکیات" (مصنفہ پروفیسر عبداللطیف صاحب) پر جامعہ دارالعلوم وزیرستان (وانا) کے مہتمم صاحب مولانا نور محمد کی تقریظ بھی ہے جس کی فوٹو کاپی بھی موجود ہے، اور وہ تقریظ حسب ذیل ہے:

مکرمی جناب عبداللطیف صاحب زید مجدکم　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے مطلوبہ اوقات کے متعلق پہلے بھی تحقیق ارسال کر چکا ہوں اب پھر گذارش ہے کہ میں نے دارالعلوم وزیرستان وانا کے جید علما کی حسب ذیل کمیٹی مقرر کی، انہوں نے مؤرخہ ۱۳/جون ۱۹۸۸ء سے ۲۱/جون ۱۹۸۸ء تک صبح صادق اور غروب کے اوقات چیک کئے اور پھر مجھے دے دیئے اور جب میں نے آپ کے ارسال کردہ اوقات کے ساتھ چیک کیا تو بالکل آپ کے نقشہ کے سو فیصد مطابق تھے، حالانکہ میں مذکورہ علما کو آپ صاحب کے نقشہ کے اوقات نہیں بتائے تھے، اس لیے آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وانا کے اوقات کے متعلق آپ کا نقشہ بالکل درست ہے۔

کمیٹی علما کے نام یہ ہیں:

(۱) مولانا عبدالوارث صاحب (۲) مولانا عبدالمجید صاحب (۳) مولانا اصلاح الدین صاحب

(۴) مولانا فرید احمد صاحب۔　　　　والسلام

(نور محمد مہتمم دارالعلوم وزیرستان وانا وخطیب مرکزی جامع مسجد وانا، جنوبی وزیرستان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

اس تقریظ میں یہ بات واضح ہے کہ جناب عبداللطیف صاحب کا نقشہ بالکل صحیح ہے اور یاد رہے کہ ان کا نقشہ اٹھارہ درجہ کے مطابق ہے۔

اس موضوع سے متعلق برطانیہ میں منعقد اجلاس اور اس سے متعلق حضرت مفتی محمود صاحب گنگوہیؒ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں:

چونکہ برطانیہ میں صبح صادق اور رؤیت ہلال کا مسئلہ ہمیشہ مختلف فیہ رہتا ہے، ہر ایک کے پاس اپنے دلائل ہیں اور ہر ایک اپنی رائے پر مصر ہے، ۱۴۰۳ھ میں جب حضرت مفتی محمود صاحب وہاں تشریف لے گئے تو وہاں کے علماء نے اس مسئلہ میں آپ سے رجوع کیا، آپ نے علماء کرام کے دلائل وشواہد کا مطالعہ فرما کر تحریر فرمایا، خلاصہ اس کا یہ ہے:

''علاقہ برطانیہ میں صبح صادق شفق بیاض منتشر کا مسئلہ دیر سے چھیڑا ہوا ہے، وقت مغرب وعشا، وقت فجر، منتہائے سحر، ابتدائے صوم کا اس سے خاص تعلق ہے، بندہ ناکارہ علماء کی تحریرات سے مشرف ہوا، مگر بصد ندامت اعتراف کرتا ہے کہ مطالعہ کے بعد کسی حتمی فیصلہ پر پہنچنے سے قاصر رہا۔

(احقر محمود غفرلہ-۱۶/شعبان ۱۴۰۳ھ)

مگر اس کے بعد تمام علماء کرام غور وفکر کے بعد اقرب الایام والی تجویز پر متفق ہوگئے اور سب نے اس تجویز کو قبول کرلیا، حضرت مفتی صاحب نے اس پر دستخط فرما دیئے اور اپنی سابقہ تحریر واپس لے لی۔

متفقہ فیصلہ:

آج ۱۶/شعبان ۱۴۰۳ھ جمعیۃ العلماء برطانیہ کے زیر اہتمام بریڈفورڈ میں علماء کا ایک اجلاس زیر سرپرستی حضرت مفتی محمود صاحب منعقد ہوا جس میں برطانیہ میں صبح صادق کے بارے میں طویل غور وفکر کے بعد شریک اجلاس علما نے حسب ذیل متفقہ فیصلہ کیا کہ اس سے پہلے برطانیہ میں جو نوٹیکل ٹورولایٹ ۱۲/درجہ (ڈگری) صبح صادق قرار دیا تھا وہ قطعاً غلط تھا۔

اور برطانیہ میں جن دنوں صبح صادق کا تحقق ہوتا ہے، یعنی آفتاب افق سے ۱۸ درجے نیچے جاتا ہے اس کو اصطلاح میں سٹرونومیکل ٹولائٹ کہا جاتا ہے، ان دنوں میں اسی وقت صبح صادق قرار دی جائے گی کیونکہ یہی وقت دراصل صبح صادق کا صحیح وقت ہے، البتہ جن دنوں برطانیہ کے مختلف عرض البلد پر مختلف ایام میں آفتاب افق سے ۱۸/درجے نیچے نہیں جاتا، ان دنوں میں صبح صادق کے بارے میں یہی طے کرالیا گیا کہ اپنی جگہ کے عرض البلد پر آخری تاریخ میں جو صبح صادق کا وقت تھا، اسی کے مطابق اتنے ہی بجے بقیہ دنوں میں بھی صبح صادق کی ابتداء واختتام سحر مقرر کی جائے۔

العبد شبیر احمد عفی عنہ۔

حضرت والا نے اس فیصلہ کی تحسین فرمائی اور علماء کرام کو مبارک باد دی اور اپنی سابقہ تحریر واپس منگوائی۔

حضرت والاؒ کی بھیجی ہوئی تحریر:

۱۶رشعبان ۱۴۰۳ھ کو صبح صادق، بیاض منتشر منتہائے سحر سے متعلق گفتگو کرنے کے لئے جمیعۃ علماء برطانیہ کی مجلس ہوئی، اس میں احقر بھی شامل تھا، اس سے قبل علماء کرام کی متعدد تحریرات کا اس مسئلہ پر احقر مطالعہ کر چکا تھا مگر کسی رائے کو ترجیح دینا دشوار ہے......مگر پھر علماء کرام نے گفتگو کر کے ایک رائے پر اتفاق کرلیا اور کسی نے اس کو باطل نہیں کیا تو پھر احقر نے بھی اس پر دستخط کر لئے اور اپنی تحریر واپس منگالی جو احقر کو موصول ہوگئی۔ (ملخص از حیات محمود: ۲۰۱، ۲۰۵)

نقشہ ملاحظہ فرمائیں!

دائمی اوقات نماز برائے ضلع اعظم گڑھ:

تاریخ	صبح صادق	طلوع آفتاب	درمیان کا وقت	غروب آفتاب	ابتدائے عشا	درمیانی وقت
مہینے	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ
۱رجنوری	۵:۱۷	۶:۴۳	۱:۲۶	۵:۱۹	۶:۴۱	۱:۲۲
۱رفروری	۵:۱۹	۶:۴۱	۱:۲۲	۵:۴۲	۷:۰۱	۱:۱۹
۱رمارچ	۵:۰۱	۶:۲۱	۱:۲۰	۶:۰۰	۷:۱۷	۱:۱۷
۱راپریل	۴:۳۰	۵:۵۰	۱:۲۰	۶:۱۴	۷:۳۱	۱:۱۷
۱رمئی	۳:۵۶	۵:۲۳	۱:۲۷	۶:۲۸	۷:۵۰	۱:۲۲
۱رجون	۳:۳۶	۵:۰۸	۱:۳۲	۶:۴۳	۸:۱۳	۱:۳۰
۱رجولائی	۳:۳۶	۵:۱۱	۱:۳۵	۶:۵۲	۸:۲۲	۱:۳۰
۱راگست	۳:۵۶	۵:۲۵	۱:۲۹	۶:۴۳	۸:۰۹	۱:۲۶
۱رستمبر	۴:۱۶	۵:۳۹	۱:۲۳	۶:۱۷	۸:۳۸	۱:۲۱
۱راکتوبر	۴:۲۹	۵:۵۰	۱:۲۱	۵:۴۶	۷:۰۱	۱:۱۵
۱رنومبر	۴:۴۲	۶:۰۵	۱:۲۳	۵:۱۸	۶:۳۶	۱:۱۸
۱ردسمبر	۵:۰۰	۶:۲۶	۱:۲۶	۵:۰۷	۶:۲۸	۱:۲۱

(ایک عالمی تاریخ از حضرت مولانا عثمان معروفی: ۱۶۱، ۱۷۲)

نقشہ برائے جوہانسبرگ:

تاریخ	صبح صادق	طلوع آفتاب	درمیان کا وقت	غروب آفتاب	ابتدائے عشا	درمیان کا وقت
مہینے	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ	منٹ۔گھنٹہ
ار جنوری	۳:۵۰	۵:۲۰	۱:۳۰	۷:۰۶	۸:۳۳	۱:۲۷
ار فروری	۴:۱۹	۵:۴۳	۱:۲۴	۷:۰۳	۸:۲۴	۱:۲۱
ار مارچ	۴:۴۳	۶:۰۲	۱:۱۹	۶:۴۲	۷:۵۷	۱:۱۵
ار اپریل	۵:۰۰	۶:۱۷	۱:۱۷	۶:۱۰	۷:۲۳	۱:۱۳
ار مئی	۵:۱۳	۶:۳۱	۱:۱۸	۵:۴۲	۶:۵۷	۱:۱۵
ار جون	۵:۲۶	۶:۴۷	۱:۲۱	۵:۲۷	۶:۴۶	۱:۱۹
ار جولائی	۵:۳۳	۶:۵۶	۱:۲۳	۵:۳۱	۶:۵۰	۱:۱۹
ار اگست	۵:۲۷	۶:۴۷	۱:۲۰	۵:۴۵	۷:۰۱	۱:۱۶
ار ستمبر	۵:۰۴	۶:۲۱	۱:۱۷	۵:۵۹	۷:۱۳	۱:۱۴
ار اکتوبر	۴:۳۱	۵:۴۸	۱:۱۷	۶:۱۱	۷:۲۵	۱:۱۴
ار نومبر	۳:۵۷	۵:۱۹	۱:۲۲	۶:۲۸	۷:۴۷	۱:۱۹
ار دسمبر	۳:۳۹	۵:۰۸	۱:۲۹	۶:۴۹	۸:۱۵	۱:۲۶

نوٹ: جس ماہ کی جس تاریخ میں غروب آفتاب اور غروب شفق میں جس قدر فاصلہ رہتا ہے، تقریباً اتنا ہی فاصلہ صبح صادق اور طلوع آفتاب میں بھی ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۳۴/۳)

امدادالاحکام میں ہے:

صبح صادق طلوع آفتاب سے ۱۸/درجہ پہلے ہوتی ہے۔ (امدادالاحکام: ۱/۱۰۴، دارالعلوم کراچی) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

(فتاویٰ دارالعلوم زکریا: ۲/۵۴۔۶۰)

فجر صادق سے متعلق غیر مسلم کی تحقیق کا حکم:

سوال: کیا فجر صادق کے طلوع یا شفق کے بارے میں غیر مسلموں کی تحقیق کا اعتبار ہوسکتا ہے یا نہیں، جبکہ وہ مسلمان بھی نہیں؟

الجواب

غیر مسلموں کی تحقیق خالص دین کی باتوں میں قبول نہیں، جیسے پانی پاک ہے یا ناپاک ہے، یہ کھانا حلال ہے یا حرام ہے، لیکن اگر وہ کوئی ایسی بات بتلادیں جس پر دینی بات مرتب ہوتو ان کی وہ بات معتبر ہے بشرطیکہ دل اس کی صداقت کی گواہی دے، مثلاً یہ کہہ دیں کہ میں نے یہ کھانا فلاں مسلمان سے خریدا ہے تو ظاہر بات ہے کہ مسلمان سے خریدنے کے بعد اس پر حلال ہونے کا حکم مرتب ہوگا۔ درمختار میں ہے:

ویقبل قول کافر ولو مجوسیاً قال: اشتریت اللحم من کتابی فیحل أوقال: اشتریته من مجوسی فیحرم ولایرده بقول الواحد وأصله أن خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الدیانات وعلیه یحمل قول الکنز: ویقبل قول الکافر فی الحل والحرمة یعنی الحاصلین فی ضمن المعاملات لامطلق الحل والحرمة. (الدر المختار مع رد المحتار: ٦/٣٤٤، ٣٤٥، کتاب الحظر والاباحة، سعید)

طحطاوی میں ہے:

"واذا صح قول الواحد فی اخبار المعاملات عدلاً کان أوغیر عدلٍ فلابد فی ذلک من تغلیب رأیه فیه أن خبره صادق فان غلب علیٰ رأیه ذلک عمل علیه وإلا لا". (حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار: ٤/١٧٤، کتاب الحظر والاباحة، کوئته)

مذکورہ بالا عبارت سے پتہ چلا کہ اگر ان کی تحقیق پر ظن غالب ہو کہ صحیح ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا ورنہ نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"ولایقبل قول الکافر فی الدیانات إلاإذا کان قبول قول الکافر فی المعاملات یتضمن قبوله فی الدیانات فحینئذ تدخل الدیانات فی ضمن المعاملات فیقبل قوله فیها ضرورة هکذا فی التبیین، من أرسل أجیرًا له مجوسیاً أوخادماً فاشتری لحمًا فقال: اشتریته من یهودی أونصرانی أومسلم وسعه أکله وان کان غیر ذلک لم یسعه أن یاکل منه معناه اذاکان ذبیحة غیر الکتابی و المسلم لأنه لما قبل قوله فی الحل أولیٰ أن یقبل فی الحرمة کذا فی الهدایة. (الفتاویٰ الهندیة: ٥/٣٠٨، کتاب الکرهیة: الباب الأول فی العمل بخبر الواحد)

صورت مسئولہ میں بھی غیر مسلم نے صبح صادق اور شفق کے غروب کی بات بتلادی، جو براہ راست دین کی بات نہیں، بلکہ آسمان کے افق کی تحقیق ہے، پھر اس پر نماز کا وقت ہونا یا نہ ہونا، روزہ کی ابتدا ہونا نہ ہونا مرتب ہوگا، لہٰذا صبح صادق اور شفق کے بارے میں غیر مسلموں کی تحقیق معتبر ہے، نیز یہ تحقیق صرف غیر مسلموں کی نہیں، بلکہ مسلمان ماہر فلکیات کی تحقیق بھی یہی ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دار العلوم زکریا: ۲/۶۰-۶۱)

لاہور میں وقت صبح صادق:

سوال: ۱۷رمئی کو لاہور میں صبح صادق کتنے بجے ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملہم الصواب

لاہور میں ۱۷رمئی کو صبح صادق ۳ربج کر ۴۹رمنٹ پر ہوگی۔ اس کا عمل مندرج ذیل ہے:

ج = درجات بعد شمس از نصف النہار (۱۰۵) + عرض البلد (۳۱ر۳۴ر۳۴) = ۱۳۹ر۳۴ر۳۴ میل موافق (۱۹ر۲۴ر۲۴) = ۱۱ر۲۷ر۹÷۲ = ۵۸ر۳۵ر۵۸ = ن، ۱۰۵۔۵۸ر۳۵ر۵۸ = ۴۹۔۲۵ لوک جب ن (۹۳۱۱ء۱+ لوک جب ج۔ن (۸۵۹۹ء۱) = ۹۱۷ء۱، جم میل (۹۷۴۶ء۱) + جم عرض (۹۳۰۶ء۱) = ۹۰۵۲ء۱، ۹۱۷ء۱۔۹۰۵۲ء۱ = ۸۸۵۸ء۱ ÷ ۲ = ۹۴۲۹ء۱۔۱۱۔۶۱۔۱۵ (ق ر۲) × ۲ = ۱۲۴ر۳۰ (ق) = ۸ گھنٹہ ۱۰ منٹ، مقامی نصف النہار (۱۱ر۵۶) + فرق طول (۳ر۰) = ۱۱ر۵۹۔۸ر۱۰ = ۳ر۴۹ صبح صادق۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳رربیع الآخر ۱۳۹۲ھ۔ (احسن الفتاویٰ:۲ر۱۲۹)

لاڑکانہ اور مکہ مکرمہ میں وقت صبح صادق:

سوال: لاڑکانہ کا وقت صبح صادق کتنے وقت پر ہوگا؟ نیز مکہ مکرمہ کا بھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملہم الصواب

لاڑکانہ: (عرض البلد = ۲۷۔۳۴) ۸ مئی کی صبح صادق کا وقت بندہ کی کتاب ''صبح صادق'' کے مطابق یوں نکلے گا، عرض البلد ۲۰ میں وقت صبح = ۴ گھنٹہ ۲۶ منٹ اور عرض البلد ۳۰ میں وقت صبح ۴ گھنٹہ ۲ منٹ، اوسط نکالنے سے عرض ۲۷۔۳۴ میں ۴ گھنٹہ ۸ منٹ۔ فرق نصف النہار (۴رمنٹ) = ۴ گھنٹہ ۴ منٹ + فرق طول البلد (۲۷ منٹ) = ۴ گھنٹہ ۳۱ منٹ،

مکہ مکرمہ: (عرض البلد = ۲۱۔۲) میں یکم جون کی صبح صادق کا وقت یوں رہے گا، عرض البلد ۲۰ میں وقت صبح = ۴ گھنٹہ ۱۵ منٹ اور عرض البلد ۳۰ میں وقت صبح = ۳ گھنٹہ ۴۵ منٹ اوسط نکالنے سے عرض ۲۔۱۲ میں ۴ گھنٹہ ۱۱ منٹ۔ فرق نصف النہار (۲ منٹ) = ۴ گھنٹہ ۹ منٹ + فرق طول البلد (۲۰ منٹ) = ۴ گھنٹہ ۲۹ منٹ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ۔ (احسن الفتاویٰ:۲ر۱۲۹)

شکاگو میں اوقات صبح صادق ومغرب:

سوال: شکاگو (امریکہ) کے لئے رمضان المبارک میں سحر وافطار کا نقشہ مرتب کرواکر ارسال فرمائیں؟

(جزاکم اللہ تعالیٰ)

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

نقشۂ اوقات برائے شکاگو مسّیسپی (امریکہ) طول غربی ۸۷/۴۵، عرض شمالی ۴۲/۴۵

تاریخ	صبح صادق		طلوع		غروب		عشا	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۲۲/اکتوبر	۵	۵۴	۷	۱۳	۵	۵۷	۷	۱۶
یکم نومبر	۵	۶	۶	۲۵	۴	۴۵	۶	۴
۱۱/نومبر	۵	۱۷	۶	۳۷	۴	۳۳	۵	۵۳

تنبیہ:

(۱) وہاں اپریل کے آخری اتوار سے اکتوبر کے آخری اتوار تک ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جاتا ہے، نقشہ میں اس کی رعایت رکھی گئی ہے۔

(۲) صبح صادق کے دیئے ہوئے وقت سے ۱۶ منٹ قبل صبح کاذب ظاہر ہوگی جو شرعاً غیر معتبر ہے۔

(۳) وقت مذکور سے سحری سات منٹ پہلے ختم کریں اور افطار پانچ منٹ بعد کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رمضان ۱۳۹۱ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۲/۱۲۷)

برطانیہ میں صبح صادق کی تحقیق:

تمہید:

محکمہ موسمیات نے شفق کی تین قسمیں قرار دی ہیں:

۱- سیول شفق ۶/درجہ والی شفق، اس کو شفق احمر سے تعبیر کرتے ہیں، اس وقت رات کے آثار کم ہوتے ہیں، چند بڑے تارے نظر آتے ہیں۔

۲- بحری شفق: ۱۲ درجہ والی شفق، یعنی شفق ابیض کا ابتدائی اور متوسط درجہ۔

۳- سبت شفق: ۱۸ درجہ والی شفق ابیض کا آخری درجہ جس کے بعد تاریکی چھا جاتی ہے۔

جو ممالک ۵۰ سے ۵۸ عرض البلد سے اوپر واقع ہیں وہاں شفق دیر سے غائب ہوتی ہے اور صبح صادق جلدی ہوتی ہے، موسم گرما کے بعض مہینوں میں غروب شفق اور صبح میں بہت کم فاصلہ رہتا ہے، بطور مثال ۴۵ عرض البلد کے طلوع وغروب کا نقشہ یہ ہے:

طلوع آفتاب: ۳۵-۴۰: غروب آفتاب ۴۱-: دن کی مقدار-۶-۱۷-اور صبح صادق ۳۵-۱-۲۱ مئی سے ۳۱ جولائی تک بحری شفق غائب ہوتے ہی پوری رات شفق پر اجالا رہتا ہے۔

سوال (۱): جو ممالک ۵۵ سے ۵۸ عرض البلد پر ہیں وہاں شفقِ ابیض اور صبح صادق میں بہت کم فاصلہ رہتا ہے جب ان اوقات میں رمضان آتے ہیں تو تراویح وسحری وغیرہ کے مسائل بھی بہت غور طلب ہو جاتے ہیں، یعنی جہاں شفق ابیض اور صبح صادق میں فاصلہ ہی نہیں ہوتا وہاں سحری کب ختم کی جائے؟

سوال (۲): درمختار میں ایک حساب لکھا ہے: صبح صادق کے وقت کے بارے میں کہ جتنے گھنٹہ کی رات ہو اس کا ساتواں حصہ صبح صادق ہوگا، کیا یہ حساب صحیح ہے؟ نیز مولانا تھانویؒ نے ''امداد الفتاویٰ'' میں لکھا ہے کہ ہیئت کے قاعدہ سے طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک سحری کھا سکتے ہیں، تو کیا ان اقوال کو مدنظر رکھتے ہوئے جن دنوں شفق ابیض غائب نہیں ہوتی ہے تو صبح صادق میں آفتاب طلوع ہونے کا جو وقت ہے اس سے سوا گھنٹہ پہلے صبح صادق کا تصور کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ نیز جن ایام میں سورج افق سے ۱۸/درجے نیچے ہوتا ہے تو صبح صادق بہت آگے بڑھتی ہے مثلاً اگست کی پہلی تاریخ میں ۳۶-۱ ہے تو دوسری کی ۴۹-۱ ہے اور تیسری کی ۵۹-۱ ہے چوتھی کو ۷-۲، اتنی جلدی صبح صادق آگے بڑھتی ہے، اور یہاں علم ہیئت والے کمپیوٹر وقت یہی بتلاتے ہیں، تو کیا اس پر عمل کرنا ضروری ہے؟ تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔

سوال (۳): مثلین کے بعد غروب تک سردیوں میں صرف پون گھنٹہ کا فرق رہتا ہے، تو کیا حنفی المسلک مثل ثانی میں نماز عصر ادا کرسکتا ہے؟

الجواب ―――――――― وباللہ التوفیق

تمہید:

پہلی بات تو یہ سمجھنی چاہئے کہ دینِ اسلام دینِ فطرت ہے، کما ورد: "الدين الفطرة" (۱) اس کے احکام سادہ

(۱) عن أبي هريرة أنه كان يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود إلا يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء، ثم يقول أبو هريرة واقرء وا وإن شئتم فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله. الأية. (الصحيح لمسلم باب معنى كل مولود يولد على الفطرة... كتاب القدر (ح: ۲۶۵۸)/سنن أبي داؤد، باب ذراري المشركين، كتاب السنة (ح: ۴۷۱۴)/سنن الترمذي كتاب القدر، باب ماجاء كل مولد يولد على الفطرة (ح: ۲۱۳۸)/مسند الامام احمد، مسند أبي هريرة رضي الله عنه (ح: ۷۱۴۱)/موطا الإمام مالک، كتاب الجنائز، باب جامع الجنائز (ح: ۵۶۹)

قال العلامة شمس الحق العظيم آبادي: اختلف السلف في المراد بالفطرة على أقوال كثيرة، وأشهر الأقوال أن المراد بالفطرة الاسلام، قال ابن عبدالبر: هو المعروف عند عامة السلف. (عون المعبود شرح سنن أبي داؤد، ص: ۳۸۶ (تشريح حديث: ۴۷۱۴) انيس)

اور فطری اصول پر ہوتے ہیں، تاکہ ہر انسان خواہ دیہاتی ہو یا شہری عالم ہو یا جاہل، خواہ سمندری علاقہ کا ہو خواہ پہاڑی علاقہ کا ہو، جو بھی ہو اگر وہ احکام پر عمل کرنا چاہے اور اپنے معبود حقیقی سے رابطہ قائم کرنا چاہے تو فطری اصول اور سادہ انداز سے کر سکے، بقاعدہ: ''**الدین یسر**''(۱)

اور باشارۂ نصوص:

'' **وَلِلْعَالَمِينَ نَذِيْرًا** ''.(۲)

''**وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ**''.(۳)

اور ایک حدیث پاک میں ہے:

''**نحن أمة أمية لانكتب ولانحسب**''.(۴)

ان سب آیات وروایات واحادیث سے احکام اسلام فلسفیانہ موشگافیوں اور علوم ہیئت کے دقائق پر دائر نہ ہوں گے اور ان کا مدار یہ چیزیں نہ ہوں گی بلکہ ادلۂ اربعہ شرعیہ سے جو حکم نکلے گا وہی شرعاً معتبر ہوگا۔

انہی وجوہ کی بنا پر ثبوت رویت ہلال میں ہوائی جہاز پر اڑ کر دیکھنے کا یا دور بین سے دیکھنے کا اعتبار نہیں ہے، اور نہ اس پر مدار ثبوت ہے خاص کر صیام رمضان کے مسئلہ میں، اس کو احقر اپنے رسالہ ''ریڈیو اور ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ ثبوتِ رویت ہلال کا شرعی حکم'' میں بہت واضح طور سے مدلل ومفصل بیان کر چکا ہے، اس کا مطالعہ فرما لیا جائے، اس مختصر تمہید کے بعد عرض ہے کہ مسئلہ مبحوثہ عنہا کا مدار اشیاء مذکورہ فی السوال پر نہیں بلکہ نص قرآنی:

''**وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ**'' الخ.(۵) پر ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ خیط ابیض، خیط اسود سے متبین ہو جائے پھر اس کے بعد رک جاؤ، اور روزہ رات آنے تک پورا کرو محض خیط ابیض کے وجود کو مدار نہیں رکھا گیا بلکہ خیط ابیض کے تبین کو مدار رکھا گیا ہے، ظاہر ہے کہ نفس خیط ابیض کا وجود اول وہلہ روشنی میں بھی ہوسکتا ہے، مگر اس کو مدار نہ رکھ کر اس

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ''الدين يسر''.(البخاري مع الفتح:۹۳/۱) رواه البخاري، في كتاب الإيمان (ح:۳۹) انيس

(۲) سورۂ فرقان:۱۔

(۳) سورۂ انبياء:۱۰۷۔

(۴) صحيح البخاري: ۲۵۶/۱ ـ(ح:۱۹۱۳) بلفظ إنا أمة أمية.../مسند الإمام أحمد، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب(ح:۶۰۴۱) بلفظ نحن أمة أميون...الخ. انيس

(۵) سورة البقرة :۱۸۷۔

کے تبین کو رکھا گیا، دونوں یعنی نفسِ خیط ابیض اور اس کے تبین کا فرق احادیث پاک اور ائمہ ہدیٰ کے کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ مسلم شریف اور ترمذی شریف کی حدیث ہے:

"عن سمرة بن جندب قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "لايمنعكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الأفق". (۱)

حدیث بالا میں صرف فجر نہیں فرمایا گیا بلکہ مستطیل کی قید بڑھا دی گئی ہے جس کا ظاہری مطلب یہی ہے کہ اولیت حقیقیہ بیاض کی مراد نہیں بلکہ اس کا استطار وانتشار مراد ہے، فقہاء کرام نے اسی کو بیاض مستطیر اور منتشر سے تعبیر کیا ہے اور اسی کا اعتبار کیا ہے، چنانچہ طحطاوی علی المراقی میں حضرت امام محمدؒ سے اس کی تصریح موجود ہے کہ محض لمعہ بیاض کی اولیت حقیقیہ مراد نہیں ہے، بلکہ اس کے انتشار کا اعتبار ہے، جب بیاض میں انتشار پیدا ہو جائے تو اس وقت سحری بند کرنا چاہئے۔(۲) اب معلوم نہیں ماہر فلکیات ۱۸ر ڈگری پر جس بیاض کا ذکر کرتے ہیں اس سے کیا مراد لیتے ہیں، ظاہر یہی ہے کہ اپنے فن کے قاعدہ کے مطابق بیاض کی اولیت حقیقیہ (لمعہ) مراد لیتے ہوں گے اور ایسی مبہم بات بھی مدار حکم نہیں بن سکتی، اس لیے بھی مدار ان چیزوں پر نہیں بلکہ مدار خیط ابیض کے تبین پر ہوگا اور یہ تبین تمہید میں ضابطے اور اصول کے مطابق کسی آلۂ رصد گاہی وغیرہ سے نہ ہوگا بلکہ عیاناً دیکھنے سے ہوگا۔

(۱) خلاصہ یہ نکلا کہ جن دنوں میں آسمان صاف رہے ان دنوں میں بجلی وغیرہ کے قمقموں کی حد سے باہر جا کر خود مشاہدہ کیا جائے اور جس وقت بیاض (خیط ابیض) کا تبین وانتشار مشاہدہ ہو جائے اس وقت کو منتہاء کہنا چاہئے اور اسی وقت سے روزہ کی ابتدا کی جائے۔

اگر اپنے یہاں اس مشاہدہ کا موقع نہ آئے تو اطراف کے کسی قریبی مقام سے اس کا مشاہدہ کیا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

(۲) اگر یہ بھی نہ ہو سکے کہ وہاں کا بھی مطلع صاف نہیں رہتا تو پھر میدانی علاقہ کے منتہائے سحر کا اعتبار کیا جائے۔ میدانی علاقوں کے منتہائے سحر کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ میں آتا ہے کہ سحری کھانے میں تاخیر کرنا افضل ہے:

---

(۱) سنن الترمذی، کتاب الصوم: ۱/۱۵۰ (الصحیح لمسلم، باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر، کتاب الصوم (ح: ۱۰۹۴/۲۵۴۶)/ سنن أبی داود، باب وقت السحور (ح: ۲۳۴٦)/ سنن الترمذی، باب ما جاء فی بیان الفجر (ح: ۷۰۵) انیس)

(۲) وروی عن محمد أنه قال: اللمعة غير معتبرة في حق الصوم وحق الصلاة وإنما يعتبر الإنتشار في الأفق قاله في الشرح. (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، كتاب الصلاة، مدخل: ۱/۱۷٤. انیس)

"کما فی الصحاح عن زید بن ثابت رضی اللہ عنه قال: "تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم قمنا إلى الصلوٰة، قال أنس قلت: کم کان قدر ذلک قال: قدر خمسین اٰیة ". (۱)

اور انہی احادیثی بنیادوں کی بنا پر فقہ کی معتبر کتابوں مثلاً شامی وغیرہ میں لکھا ہے کہ سدس آخر لیل میں (رات کے آخری چھٹے حصہ میں) سحری کھانا افضل ہے، (۲) اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رات کے آخری چھٹے حصہ تک صبح صادق جو منتہائے سحر ہے، نہیں ہوتی اس کے بعد ہوتی ہے اور حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی اس کے قریب قریب لکھا ہے کہ کل رات کا ساتواں حصہ فجر کا ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ اس کے قبل کا حصہ رات اور سحری کھانے کا وقت شمار ہوگا، ممکن ہے کہ حضرت تھانویؒ نے اس مذکورہ بنیاد (سدس لیل آخر) سے استدلال کیا ہو، یا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مستدل حضرت کا ہو۔ بہر حال میدانی علاقوں کے لیے حضرتؒ نے جو فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور استفتا ہذا میں اس کا حوالہ بھی صحیح دیا ہے۔ باقی در مختار، شامی میں یہ چیز نہیں ملی، البتہ روایت و درایت سے ایسی بات نکلتی ہے۔

الحاصل انہی اصولِ ثلاثہ مذکورہ کے مطابق عمل کیا جائے کہ جب اپنے علاقہ میں اور اس کے اطراف کے علاقوں میں اس خیط ابیض کا تبین مشاہدہ اور تحقق نہ ہو تو میدانی علاقہ کے منتہائے سحر کا اعتبار کیا جائے اور اسی کے اعتبار سے سحری کھانا بند کیا جائے۔

هذا ما عندی من الشرع الشریف فإن کان حقا وصحیحا فمن اللہ وإلا فمن نفسی وما أبرئ نفسی من الخطاء.

(۳) اگر صورتِ مذکورہ میں آفتاب کی ٹکیہ اتنی کمزور اور متغیر ہو جاتی ہے کہ اس پر نگاہ پڑنے سے نگاہ گھبراتی نہیں بلکہ ٹکی رہتی ہے تو ایسی صورت میں مثلِ اول میں بھی عصر کی نماز ادا کر لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند سہارنپور۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۹۴-۱۹۵)

برطانیہ میں عشا اور صبح صادق کی ابتدا کب سے مانی جائے:

سوال: یہاں برطانیہ میں مدت سے یہ بات مشہور ہے کہ شفق اور صبح صادق کا مشاہدہ کرنا مشکل ہے، لہٰذا کسی نے اس طرف زیادہ توجہ نہیں کی اور اب بھی یہی حال ہے، سردیوں کے موسم میں یعنی نومبر، دسمبر، جنوری میں تو کسی حد تک یہ بات صحیح ہو سکتی ہے مگر اور مہینوں کے لئے یقیناً ایسا نہیں ہے۔ بہر حال مشاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر محض محکمۂ

(۱) سنن الترمذی، کتاب الصوم: ۱/۱۵۰ (سنن الترمذی، باب ما جاء فی بیان الفجر (ح: ۷۰۳)/رواه البخاری (ح: ۵۷۵)/ومسلم (ح: ۱۰۹۷)/والنسائی: ۱۴۳/٤. انیس)

(۲) (ویستحب السحور)... وهو السدس الأخیر من اللیل. (ردالمحتار، مطلب فی حدیث التوسعة علی العیال والاکتحال یوم عاشوراء: ۲/٤۱۹، دار الفکر. انیس)

موسمیات سے حاصل کردہ اوقات غروب شفق نوٹیکل اور اسٹرائیکل نوائی لائٹ اور طلوع صبح صادق یعنی نوٹیکل اینڈ اسٹرائیکل ٹوائی لائٹ پر اکتفا کرتے چلے آرہے ہیں، یعنی محکمۂ موسمیات والوں سے غروب آفتاب کے بعد یا طلوع آفتاب سے پہلے سورج کے زیر افق ۱۸ درجہ جانے کے بعد یا طلوع سے ۱۸ درجہ پہلے کے اوقات منگواتے ہیں اور اس کے مطابق عشا اور فجر پر عمل کرتے ہیں برطانیہ میں زیادہ تر مسجدوں میں ۱۲ درجہ کے مطابق ٹومیکل ٹو آئی لائٹ منگوا کر وقت عشا اور فجر کی ابتدامان کر عمل کیا جاتا ہے مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوگا کہ برطانیہ میں عمومی طور پر مشاہدہ کرنے کے بجائے محکمۂ موسمیات کے تخریج کردہ اوقاتِ غروب وطلوع شفق ۱۲ درجہ یا ۱۸ درجہ کے مطابق وقت عشا طلوع فجر کی ابتدا مانتے ہیں۔ دراصل انگلینڈ میں بسنے والے مسلمانوں نے ابتدا میں عشا کی نماز اور صبح صادق کے لئے اپنے اپنے یہاں کے لئے اصول گاہوں سے وقت منگائے تھے، تو اصول گاہوں نے ۱۲ درجہ کے مطابق وقت نکال کر بھیجا تھا پھر ایک دوسرے کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے آہستہ آہستہ بعد میں آنے والے تمام مسلمان عشا کی نماز ادا کرنے میں ۱۲ درجہ والے ٹائم پر مکمل عمل پیرا ہو گئے اور پورے انگلینڈ میں ۱۲ درجہ کا ٹائم رائج ہو گیا، مگر جن مہینوں میں ۱۲/درجہ کے حساب سے بھی سورج غروب ہونے کے بعد بہت ہی دیر سے عشا کا وقت ہوتا تھا اور عشا کی نماز کے لئے بہت ہی انتظار کرنا پڑتا تھا جس میں لوگ بے پناہ حرج میں مبتلا ہو گئے تھے، تو علماء کرام نے مفتیان کرام کی طرف رجوع کیا تو حضرات مفتیان کرام نے دفع حرج کے خاطر شفق احمر غائب ہونے پر ایک گھنٹہ کے بعد عشا کی نماز ادا کرنے کا فتویٰ دیا جس کی وجہ سے ایک یا سوا گھنٹہ سے عشا کی نماز ادا کرتے رہے۔

مگر سن عیسوی ۱۹۸۲ء میں پھر یہ بات چلی کہ عشا کی نماز کے لئے اور صبح صادق کے لئے ۱۲ درجہ کا ٹائم غلط ہے، بلکہ ۱۸ درجہ کا ٹائم صحیح ہے، تو پھر تمام مسلمانوں نے اپنی اپنی جگہوں کے لئے ۱۸ درجہ کا ٹائم منگوا کر اس کے مطابق عشا اور فجر کے لئے عمل شروع کر دیا۔ مگر چونکہ ۱۸ درجہ کے مطابق عشا کی نماز کے لئے حد سے زیادہ انتظار کرنے کی زحمت میں مبتلا ہو گئے اس لئے کہ ۱۸ درجہ کے حساب سے عشا کی نماز کے لئے سورج غروب ہونے کے بعد دو، ڈھائی، تین اور ساڑھے تین گھنٹوں تک کا بھی انتظار کرنا پڑتا تھا اور یہ انتظار عوام کے لئے ناقابل برداشت ہو گیا تھا۔ اس لئے ایک سال عمل کرنے کے بعد پھر سے ۱۲ درجہ پر عمل کرنا شروع کر دیا اس لئے کہ ۱۸ درجہ کے حساب سے پورے سال عشا کی نماز سورج غروب ہونے کے دو ڈھائی گھنٹوں کے بعد پڑھنی پڑتی تھی اور اسی طرح سے ان دنوں میں روزہ کے لئے سورج کے طلوع ہونے سے دو تین گھنٹہ قبل سحری بند کرنا پڑ گئی تھی، بلکہ بعض مہینوں میں تو وقت عشا اور صبح صادق کے درمیان بہت ہی تنگ وقت رہتا ہے، ان تمام دشواریوں کے پیش نظر ۱۸/درجہ پر ایک دو سال عمل کرنے کے بعد اکثریت ۱۲/درجہ پر عمل پیرا ہو گئی۔

۱۔ دوسری بات یہ ہے کہ مشاہدہ اور مذکورہ درجوں میں اوقات کے اندر تعارض ہو جائے تو مشاہدین کو صحیح مانا جائے گا، یا محکمۂ موسمیات کے تخریج کردہ اوقات کو؟

۲۔ شفق احمر کی غیبوبت پر وقت عشا کی ابتدا مان کر عمل کیا جائے تو کوئی حرج ہے؟

۳۔ غروب آفتاب کے بعد شفق احمر اور شفق احمر کے بعد شفق ابیض عمومی طور پر کتنے وقفہ سے غائب ہوتی ہے؟ ہر ایک کا فاصلہ الگ الگ تحریر کیا جائے۔

۴۔ اگر کوئی عالم دین یا دیندار شخص اپنے مشاہدے کی شہادت دے تو ان کی شہادت قابل قبول ہے یا نہیں؟

۵۔ بقیہ درجوں کے مطابق یا مشاہدہ کے مطابق عشا کی نماز کا وقت شروع کرنے میں اور اس طرح فجر کی ابتدا ماننے میں حرج درپیش ہو تو پورے سال غروب آفتاب کے سوا گھنٹہ بعد اور طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے عشا اور فجر کی ابتدا مان کر عمل کئے جانے میں شرعی طور پر کوئی ممانعت تو نہیں؟ جب کہ ہمارے ملکوں میں عشا کی ابتدا کے اوقات گھنٹہ سوا گھنٹہ بعد اور فجر کی ابتدا طلوع آفتاب سے سوا گھنٹہ پہلے ہو جاتی ہے نیز ہم نے اپنا مشاہدہ بھی اوپر ذکر کر دیا۔

حرج کی صورتیں:

عشا دیر سے پڑھنے میں اور صبح صادق جلدی ماننے سے وقت کی تنگی کے سبب نہ تو پورا سونا ملتا ہے اور نہ آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے نیند تو خراب ہوگی صحت پر بھی اثر پڑے گا اور عبادات میں کوتاہی اور کاہلی پیدا ہوگی نیز عشا اور فجر کی قضا کا بھی احتمال ہے۔ جماعت میں لوگ کم آتے ہیں، اسی طرح دنیوی معاملات میں بھی بڑی دقت درپیش ہوتی ہے مثلاً وقت پر کام پر جانے میں حرج اور بھی دیگر باتیں یا تو رزق حلال حاصل کرے یا نمازیں قضا کرے، رہا نیند کے لئے فجر کی نماز کے بعد وقت نکالے تو ان لوگوں کے لئے تو مسئلہ کا حل ہوگا جو بے روزگار ہیں، لیکن اکثریت جو کام کرتی ہے ان کے لئے مسئلہ کا حل اس طرح نہیں ہو سکتا لوگ سستی کی وجہ سے بغیر نماز پڑھے ہی سو جائیں گے اور نماز کے لئے اٹھ نہ سکیں گے بلکہ جان بوجھ کر نماز چھوڑ کر سو جانے کا اندیشہ ہے اور یہی ہوتا بھی ہے۔

عشا و فجر کی ابتدا میں درجات کے اعتبار سے اختلافات:

اسماء	صبح صادق	صبح کاذب	اسماء	صبح صادق	شفق
شرح چغمینی	۱۵	۱۸	ابن شاطر	۱۹	۱۷
ایضاح القول-۹	۱۸	۱۸	ابوعلی مراکشی	۲۰	۱۶
حل الھند وسیین مقاصد العمدۃ	۱۶/۱۷	۱۹	ابوعبداللہ	۱۹	۱۸

مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی	۱۵	۱۸	ابن اقام، متوفی ۶۸۵ھ	۱۹	۱۹
			قاضی زادہ موسیٰ بن محمد، متوفی ۸۹۹ھ	۱۹	۱۸

مگر چند جگہوں کے مسلمان اب تک ۱۸/درجہ کے مطابق عشا کی نماز ادا کرتے ہیں اور انتظار کی ساری صعوبتیں برداشت کرتے چلے آرہے ہیں، مگران کیلئے سب سے بڑی ناقابل برداشت دشواری یہ کھڑی ہوگئی ہے کہ مساجد کے چند مصلی بارہ درجہ پر عمل کرنے پر مصر ہیں اور یہ ۱۸/درجہ پر عمل کرتے ہیں تو آپس میں تناؤ شروع ہوگیا ہے۔ چونکہ جو لوگ ۱۲/درجہ پر عشا کی نماز ادا کرتے ہیں، وہ بہت جلد عشا کی نماز سے فارغ ہوجاتے ہیں اور ان کو انتظار میں رہنا پڑتا ہے، یہ ان کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ اس لئے آپس میں لڑائیاں جھگڑے فساد ہوتے ہیں، حتی کہ بعض جگہوں پر ایک ہی مسجد میں دودو جماعتیں شروع ہوگئی ہیں اور یہ بڑا المیہ ہے؛ جس طرح بحمد للہ چاند کے بارے میں صحیح العقائد مسلمانوں میں باہم اتفاق ہوگیا ہے، اسی طرح عشا کی نماز اور صبح صادق میں بھی باہم اتفاق ہوجائے تو بہت ہی بہتر ہوگا، مگر ہماری یہ تمنا اسی وقت پوری ہوسکتی ہے جبکہ حضرات مفتیان کرام اس معاملے میں جلد از جلد رہنمائی فرمائیں۔

ہمارے ملکوں میں تو ۱۸/درجہ پر عشا اور صبح صادق سوا گھنٹہ پر ہوتی ہے، جبکہ انگلینڈ میں ہمیشہ دو تین بلکہ بعض مہینوں میں غروب کے ساڑھے تین چار گھنٹوں کے بعد عشا کا وقت ہوتا ہے اور طلوع آفتاب سے ساڑھے تین چار گھنٹہ قبل صبح صادق ہوتی ہے۔

(محکمۂ موسمیات سے ۱۸ ڈگری کے مطابق وقت معلوم کرنے پر) جبکہ بعض مہینوں میں رات بھی مشکل سے ۸؛ ساڑھے آٹھ گھنٹے کی ہوتی ہے، اس طرح عشا کی نماز پڑھنے اور سحری بند کرنے میں بہت ساری دشواریاں درپیش ہیں، البتہ جن راتوں میں شفق بالکل غائب نہیں ہوتی ہے؛ اسے ڈھائی مہینوں میں سوا گھنٹے عمل کرنے کی حضرات مفتیان کرام کی طرف سے سہولت دی گئی ہے۔ مگران ڈھائی مہینوں کے علاوہ پورے سال ۱۸/درجہ پر عمل کرنے میں بہت دقت اور پریشانیاں تھیں۔ بنابریں مسلمانوں نے ۱۸/درجہ پر عمل ترک کرکے ۱۲/درجہ پر پھر اپنا عمل شروع کردیا۔ تعجب ہے کہ ہمارے ملکوں میں ۱۸/درجہ کے حساب سے سورج کے غروب سے عشا کا وقت سوا گھنٹہ بعد اور صبح صادق کا وقت طلوع آفتاب سے سوا گھنٹہ پہلے سے ہوتا ہے اور یہاں انگلینڈ میں ۱۸/درجہ کے مطابق اتنا زیادہ وقت کیوں؟ یہ بات ہمارے لئے باعثِ حیرت ہے کہ سورج کو ۳۶۰/درجہ ۲۴/گھنٹوں میں عبور کرنے میں فی درجہ چار منٹ لگتے ہیں، اب عشا کی نماز کے ۱۸/درجہ اور صبح صادق کے ۱۸/درجہ کل ۳۶/درجوں کے لئے ۴/۶/۵/۷/۸/گھنٹہ خرچ ہوجاتے ہیں تو پھر بقیہ ۳۲۴/درجوں کے لئے تو صرف سولہ سے بڑھ کر ۲۰/گھنٹے ہی باقی رہ جاتے ہیں۔

اتنے سارے درجوں کو عبور کرنے کے لئے سورج کو مذکورہ تفصیل کے مطابق تو صرف فی درجہ ۴/منٹ سے بھی کم وقت ملتا ہے تو پھر اتنے کم گھنٹوں میں ۳۲۴/درجہ کس طرح عبور ہوتے ہوں گے؛ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

مشاہدہ: اس سال ہم نے ستمبر اور اکتوبر کی چند تاریخوں میں مشاہدہ کیا، تو ایک گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دس منٹ پر غروب آفتاب کے بعد شفق احمر غائب ہوئی اور ایک گھنٹہ بیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۲۵/منٹ پر شفق ابیض کے غروب کا مشاہدہ کیا اور جتنا وقت شفق ابیض کے غروب ہونے میں لگا، بعینہ اتنا ہی وقت سورج طلوع ہونے سے قبل صبح صادق ہونے میں لگا، یعنی ایک گھنٹہ ۲۰-۲۵/منٹ، جب ہم نے یہ مشاہدہ کیا تو ان تاریخوں میں محکمۂ موسمیات والوں نے ۱۲/درجہ کے وقت سے، جو وقت ۱۲/درجہ کے مطابق، یا ۱۸/درجہ کے وقت سے، دیا تھا، وہ غلط ثابت ہوا، یعنی ۱۸/درجہ کے وقت سے شفق احمر کم سے کم دس منٹ پہلے اور شفق ابیض ۳۱/منٹ سے پہلے غروب ہو چکی اور اسی طرح صبح صادق ۳۰/منٹ بعد طلوع ہوئی۔

اب حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا! ۱۲/درجہ کے اختتام پر یا ۱۸/درجہ کے اختتام پر وقت عشا کی ابتدا مانی جائے یا مشاہدہ کو اولیت دی جائے؟ دونوں کا فرق اوپر ظاہر ہوا مشاہدہ ہے۔

علمائے عرب و مراکش وقت صبح صادق ۱۸-۱۹-۲۰/درجہ پر مانتے ہیں۔ مزید تفصیل ملاحظہ ہو (احسن الفتاویٰ: ۲/۱۶۴) سے آگے تک۔

نوٹ: جب درجات میں اختلاف ہے تو درجوں کو معیار وقت بنانا صحیح ہے؟

۱۔ ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفاً﴾.(۱)

۲۔ ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾.(۲)

۳۔ ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾.(۳)

۴۔ ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتاً﴾.(۴)

۵۔ ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً اِلاَّ وُسْعَهَا﴾.(۵)

۶۔ "كفاية الاخبار فى حل غاية الاختصار". کی جلد اول ص: ۱۶۰ پر علامہ تقی الدین دمشقی فرماتے ہیں:

"ومتى يخرج وقت المغرب ؟فيه قولان الجديد الأظهر أنه يخرج مقدار طهارة وستر عورة

(۱) سورة النساء: ۲۸. انيس

(۲) سورة البقرة: ۱۸۵. انيس

(۳) سورة الحج: ۷۸. انيس

(۴) سورة الفرقان: ٤٧. انيس

(۵) سورة البقرة: ۲۸٦. انيس

و أذان و امامة و خمس ركعات و لا اعتبار في ذلك الأوسط المعتدل".

حضرات مفتیان کرام سے گذارش ہے کہ وہ جواب جلد از جلد مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں کیونکہ اس سلسلے میں یہاں پر برطانیہ میں نومبر ۱۹۸۷ء کے آخر میں علمائے برطانیہ کا اجلاس ہورہا ہے۔فقط والسلام

(یعقوب احمد قاسمی۔ناظم حزب العلماء، یوکے۔۲۸/صفر ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۱/اکتوبر ۱۹۸۷ء بروز بدھ)

الجواب ــــــــــــ حامدًاو مصليًا

۱۔ مشاہدہ کو اولیت دی جائے اور اسی کا اعتبار کیا جائے۔(۱)

محکمۂ موسمیات کے تخریج کردہ اوقات اگر اصول شرعیہ کے مطابق ہوں تو اس کے اعتبار میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اس کو مؤید کے درجہ میں رکھا جا سکتا ہے، بنیاد و اصول کے درجہ میں نہیں۔ یہودیوں نے اپنے خفیہ مختنوں کے ذریعہ آج پوری امت کو شکار کر ہی لیا ہے، رہی سہی عبادات پر بھی وہ ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہیں۔اس لئے امت کے خواص کو چوکنا و ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ شفق احمر کی انتہا پر ضرورۃً وقت عشا کی ابتدا ماننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ **كما في كتب الفقه.** (۲)

۳۔ شفق احمر کے بعد شفق ابیض کے غروب کے سلسلے میں آپ کا مشاہدہ تقریباً درست ہے، اس لئے اس کے اعتبار میں کوئی حرج نہیں۔

۴۔ اگر عالم دین و دیندار شخص کی شہادت مقبول نہ ہوگی، تو پھر کس کی مقبول ہوگی؟ کیا محکمۂ موسمیات کے

---

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے مواقع پر مشاہدہ کو اولیت دیا ہے۔روزہ کے سلسلہ میں ہے:

عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال: لا تصوموا حتى تروا الهلال و لا تفطروا حتى تروه،فان غم عليكم فاقدرو له. (الصحيح للبخارى ، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم اذا رايتم الهلال فصوموا واذا رايتموه فافطروا (ح: ١٩٠٦)/ الصحيح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان لروية الهلال (ح: ١٠٨٠/٢٤٩٨) انيس)

(۲) کیوں کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے، صاحبین اور امام صاحب کی ایک روایت بھی ہے کہ شفق احمر کے بعد مغرب کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

ثم الشفق هو البياض الذى فى الافق بعدالحمرة عندابى حنيفةؒ وعندهما هو الحمرة، وهورواية عن ابى حنيفةؒ وهو قول الشافعى لقوله عليه السلام االشفق الحمرة. (الهداية،كتاب الصلوٰة،باب المواقيت)

عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: الشفق الحمرة ،فاذا غاب الشفق وجبت الصلوة.(سنن الدار قطنى ، باب فى صفة المغرب و الصبح (ح: ١٠٤٤)/ السنن الكبرىٰ للبيهقى ،باب دخول وقت العشاء بغيبوبة الشفق (ح: ١٧٤٤)انيس)

منافق وفجار وکفار کی بات مقبول ہوگی؟ جن حضرات کے نزدیک علماء دیندار کی شہادت غیر معتبر ہے، وہ اپنا احتساب کریں۔ (۱)

۵۔ ضرورت کے تحت ماننے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وقت بھی ہو جائے، چاہے صاحبین ہی کے مسلک کے مطابق ہوتا ہو۔

الحاصل شرعی اصول مدِنظر رہے، محکمۂ موسمیات کوئی قانون شرعی نہیں۔ **فقط و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۵۸/۳-۶۵)

صبح صادق اور صبح کاذب کی علامت:

سوال: علامات مشہورہ صبح کاذب وصادق کی یعنی بیاض مستطیل ومستطیر معلوم ہیں دریافت طلب یہ امر ہے کہ موسم موجودہ زمانہ سرما میں بیاض مستطیل صبح کاذب کی کس وقت ظاہر ہوکر غائب ہوتی ہے، اور ابتداء بیاض مستطیل صبح صادق کی کتنے بجے پر ظاہر ہوتی ہے، گھڑیاں کے حساب اور انداز سے ارشاد فرماویں، زید وعمر وعلامات مذکورہ کی شناخت سے عاجز ہیں بلکہ اکثر مسلمان اس جانب کی بے علمی کی وجہ سے صبح صادق میں سحری کیا کرتے ہیں آپ ہی کے فیصلہ پر اتفاق چاہتے ہیں۔

الجواب

قال فی شرح الچغمینی:

وقد عرف بالتجربة أن أول الصبح وآخر الشفق إنما يكون إذا كان انحطاط الشمس ثمانية عشر جزءً، آه. قال المحشی: هذا هو المشهور ووقع فی بعض كتب أبی ريحان أنه سبعة عشر جزءً وقيل أنه تسعة عشر جزءً وهذا فی ابتداء الصبح الكاذب وأما فی ابتداء الصبح الصادق فقد قيل أن انحطاط الشمس حينئذ خمسة عشر جزءً، آه. (ص: ۱۲۷)

وذكر فی رد المحتار:

أن التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الأحمر والأبيض إنما هو بثلث درج. آه. (۲)

(۱) أبو أمامة: ذكر للنبی صلی اللہ علیه وسلم رجلان، عالم وعابد، فقال: فضل العالم علی العابد كفضلی علی أدناكم، إن اللہ وملائكته وأهل السموات والأرض حتی النملة فی جحرها والحيتان فی البحر يصلون علی معلم الناس الخير. (رواه البزار فی البحر الزخار: ۳۷۱/۷ (ح: ۲۹۶۹)/ المعجم الاوسط للطبرانی: ۱۹۶/٤-۱۹۷ (ح: ۳۹٦۰)

أبو أمامة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم: ثلاثة لا يستخف بهم إلا منافق: ذو الشيبة فی الإسلام، وذو العلم، وإمام مقسط. (السنن الكبری للطبرانی: ۲۰۲/۸، (ح: ۷۸۱۹) انیس)

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلوٰة، مطلب تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة: ۳۵۹/۱. دار الفکر بیروت. انیس

وفی إحياء العلوم، باب النوافل: ويعرف (أی الفجر الصادق) بالقمر فی ليلتين من الشهر فإن القمر يطلع مع الفجر فی ليلة ست وعشرين ويطلع الصبح مع غروب القمر ليلة اثنی عشر من الشهر هذا هو الغالب ويتطرق عليه تفاوت فی بعض البروج، آه. (۱)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صبح صادق طلوع آفتاب سے ۱۸ درجہ پہلے ہوتی ہے، جس کی مقدار گھنٹوں کے حساب سے ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ ہوتی ہے، اور صبح کاذب وصادق میں تین درجہ کا تفاوت ہے، یعنی صبح کاذب صبح صادق سے ۱۲ منٹ پہلے ہوتی ہے، لیکن احتیاط یہ ہے کہ سحری طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ترک کردی جائے، اور صبح صادق کے پہچاننے کی ترکیب یہ ہے کہ ہر مہینہ میں دو راتیں چاند کے طلوع وغروب کو دیکھ لیا جائے، اور وہ دو راتیں بارہویں اور چھبیسویں راتیں ہیں، بارہویں شب میں چاند کے غروب ہوتے ہی صبح صادق ہوجاتی ہے، اور چھبیسویں شب میں صبح صادق کے ساتھ ساتھ چاند طلوع ہوتا ہے، ان دوراتوں کے تجربہ سے یہ معلوم ہوجائے گا کہ طلوع فجر اور طلوع شمس میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے، لیکن ہمارا عمل اس پر ہے کہ آفتاب کے طلوع ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے سحری ترک کردیتے ہیں۔ (۲) واللہ اعلم

یہاں آج کل ریلوے ٹائم سے ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر صبح ہوجاتی ہے، لیکن ملک برار کے طلوع وغروب یہاں کے طلوع وغروب سے متفاوت ہے۔ اس لئے وہاں اس پر عمل نہیں ہوسکتا۔ (امداد الاحکام: ۲/۱۵-و۱۶)

صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق:

سوال ہمارے علاقہ مرہٹواڑہ انڈیا کی دو دینی درسگاہوں نے دائمی اوقات صلاۃ کو ترتیب دے کر منظر عام پر لائے ہیں، مگر دونوں کے اوقات صلاۃ میں کچھ فرق ہے۔ ایک درسگاہ نے حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند اور انس صاحب کی کمپیوٹر کی روشنی میں مدلل تحریر کیا ہے اور دوسری درسگاہ نے صبح صادق اور صبح کاذب کو اپنے عینی مشاہدہ کو بنیاد بنا کر نقشہ ترتیب دیا ہے۔ اول الذکر درسگاہ کی مرتبہ دائمی تقویم کی صحت کی تائید میں ملک کی مشہور جامعات کی تصدیق اور توثیق سامنے آئی ہے۔ ثانی الذکر درسگاہ اپنے عینی مشاہدہ کے لئے دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بصورت مشورہ حاصل کرکے اول الذکر درسگاہ کو چیلنج کررہی ہے۔ مگر اول الذکر درسگاہ کا یہ کہنا ہے کہ صبح کاذب اور صبح صادق کے امتیاز اور ان کے آغاز وختم کا فرق جاننے کے لئے تجرباتی نگاہوں کی ضرورت ہے اور ثانی الذکر درسگاہ نے پورے شہر میں سیاسی انداز اختیار کرکے اپنی تائید میں بات کرنے کا ماحول بنا کر عینی مشاہدہ کے غیر جانبدار

---

(۱) إحياء علوم الدين للغزالی، القسم الأول مايتكرر بتكرر الأيام: ۱/۱۹۳. انيس

(۲) یعنی تھانہ بھون ضلع مظفرنگر یوپی انڈیا

ہونے کو مشکوک کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں سیاسی جیسا ماحول صحیح نتیجہ برآمد نہیں کرے گا۔ اثبات ونفی کا اختلاف برقرار رہے گا۔ آپ سے گذارش ہے کہ رہنمائی فرمائیں کہ عوام کس نقشہ پر عمل کریں۔ ایک نقشہ مدلل اور مبرہن کو ترجیح دی جائے تو از روئے شرع کوئی قباحت تو نہیں؟ یا پہلے سے چلے آرہے نظام الاوقات پر عمل کیا جائے؟

ھـــو المـصــو ب

دریافت کردہ صورت میں جو نقشہ احتیاط پر مبنی ہو اس پر عمل کیا جائے۔ مثلاً ایک نقشہ میں طلوع صبح صادق پانچ بجے ہے اور دوسرے نقشہ میں پانچ بج کر دس منٹ ہے تو سحری کے لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح افطار میں اگر پہلا نقشہ پانچ بج کر ۴۵ رمنٹ غروب بتاتا ہے اور دوسرا پانچ بج کر ۳۵ منٹ تو افطار اور اذان میں احتیاط پہلے نقشہ میں ہے۔ واضح رہے کہ تمام تقویمی نقشے خواہ عینی مشاہدہ پر مبنی ہوں یا کمپیوٹر کی مدد سے تیار کیے گئے ہوں علم قطعی کا فائدہ نہیں دیتے ہیں۔ اس لئے احتیاط پر عمل کرنا چاہئے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۳۱۱-۳۱۲)

شامی کی عبارت سے طلوع فجر کے بعد سحری کھانے کا شبہ، نیز فجر صادق اور فجر کاذب کا معیار:

سوال: طلوع فجر جہاں سے کھانا پینا روزہ رکھنے والوں کے لیے حرام ہے اور فجر کی نماز پڑھنا جائز ہے، وہ طلوع فجر صادق کے لیے اول سے ہے یا انتشار سے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

نعم فی کون العبرة بأول طلوعه أو استطارته (إلٰی قوله) إن الأول أحوط و الثانی أوسع. (۱)

اس عبارت میں بظاہر گنجائش معلوم ہوتی ہے کہ طلوع فجر کے بعد بھی سحری وغیرہ کھائی جا سکتی ہے لہذا اوالثانی اوسع اور عبارت مذکورہ کی مالہ وماعلیہ کیا ہے، نیز اگر اوسع صحیح ومفتی بہ ہے تو استطار وانتشار کا معیار کیا ہوگا۔ امید ہے کہ مذکورہ سوالات کو حل فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ یہ احقر برائے تشفی اور ازدیاد علم کے لیے عرض خدمت ہے۔

لہذا مدلل جواب مرحمت فرمائیں، اگر حرج نہ ہو ورنہ ان دلائل کی طرف اشارہ کر دیا جائے؟

الجواب ــــــــــــ و باللّٰه التوفيق

ابتداء طلوع فجر صادق میں فقہا کے دو قول ہیں، جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے:

فی مجمع الروایات ذکر الحلوانی فی شرحه للصوم: أن العبرة لأول الطلوع وبه قال بعضهم فإذا بدت له لمعة أمسک عن المفطرات وقال بعضهم العبرة لاستطارته فی الأفق وهذا القول

(۱) ردالمحتار، أول کتاب الصلاة: ۱/۳۵۷. دارالفکر بیروت. انیس

أبين وأوسع والأول أحوط. وروى عن محمد أنه قال اللمعة غير معتبر في حق الصوم وحق الصلوٰة وإنما يعتبر الانتشار في الأفق، قاله في الشرح. (۱)

مگر اصحاب متون نے عموماً قول ثانی کو لیا ہے، اس لیے کہ اس کی تائید وتقویت مسلم شریف وترمذی کی روایت (۲) سے معلوم ہوتی ہے، لیکن اس فرق سے یہ بات نہیں نکلتی کہ لمعہ نمودار ہونے کے بعد بھی سحری کھانے کی با قاعدہ اجازت دی جائے۔ اس لیے کہ لمعہ نمودار ہونے کے محض دو تین منٹ میں لمعہ کے دائیں اور بائیں ہر دو طرف چمک دار لہریں پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہیں جیسا کہ انار دانہ یا فوارہ میں دائیں بائیں چھوٹی چھوٹی لہریں، اور انہیں چھوٹی لہروں کا دائیں نمودار ہونا استطار وانتشار کا معیار ہے۔ پس بہت سے بہت اس فرق سے یہ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس وقت محض ایک دو گھونٹ پانی پی لے یا پہلے سے سحری کھا پی رہا ہو اور لمعہ نمودار ہونے پر جلدی ختم کر کے منھ صاف کرے تو اس کے صوم کو غیر صحیح نہیں کہیں گے اور بس۔

اور حدیث پاک میں جو اجازت دی گئی ہے وہ صبح کاذب کے بعد کھانے کی دی گئی ہے نہ کہ ظہور لمعہ کے بعد، طلوع صبح کاذب اور طلوع صبح صادق کے مابین کافی فصل ہوتا ہے۔ کم از کم اتنا فصل ضرور ہوتا ہے کہ ایک شخص اطمینان سے کھا پی لے اور حدیث پاک میں اس کو بیان کیا گیا ہے اور اسی کی اجازت دی گئی ہے۔ **فافترقا**

اور فقہا کے کے اختلاف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سحری کھانا لمعہ نمودار ہونے سے قبل احتیاطاً بند کر دیا جائے اور انتشار واستطار نمایاں ہونے سے قبل نماز فجر نہ پڑھی جائے اور بس۔ اب امید کہ اس گفتگو سے انتشار واستطار اور فجر مستطیر (صبح صادق) اور فجر مستطیل (صبح کاذب) سب کا معیار واضح ہوجائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند۔ ۱۸/۱/۱۴۰۴ھ (نظام الفتاویٰ، جلد پنجم، جزء اول: ۱۵-۱۷)

کیا صبح صادق کی پہچان آسان ہے:

سوال: بعض علما نے لکھا ہے کہ صبح صادق کا پہچاننا آسان نہیں ہے، دوسری طرف بعض علما نے "**سبع الليل هو الفجر**" (۳) کا قاعدہ پیش کیا ہے۔ اب ہم لوگ صبح صادق کو کس طرح معلوم کریں، اس کا پہچاننا ممکن وآسان ہے، یا ناممکن ودشوار؟

(۱) الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۳۹. (كتاب الصلاة، مدخل: ۱/۱۷٤. شاملة. انيس)

(۲) لايمنعنكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الأفق. (الترمذي، ص: ۸۹) باب ما جاء في بيان الفجر (ح: ۷۰۵) انيس

(۳) ولايصح الأذان للصلاة قبل وقتها إلا الصبح فيؤذن له (سبع الليل) شتاءً (بالتقريب) لا بالتحديد (ونصفه) أى نصف سبعه (صيفاً) بالتقريب

==

ومن الناس من لایعرف الفجر.(۱)

وقت فجر یا وقت ختم سحر کو ہم لوگ کیسے معلوم کریں؟

نیز ملاحظہ ہو:

ثم یظہر بیاض معترض لایشعر إدراکه بالعین لظهوره فهذا أول الوقت (۲). (إحیاء علوم الدین للغزالی: ۲/ ۲۹۰، دار الکتب العلمیة، بیروت)

(المستفتی: عبداللہ عفی عنہ۔۱۲/صفر ۱۴۲۵ھ)

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً و مسلماً

جس کام کا آدمی عادی ہوتا ہے، وہ اس کے لیے آسان ہوتا ہے، اور جس کی عادت نہیں ہوتی وہ اس کے لیے دشوار اور مشکل ہو جاتا ہے، چاند ہی کو دیکھ لیجیے، جو لوگ ہر مہینہ چاند دیکھنے کا اہتمام کرتے ہیں، ان کے لیے اس کی تلاش آسان ہے اور جو لوگ صرف عید کا چاند ڈھونڈنے کے لیے نکلتے ہیں، ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ چاند کو کہاں تلاش کیا جائے۔ یہی حال ہے صبح صادق کی پہچان کا بھی، صبح صادق کی جو علامتیں احادیث اور کتب فقہ میں بتلائی گئی ہیں، ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مدت تک صبح صادق کے کھلی فضا میں مشاہدہ کرنے کا اہتمام کریں گے تو انشاء اللہ آپ کے لیے بھی صبح صادق کی پہچان آسان ہو جائے گی، ورنہ سال کے کسی دن میں صبح صادق تلاش کرنے کی کوشش کریں گے تو ممکن ہے دشواری کا سامنا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری۔۴/ربیع الاول ۱۴۲۵ھ، الجواب صحیح: عباس داؤد بسم اللہ۔ (محمود الفتاویٰ: ۱/ ۴۱۲-۴۱۳)

== کمارواه کذلک بدون التقریب سعد القرظی عن فعله -صلی اللہ علیه وسلم- ولأن الغرض إیقاظ النوم لیتأهبوا للصلاة وهو یحصل بذلک وهذا ما صححه الرافعی. (الغرر البهیة فی شرح البهجة الوردیة، فصل فی بیان أذان والإقامة: ۱/ ۲۷۱. /کذا فی حاشیتی قلیوبی وعمیرة، فی فصل الأذان والإقامة: ۱/ ۱۴۸. انیس)

(۱) الجوهرة النیرة: ص ۱۷۵۔

(۲) (والعبارة بعدها) قال صلی اللہ علیه وسلم: لیس الصبح هکذا، وجمع بین کفیه وإنما الصبح هکذا ووضع إحدی سبابتیه علی الأخریٰ وفتحهما وأشار به إلی أنه معترض.

وقد یستدل علیه بالمنازل وذلک تقریب لاتحقیق فیه بل الإعتماد علی مشاهدة انتشار الابیاض عرضاً لأن قوماً ظنوا أن الصبح تطلع قبل الشمس بأربع منازل وهذا خطأ لأن ذلک هو الفجر الکاذب.

والذی ذکره المحققون أنه یتقدم علی الشمس بمنزلتین وهذا تقریب ولکن لااعتماد فإن بعض المنازل تطلع معترضة منحرفة فیقصر زمان طلوعها وبعضها منتصبة فیطول زمان طلوعها ویختلف ذلک فی البلد اختلافاً یطول ذکره. (احیاء علوم الدین، کتاب آداب السفر: ۲/ ۲۶۶-۲۶۷. انیس)

رسالہ ''صبح صادق'':

(اس رسالہ میں قرآن، حدیث، فقہ اور فلکیات قدیمہ وجدیدہ کے حوالجات اور جماعت علما کے مشاہدات سے ثابت کیا گیا ہے کہ اوقات نماز کے عام نقشوں اور جنتریوں میں صبح صادق اور عشا کے اوقات غلط ہیں)

خلاصۂ تحقیق:

(۱)　اس تحقیق میں مختلف حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پرانے نقشوں میں دیئے ہوئے صبح صادق کے وقت آفتاب افق سے، ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے، پھر کئی حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ۱۸/درجہ زیر افق پر صبح کاذب ہوتی ہے، اور صبح صادق ۱۵ درجہ زیر افق پر ہوتی ہے، ان مصنفین نے اس کی بھی تصریح کی ہے کہ انھوں نے یہ اصول بارہا مشاہدات کے بعد متعین کئے ہیں۔

(۲)　حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں گیارہ علما کے تین روز تک مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی خودنوشتہ روئیداد اور اس کے نتائج اس قدر واضح اور بدیہی ہیں کہ اس کے بعد شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ.(۱)

(۳)　یہ امر احادیث اور فقہ سے ثابت ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ صبح کاذب کی روشنی افق سے اوپر کو مستطیل ہوتی ہے اور صبح صادق معترض (شمالاً جنوباً پھیلنے والی) ہوتی ہے اور بقول بیرونی نصف دائرہ کی شکل بن جاتی ہے، اس معیار کو مدنظر رکھ کر ہر شخص مشاہدہ کر کے یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ پرانے نقشوں کے وقت پر ظاہر ہونے والی روشنی صبح کاذب ہے، کیونکہ یہ مستطیل ہوگی۔حضرت مفتی صاحب کی خودنوشتہ روئیداد کے مطابق بھی اس وقت ٹنڈو آدم اور کراچی میں طولانی روشنی نظر آئی۔

فلکیات قدیمہ میں بھی اس کی تصریح ہے کہ اس وقت ظاہر ہونے والی روشنی مستطیل ہوتی ہے، انہوں نے یہ فیصلہ رصدگاہ سے مشاہدات کے بعد کیا ہے، جب اس روشنی کے طول سے اس کا عرض زیادہ ہونے لگے گا، تب صبح صادق کی ابتدا ہوگی جس کا وقت میرے نقشے کے مطابق ہوگا، جیسا کہ ٹنڈو آدم کے مشاہدات میں ہوا۔

(۴)　اللہ تعالیٰ نے صبح صادق کی واضح علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ صبح کا سفید تاگہ سیاہ تاگے سے متمیز ہوجائے، یہ سفید اور سیاہ تاگے پرانے نقشوں کے وقت پر آپ کو کہیں نظر نہیں آئیں گے، ۱۵ درجہ زیر افق کے وقت صبح کی روشنی اور اس کے نیچے افق کی ظلمت کے مقام اتصال پر شمالاً جنوباً سفید اور سیاہ تاگے کی صورت نظر آتی ہے، مطلع صاف نہ ہو تو اس کا مشاہدہ ذرا اور بھی دیر سے ہوتا ہے۔

---

(۱)　سورة المرسلات: ۲۹. انیس

(۵) حدیث، فقہ اور لغت سے ثابت کیا گیا ہے کہ صبح صادق کی ابتدا میں قدرے سرخی کی آمیزش ہوتی ہے، پرانے نقشوں کے وقت پر آپ کو خالص سفیدی نظر آئے گی، سرخی کا احساس ۱۵ درجہ زیر افق سے قبل کسی حالت میں بھی نہیں ہوگا اور مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ۱۵ درجہ زیر افق سے بھی بعد ہوگا۔

(۶) حدیث، فقہ اور فلکیات کے حوالوں سے لکھا گیا ہے کہ صبح صادق سے کچھ قبل صبح کاذب کی روشنی ظاہر ہوتی ہے، جو صبح صادق تک باقی رہتی ہے، فقہ اور فلکیات میں یہ وضاحت بھی ہے کہ صبح صادق سے صرف تین درجہ پہلے صبح کاذب نظر آتی ہے۔ نیز یہ کہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے، پرانے نقشوں کے وقت سے قبل متصل آپ کو کوئی روشنی ہرگز نظر نہیں آئے گی، ماہرین فلکیات جدیدہ وقدیمہ سب اس پر متفق ہیں کہ اس وقت سے قبل متصل افق پر کوئی روشنی نہیں ہوتی، ٹنڈو آدم اور کراچی کے مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی روئیداد میں بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اس وقت افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں تھی، اس سے بھی ثابت ہوا کہ پرانے نقشوں میں صبح کاذب کے اوقات ہیں، اس وقت سے بہت پہلے رات کے مختلف حصوں میں مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں مختلف ناموں کی کئی قسم کی روشنیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وقت مذکور سے بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہیں، لہٰذا ان میں سے کسی پر بھی صبح کاذب کی مذکور تعریف صادق نہیں آتی، بعض مرتبہ کہکشاں وغیرہ سے اس وقت روشنی کے وجود کا مغالطہ ہوسکتا ہے، اس کی تفصیل عنوان ''غلط فہمی کے اسباب'' کے تحت مذکور ہے۔

(۷) مذکورہ بالا روشنیوں میں سے ایک روشنی ''زوڈیکل لائٹ'' کہلاتی ہے، اس سے متعلق جارج ایبل نے لکھا ہے کہ ''اسے بعض اوقات صبح کاذب بھی کہا جاتا ہے''، مگر بوجوہ ذیل اس روشنی کو اصطلاح شرع میں صبح کاذب کہنا صحیح نہیں۔

(۱) یہ صبح صادق تک باقی نہیں رہتی۔

(۲) یہ روشنی صبح صادق سے تین درجہ پہلے ظاہر ہونے کی بجائے بہت پہلے شروع ہوتی ہے، بلکہ تین درجہ سے بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہے۔

(۳) یہ روشنی سال بھر میں صرف دو ماہ تک نمودار رہتی ہے۔

علاوہ ازیں اس سے قطع نظر کہ ''زوڈیکل لائٹ'' کو شرعاً صبح کاذب قرار دینا صحیح ہے یا نہیں، مسئلہ زیر بحث کا صحیح حل اس فیصلہ پر موقوف ہے کہ پرانے نقشوں کے وقت پر ظاہر ہونے والی روشنی پر صبح صادق کی تعریف صادق آتی ہے یا کہ صبح کاذب کی، متقدمین کی تصریحات اور مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی روئیداد میں مکمل وضاحت کے علاوہ صبح صادق وکاذب کی مذکورہ بالا واضح علامات کو مدنظر رکھ کر ہر شخص جب چاہے مشاہدہ کر کے یہ قطعی فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ روشنی صبح کاذب ہے، صادق نہیں۔

امور بالا سے ثابت ہوا کہ پرانے نقشے قرآن، حدیث، فقہ، اجماع امت، لغت، فلکیات قدیمہ وجدیدہ اور مشاہدات کے خلاف ہیں۔

تنبیہ:

تحقیق مذکور پر یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ اس وقت افق اتنا روشن ہوجاتا ہے کہ ہر دیکھنے والا اسے دن سمجھتا ہے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ اسی لئے تو اس کو صبح صادق کہا جاتا ہے جس کو شریعت نے دن کے حکم میں قرار دیا ہے، اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس وقت سے قبل ہی روشنی تیز ہوجاتی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ روشنی میں کمی وبیشی امر نسبی ہے، شریعت نے اس کا اعتبار نہیں کیا، خوب سمجھ لیں کہ شرعاً صبح صادق کا مدار روشنی کی زیادتی پر نہیں، بلکہ اس کے طول و عرض پر ہے، روشنی خواہ کتنی ہی زیادہ ہوجائے مگر جب تک اس کے طول سے عرض زیادہ نہ ہوگا، یہ صبح کاذب ہے، اگر صبح کاذب کو دن سمجھنے کی غلطی عام نہ ہوتی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ''تمہیں فجر مستطیل دھوکہ نہ دے'' ارشاد نہ فرماتے۔
رشید احمد عفا اللہ عنہ۔ ۸/ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۴ ہجری۔

مزید:

(۱) صبح کاذب وصبح صادق کا جو معیار بندہ نے تحریر کیا ہے، بعینہ اس کے مطابق امداد الاحکام ج اول ص ۳۲۳ میں حضرت حکیم الامت اور مفتی عبدالکریم صاحب گمتھلوی رحمہما اللہ تعالیٰ کا فتویٰ اور ص ۳۰۹ میں مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ درج ہے۔ ص: ۳۰۹، میں سہو قلم سے کاذب کی بجائے صادق ہوگیا ہے۔

(۲) علماء عرب ومراکش سے مکاتبت کے بعد سن ۱۴۰۲ ہجری میں معلوم ہوا کہ مراکشی فلکیین کے ہاں بوقت صبح صادق ۱۸، ۱۹، اور ۲۰ زیر افق کے اقوال بھی ہیں، ان کے ابطال کے لئے بندہ کی سابق تحریر ہی کافی ہے، کسی جدید بحث کی حاجت نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہونے والی عام جنتریوں اور اوقات نماز کے نقشوں کو 'گرین وچ' کی ''شاہی رصدگاہ'' سے شائع ہونے والی کتاب ''ناٹیکل المینک'' سے مرتب کیا جاتا ہے، ان اوقات میں ایک وقت ''ایسٹرونو میکل ٹوائیلائٹ'' کہلاتا ہے۔ اس وقت آفتاب اُفق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے، قدیم وجدید ماہرین فلکیات اس پر متفق ہیں (۱) کہ اس وقت سے قبل مکمل اندھیرا ہوتا ہے جس میں قابل نظر چھوٹے سے چھوٹا ستارہ (پانچ میگنیٹیوڈ) بھی نظر آتا ہے، اس کے بعد متصل صبح کاذب شروع ہوتی ہے، قدیم علمائے ہیئت کے علاوہ فقہ اور فلکیات دونوں کے ماہر علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے کہ یہ صبح کاذب ہے اور صبح صادق اس سے تین درجات بعد میں ہوتی ہے۔ علامہ شامیؒ نے بھی کتاب الصلاۃ اور کتاب الصوم میں دو جگہ تحریر فرمایا ہے کہ صبح کاذب اور

(۱) تحققات قدیمہ وجدیدہ کی تفصیل آگے عنوان ''حوالجات'' کے تحت آرہی ہے۔

صبح صادق کے درمیان تین درجات کا فرق ہوتا ہے، مگر اوقات نماز مرتب کرنے والے حضرات کو یہ مغالطہ (۱) ہوا کہ انہوں نے ''ایسٹرونومیکل ٹوائیلائٹ'' (اٹھارہ درجہ زیر افق) کو صبح صادق سمجھ کر اس کے مطابق فجر اور عشا کے اوقات متعین کر دیئے، حالانکہ درحقیقت یہ وقت صبح کاذب کی ابتدا کا ہے، پوری دنیا کی مسلم اور متفق علیہ مذکورہ بالا حقیقت کا بندہ نے متعدد بار کئی روز تک بہت سے اہل تجربہ واہل بصیرت حضرات سے مشاہدہ بھی کروایا اور خود بھی متعدد اہل بصیرت حضرات (۲) کو ساتھ لے کر کئی بار مشاہدہ کیا۔ ایک دفعہ بحری جہاز کی دوربین بھی استعمال کی گئی، ہر دفعہ یہی ثابت ہوا کہ جنتریوں میں دیئے ہوئے وقت تک مکمل اندھیرا ہوتا ہے اور اس وقت صبح کاذب شروع ہوتی ہے، غروب شفق کے بکمال احتیاط مشاہدہ سے بھی تحقیق بالا کی تائید ہوئی، یہ مشاہدات کراچی کی پرآشوب فضا سے باہر جا کر کئے گئے ہیں، جس طرح فجر میں بیاض مستطیل معتبر نہیں، اسی طرح عشا (۳) میں بھی شفق ابیض مستطیل کا اعتبار نہیں، بلکہ شفق ابیض مستطیر غروب ہونے پر عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے، غرضیکہ جنتریوں میں صبح صادق کا جو وقت دیا گیا ہے وہ درحقیقت صبح کاذب کا وقت ہے، اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد میں ہوتی ہے، خط استوا کے مقام پر معتدل ایام میں صبح صادق صبح کاذب سے بارہ منٹ بعد میں ہوگی، اور عشا مستطیل سفید روشنی غروب ہونے سے بارہ منٹ قبل ہوگی، دوسرے مقامات میں اور دوسرے ایام میں اس سے بھی زیادہ فرق ہوتا ہے، چنانچہ کراچی میں صبح صادق نقشوں میں دیئے ہوئے اوقات سے مختلف موسموں میں ۱۴ تا ۱۹ منٹ بعد میں ہوتی ہے، دوسرے مقامات میں (جن کا عرض کراچی سے زیادہ ہے) اس سے بھی زیادہ فرق ہوگا، رمضان المبارک میں جنتریوں میں دیئے ہوئے وقت سے صرف دس منٹ کے بعد کراچی کی عام مساجد میں فجر کی جماعت قائم ہو جاتی ہے، یعنی رمضان میں نماز فجر وقت شروع ہونے سے قبل ہی پڑھ لی جاتی ہے، اور اذانیں تو تقریباً ہمیشہ ہی قبل از وقت ہوتی ہیں۔

اوقات نماز کے نقشے اور جنتریاں شائع کرنیوالے حضرات سے گذارش:

(۱) آئندہ اشاعت میں عشا اور فجر کے اوقات کی تصحیح کریں۔

(۲) کئی جنتریوں میں مختلف مقامات کے فرق وقت کی فہرست نظر سے گزری، یہ فرق وقت صرف طول البلد کے حساب سے ہوتا ہے، حالانکہ نصف النہار کے سوا باقی سب اوقات پر عرض البلد کا بھی اثر پڑتا ہے اور ایک عرض

(۱) متقدمین نے عمداً صبح کاذب کے اوقات کی تخریج کا معمول رکھا، تاکہ لوگ صبح صادق کے لئے تیار رہیں، اس کی تفصیل آگے عنوان ''صبح صادق سے متعلق مغالطہ کی وجوہ'' کے تحت آرہی ہے۔

(۲) حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم صدر دارالعلوم کراچی کی سرکردگی میں مشہور علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت کے مشاہدات کی روئیداد حضرت مفتی صاحب کے اپنے قلم سے آگے آرہی ہے۔

(۳) اس کے حوالجات بھی آگے آرہے ہیں۔ منہ

البلد کے اوقات دوسرے عرض البلد سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ لہذا آئندہ یا تو ایسی فہرست شائع ہی نہ کی جائے ورنہ کم از کم یہ تنبیہ ضرور کردی جائے کہ یہ فرق وقت صرف نصف النہار کا ہے۔ دوسرے اوقات کو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں، دوسرے اوقات کی تخریج کا قاعدہ الگ ہے۔

(۳) ایک جنتری میں "مظاہر حق" کے نقشے کو شیخ عبدالحق کی طرف منسوب کردیا ہے، حالانکہ یہ کتاب نواب قطب الدین کی ہے اور اس میں نقشہ منجم خیر اللہ کا ہے، پھر ناقل نے اس نقشے کے اوقات سمجھنے میں بھی غلطی کی ہے، چوتھی غلطی یہ کہ اس کو کراچی پر چسپاں کردیا ہے، حالانکہ یہ نقشہ دہلی کے لئے ہے، اسے کراچی یا کسی اور شہر پر چسپاں کرنا ہرگز صحیح نہیں۔

(۴) ہر جنتری پر یہ تنبیہ لکھنا لازم ہے کہ "سب اوقات میں تین چار منٹ کی احتیاط ضروری ہے"، اس لئے کہ یہ اوقات حسابی طریقے سے مرتب کئے جاتے ہیں، کسی مقام کے طول وعرض میں فرق کی بنا پر ان اوقات میں معمولی فرق پڑسکتا ہے، علاوہ ازیں ہر سال کے اوقات دوسرے سال کے اوقات سے قدرے مختلف ہوتے ہیں <u>اور پھر ہر چار سال کے بعد وہی پہلے اوقات لوٹ آتے ہیں، ہر سال کے اوقات میں اس معمولی فرق سے صرف نظر کئے بغیر کوئی دائمی نقشہ تیار نہیں کیا جاسکتا۔</u>

رشید احمد عفا اللہ عنہ از دار الافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی ۷/ربیع الاول سنہ ۱۳۸۹ھ۔

بندہ محمد شفیع دار العلوم کراچی۔ محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ۔ ولی حسن غفرلہ۔

حوالجات تحقیقات قدیمہ:

(۱) قال فی التصریح: إذ قد علم بالتجربة أن انحطاط الشمس أول الصبح الکاذب واٰخر الشفق ثمانیة عشر درجةً. (التصریح، ص:۶۹)

(۲) وفی حاشیة أبی الفضل محمد حفیظ اللّٰہ رحمه اللّٰہ علی التصریح: واعلم أن المراد من الانحطاط فی الجانبین انحطاط مرکز الشمس عن الأفق الشرقی أو الغربی وھو قدر ثمانیة عشر درجةً ویقطعه الفلک الأعظم فی ساعة وخمس ساعة وھذہ مجموع الصبحین الصادق والکاذب ومن ذلک المجموع خمس ساعة حصة الصبح الکاذب والساعة الواحدة حصة الصبح وأما بیان تفریقھا إلیھما ففی ذکرہ إطناب لایسعه الرسالة. (حاشیة التصریح:۶۹)

(۳) وفی شرح الچغمینی: وقد عرف بالتجربة أن أول الصبح واٰخر الشفق إنما یکون إذا کان انحطاط الشمس ثمانیة عشر جزءً ففی بلد یکون عرضه أقل من تمام المیل بثمانیة عشر جزءً یتصل الشفق بالصبح الکاذب إذا کانت الشمس فی المنقلب الصیفی. (شرح الچغمینی، ص:۱۷۵)

(۴) ونقل العلامة عبد الحلیم اللکنوی رحمه اللّٰہ تعالٰی فی حاشیته علٰی شرح الچغمینی عن

العلامة عبد العلي البرجندي رحمه الله تعالىٰ في شرح (قوله:إذاكان انحطاط الشمس ثمانية عشرجزءً):هذا هوالمشهورووقع في بعض كتب أبي ريحان أنه سبعة عشرجزءً وقيل أنه تسعة عشر جزءً وهذا في ابتداء الصبح الكاذب وأما في ابتداء الصبح الصادق فقد قيل إن انحطاط الشمس حينئذٍ خمسة عشرجزءً.والله تعالىٰ أعلم.(الإفادة الخطيرة شرح الملخص في الهيئة للچغميني:١٧٥)

(٥) قال البيروني: وذلک هوالفجروهو ثلاثة أنواع (ثم قال بعد ذكر الأنواع الثلاثة) وبحسب الحاجة إلى الفجرو الشفق رصد أصحاب هذه الصناعة أمره فحصلوا من قوانين وقته أن انحطاط الشمس تحت الأفق متىٰ كان ثمانية عشرجزءً كان ذلک وقت طلوع الفجرفي المشرق ووقت مغيب الشفق في المغرب ولما لم يكن شيئاً معيناً بالأول مختلطاً اختلف في هٰذا القانون فرآه بعضهم سبعة عشرجزءً .(القانون المسعودي لأبي ريحان البيروني:٩٤٩/٢)

(٦) قال المحقق الطوسي في الزبدة في الباب الرابع والعشرين بعد ذكرالأنواع الثلاثة من الفجرو الشفق:وقد علم با لرصد أن أول الفجروآخرالشفق يكون وقت انحطاط الشمس عن الأفق ثمان عشرة درجة من دائرة ارتفاعها.

وقال في تبصرته في الفصل التاسع من الباب الثالث:وقد عرف بالتجربة أن انحطاط الشمس عند طلوع أول الفجرثمانية عشرجزءً.

وقال في بيست باب: *نظیر درجۂ آفتاب رابرمقنطرہ ہجدہم درجۂ نہم ومرئی رانشان کنم، پس برافق غربی نہم ومرئی رانشان کنم ومیان ہردونشان بشمرم وبر پانژدہ قسمت کنم آنچہ بیروں آید ساعات مستوی باشدمیان طلوع صبح* (كاذب، شرح) *وطلوع آفتاب* (إلىٰ قوله) *واگرنظیر درجۂ غربی بود بیشتر از ہژدہ درجہ ہنوز صبح برنیامدہ باشدواگرکمتر از ہژدہ باشد صبح برآمدہ باشدواگر ہژدہ درجہ بوداول وقت طلوع صبح ہست*۔(بیست باب، للمحقق الطوسی، باب نہم)

(٧) إذا صارت الشمس قريبة من الأفق بقدرثمانية عشرجزءً (إلىٰ)يرى البياض الطويل في جانب المشرق هويسمىٰ بالصبح الكاذب كأن كون الأفق بعده مظلماً يكذب كونه نور الشمس و المنتشرفي الأفق بعده بزمان يسمىٰ بالصبح الصادق لكونه أصدق ظهوراً من الأول قيل ابتداء ه حين انحطاط الشمس خمسة عشرجزءً.(تحفة أولي الألباب شرح بيست باب للعلامة عبد الباقي الكتوازي)

(٨) اعلم أنه قد علم بالتجربة أن أول الصبح الكاذب إنما يكون إذاكان انحطاط الشمس من الأفق الشرقي ثمانية عشرجزءً .(شرح لِم برحاشية بيست باب)

(٩) ذكرالعلامة المرحوم الشيخ خليل الكاملي في حاشيته علىٰ رسالة الأسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق علي آفندي الداغستاني أن التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الأحمروالأبيض إنما هوبثلٰث درج.(ردالمحتار: ٣٣٢/١)

(۱۰) بدانکہ صبح دو باشد یکے کاذب کہ ہنگام انحطاط بر ہیژدہ درجہ از درجات دائرۃ ارتفاع مارہ بمرکز شمس سپیدی ضعیف و دراز و باریک بر اجزاء کثیفہ سطح مخروط ظل زمین مسمّٰی بلیل نمودار شود و اورا کاذب ازین جہت گویند کہ افق تکذیبش می کند کہ دراں حال مظلم باشد (إلٰـی قـولـه) و دوم صبح صادق و آں روشنی نہار در افق شرقی باشد ہنگام انحطاط آفتاب پانزدہ درجہ قـالـه البرجندی. (حـاشية مـالابدمنه، ص: ۲۹) اور شرح چغمینی کے حاشیہ سے بھی برجندی کی عبارت نقل کی جا چکی ہے، علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ اور فلکیات دونوں کے مسلم امام ہیں، فلکیات میں آپ کی کئی کتابیں ہیں، مثلاً: شـرح مـجسطی، شرح رسالة أسطرلاب للطوسی، شرح التذكرة النصيرية، حاشية شـرح چـغـمينی. (۱) فقہ میں آپ کی تصنیف شرح نقایہ بہت مشہور ہے، علامہ شامی، شیخ اسماعیل، نوح حموی، ابن نجیم اور فتال رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے مشہور فقہا آپ کی تحقیقات نقل فرماتے ہیں۔

خلاصۂ ترجمہ حوالجات تحقیقاتِ قدیمہ:

(۱) تجربہ سے بلا شبہ ثابت ہوا ہے کہ صبح کاذب کی ابتدا اور شفق کے آخر میں آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے۔ (التصريح، ص: ۶۹)

(۲) افق شرقی وغربی سے آفتاب کے مرکز کا انحطاط مراد ہے اور وہ اٹھارہ درجہ ہے، فلک اعظم اسے ایک گھنٹہ ۱۲ ر منٹ میں طے کرتا ہے اور یہ صبح صادق و کاذب دونوں کا مجموعہ ہے، اس مجموعہ میں سے ۱۲ ر منٹ صبح کاذب کا حصہ ہے اور ایک گھنٹہ صبح صادق کا حصہ ہے، اس تقسیم کی تفصیل میں تطویل ہے، جس کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں۔ (حاشية التصريح، ص: ۶۹)

(۳) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ صبح کی ابتدا اور شفق کی انتہا اس وقت ہوتی ہے آفتاب جب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے، لہٰذا جس شہر کا عرض تمام المیل سے اٹھارہ درجہ کم ہوگا، وہاں انقلاب صیفی (۲۲ر جون) کے وقت شفق صبح کاذب سے مل جائے گی۔ (شرح چغمينی، ص: ۱۷۵)

(۴) یہ (۱۸ ر درجہ زیر افق) صبح کاذب کی ابتدا ہے اور صبح صادق کی ابتدا کے بارے میں بلا شبہ کہا گیا ہے کہ اس وقت آفتاب پندرہ درجہ نیچے ہوتا ہے۔ (حاشية شرح چغمينی، ص: ۱۷۵)

(۵) ابوریحان بیرونی فجر کی تین قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ آفتاب جب اٹھارہ درجہ زیر افق ہوتا ہے، (۲) اس وقت فجر (کاذب) کی ابتدا اور شفق کی انتہا ہوتی ہے۔ (القانون المسعودی: ۲/ ۹۴۹)

(۱) الفوائد البهية فی تراجم الحنفية للعلامة عبدالحی اللكنوی، ص: ۱۵، وهدية العارفين لإسماعيل پاشا: ۱/ ۵۸۶.

(۲) بعض کو وہم ہوا ہے کہ بیرونی نے ۱۸ ر زیر افق کا جو معیار بنایا ہے، وہ فجر صادق سے متعلق ہے، اس کے بطلان پر شواہد ذیل ہیں:

ا۔ بیرونی نے پہلے فجر کی تعریف کی، پھر اس کی تین انواع بیان کیں، پھر ابتداء فجر کا معیار بتایا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فجر کی نوع اول یعنی فجر کاذب کا وقت ہے، یہ امر سیاق عبارت سے ظاہر ہونے کے علاوہ دوسرے فلکیین کے طرز تحریر۔۔۔ ==

(۶) محقق طوسی نے فجر اور شفق کی تین انواع بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ رصدگاہ سے مشاہدات اور تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ فجر کی ابتدا اور شفق کی انتہا اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے۔

(زبدہ، تبصرہ ۵، بیست باب)

(۷) جب آفتاب افق سے ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے، اس وقت مشرق کی طرف ایک لمبی روشنی نظر آتی ہے، وہ صبح کاذب کہلاتی ہے، اس سے کچھ وقت کے بعد افق میں پھیلنے والی روشنی کو صبح صادق کہا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کی ابتدا کے وقت آفتاب ۱۵/درجہ زیر افق ہوتا ہے۔ (تحفہ)

(۸) خوب سمجھ لیں کہ بلاشبہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ صبح کاذب کی ابتدا کے وقت آفتاب ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے۔

(شرح لِم بر حاشية بيست باب)

(۹) صبح صادق و کاذب اور شفق احمر و ابیض کے درمیان تین درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ (ردالمحتار: ۳۳۲/۱)

(۱۰) بوقت صبح کاذب آفتاب افق سے ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے اور بوقت صبح صادق ۱۵/درجہ۔

(حاشیہ مالابدمنہ: ۲۹- بحوالہ برجندی)

== ---کے بھی مطابق ہے، کیونکہ وہ ۱۸ْ زیر افق کو مطلق فجر سے تعبیر کر کے فجر کاذب مراد لیتے ہیں، فجر صادق کے بیان میں بیرونی کے قول ''وتنعقد به شروط العبادات'' سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تینوں انواع کا بیان ختم کرنے کے بعد جو ابتداء فجر کا معیار بیان کیا ہے، وہ فجر صادق کا ہے، اگر شروط العبادات کے پیش نظر معیار کا بیان مقصود ہوتا تو غروب شفقِ احمر کے درجات بھی بیان کرتے، بالخصوص جب کہ وہ اختلاف الأئمة فی اسم الشفق علىٰ أيهما يقع أوجب أن يتنبه لهما معاً، سے اس کے علم کی اہمیت بھی بیان کر چکے ہیں۔

(۲) بیرونی نے فجر صادق کی تعریف یوں کی ہے: منبسط فی عرض الأفق مستدير كنصف دائرةٍ، ۱۸ْ زیر افق کے وقت نصف دائرہ کی شکل ہرگز نظر نہیں آسکتی، جب چاہیں جہاں چاہیں مشاہدہ کر کے فیصلہ کریں، تمام فلکیین اس وقت ظاہر ہونے والی روشنی کو مستطیل بتاتے ہیں، اور گیارہ علما کے تین روز تک مشاہدات میں بھی یہ روشنی مستطیل ہی نظر آئی ہے، جیسا کہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خود نوشتہ روئیداد میں تحریر ہے۔

(۳) بیرونی کی عبارت بحسب الحاجة إلى الفجر والشفق رصد أصحاب هٰذه الصناعة أمره فحصلوا من قوانين وقته (إلىٰ قوله) اختلف فی هٰذا القانون فرآه بعضهم سبعة عشر جزءً، سے ثابت ہوا کہ وہ اپنا ذاتی مشاہدہ اور اس کی بنا پر خود کوئی فیصلہ نہیں لکھ رہے ہیں، بلکہ دوسرے فلکیین کے مشاہدات اور ان کے مختلف اقوال نقل کر رہے ہیں، اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ دوسرے تمام فلکیین اس کو فجر کاذب قرار دیتے ہیں۔

(۴) علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی سے ۱۷ْ زیر افق پر صبح کاذب کا قول نقل فرمایا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ انہوں نے بھی بیرونی کی اس عبارت کو صبح کاذب سے متعلق قرار دیا ہے، برجندی کی پوری عبارت صفحہ ۱۶۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) بیرونی کی عبارت مذکورہ سے ظاہراً اور ان کی کتاب ''تفہیم'' کی عبارت ''ثم يتلوه (الصبح الكاذب) الفجر الصادق معترضاً عليه منبسطاً فی الأفق'' میں ''معترضاً عليه'' سے صراحةً ثابت ہوا کہ بیرونی کے نزدیک بھی صبح صادق سے قبل متصلاً صبح کاذب کا وجود ضروری ہے، حالانکہ ۱۸ْ زیر افق سے قبل متصلاً باجماع فلکیات قدیمہ وجدیدہ کوئی روشنی نہیں ہوتی، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں گیارہ علما کے مشاہدات میں بھی اس سے قبل کوئی روشنی نظر نہیں آئی۔ منہ

تحقیقات جدیدہ:

(۱) ''معیار الاوقات'' اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے'' مصنفہ مولوی عبد الواسع صاحب پروفیسر دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ، متفقہ مجلس علما، منعقدہ محکمۂ صدارتِ عالیہ، سرکار عالی منظورہ بارگاہ خسروی جہاں پناہی حیدرآباد دکن'' اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کی صحت پر علما کی ایک ایسی مجلس کا اتفاق ہے جسے نواب حیدرآباد دکن نے متعین کیا تھا، پھر نواب صاحب نے اس کتاب کی تحقیقات کو منظور فرمایا، یہ کتاب کتب خانہ خاص ترقی انجمن اردو، اردو کالج کراچی میں موجود ہے، اس کے صفحہ ۱۴، ۱۵، ۲۵، ۲۸ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ صبح کاذب کے وقت آفتاب ۱۸/ درجہ اور صبح صادق کے وقت ۱۵/ درجہ نیچے ہوتا ہے۔

(۲) ایڈمرلٹی مینول آف نیوی گیشن: ۲/ ۱۳۷۔

(۳) بیسک ایرنیوی گیشن ڈرلز۔

(۴) ایسٹرونومیکل افیمیریز۔

(۵) ناٹیکل المینک۔

(۶) مراسلہ(۱) ڈائرکٹر ہائیڈروگرافی نیول ہیڈکوارٹرز حکومتِ پاکستان، کراچی۔

YDROGRAPHIC DIREOTORATE

NAVAL STAFF BRANCH
NAVAL HEADQURATERS
KARACHI

D.O.NO.HD/0102121　　30 October, 1970.

From:.　Captain S.R. Islam, P.N.
Director of Hydrography.

Dear sir!

Reference your letter dated 24.6.1970 and Mufti Rashid Ahmad's letter dated 7.10.1970.

The Nautical Almanac is a standard publication of the Royal Navy and 1st contents are extensively used for the computation of the rising and setting phenomena of the heavenly bodies and other astronomical information mainly connected with navigation. The accuracy of tables in the Nautical Almanac meets the problems indicated by you. From the nautical of 1970 the times of sunrise and twilight have been calculated to compare your computations. The results are as under:.

(۱) جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے اطمینان کی خاطر ان محکموں سے تصدیق کروائی گئی، ورنہ مجھے اس کی حاجت نہ تھی۔ رشید احمد

Place	date	Stated time of صبح صادق	calculated time when sun is 15° below horizon
Goth fakir			
(lat.25°46'N)	11.6.70	04hrs.19 min.	04 hrs. 20 min.
Long .68°40'E)		(Zone +5 hours)	(zone + 5hours)
Karachi			
(lat. 24°52.5'N)	20.6.1970.	04hrs.30 min.	04hrs.29min.
Long .67°2.5'E)	20.9.1970.	05hrs. 17 min.	05hrs. 18min.
	20.12.1970.	06hrs. 03min.	06hrs. 02min.

2 The calculated time as given above is based upon the following data given in the Nautical Almanac (page 258)and Admiralty manual of Navigation vo1.II (page 137) : .

Extra from Nautical Almanac 1970(page 258)

Basis of the tabulations .At sunrise and sunset 16' is allowed for semi_ diameter and 34' for horizontal refraction so that times given the sun's upper limb is on the visible horizon; all times refer to phenomena as seen from sea level with a clear horizon.

At the times given for the beginning and end of twilight, the sun's zenith distance is 96° for civil and 102° for nautical twilight. The degree of illumination at the times given for civil twilight (in good conditions and in the absence of other illumination) is such that the brightest stars are visible and the horizon is clearly defined. At the times given for nautical twilight the horizon is in general not visible, and it is too dark for observation.

Times corresponding to other depressions of the sun may be obtained by interpolation or, for depressions of more than 12° less reliably, by extrapolation; times so obtained will be subject to considerable uncertainty rear extreme conditions.

EXTRACT from Admiralty manual of Navigation Vole .II(Page 137)

Astronomical twilight .this is said to end or begin when the sun's centre is 18° below the horizon, at which moment absolute darkness is assumed to begin or end so for as the sun is concerned.

3. The times of صبح صادق or صبح کاذب and other requirements can be obtained from the above stated arguments according to the definitions of the terms.

4. A comparison of the times given by you for 22nd September and 22nd December 1970 indicates that they relate to Astronomical twilight (morning) when the sun is 18° below the horizon. For 22nd June 1970 the time given is a little earlier.

5. The chart of time supplied by you has also been compared and the times given for صبح صادق as well as sunrise generally tally with other times calculated from the Nautical Almanac for Astronomical twilight and sunrise respectively.

Yours sincerely

(S.R. ISLAM)
Captain Pakistan Navy

Molana Ehtishamul Haq Thanvi.
56, Jacob lines.
Karachi.

Copy to:. Mufti Rashid Ahmad.
Dwruliftae wal Irshad. Nazimabad
Karachi.

(۷) مراسلہ ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان بنام مولانا احتشام الحق تھانوی

PAKISTAN METEOROLOGICAL DEPARTMENT

Office of the Deputy Director, climatology, Hydrometeorology
Oceanography, University Road, Karachi.

Karachi

No. c1_11(7)/ 68   Dated the 18th September 1970.

To
Maulana Ehtishamul Haq Thanvi
56, Jacob lines,
Karachi.

Dear Sir!

Kindly refer to your letter dated the 21st June, 1970. Replies to the queries at the end of page 4 of the report received along with your letter, are given below seriatim:

1 We have no comments to offer.

2 The time for the beginning of morning astronomical twilight for

12th June is 4h 11m. The beginning of morning astronomical twilight is taken to be the time when the sun is 18° below horizon. We have no comments to offer on the timings in the different charts given, the timings of sub_he_sadiq for Karachi.

3 When the sun is 18° below horizon, all light from the sun is cut off.

4 This department has not undertaken any work on the determination of the timings of sub_he_sadiq according to the definition given in the 'note' at the end of page 4 of the Report enclosed with your letter. These timings can, however, be calculated for any location if the phenomena sub_he_sadiq is precisely defined with respect to the position of the sun below horizon. Without this, the calculation of the timings will not be possible and as you have yourself noticed, will be subject to the personal error of the observer.

Delay in the reply to your letter is deeply regretted.

Yours faithfully,

(T.H. SIDDIQUI) 18/9/1970
For DIRECTOR

(۸) خط از بندہ رشید احمد بنام ڈپٹی ڈائرکٹر محکمۂ موسمیات، حکومتِ پاکستان کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی جناب ڈپٹی ڈائرکٹر صاحب محکمۂ موسمیات، حکومتِ پاکستان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امور ذیل سے متعلق اپنے محکمہ کی تحقیق تحریر فرمائیں۔

(۱) کراچی کے عام نقشوں میں صبح صادق کے اوقات یہ ہیں، ۲۲/جون ۴/بج کر ۱۱/منٹ، ۲۲/ستمبر ۵/بج کر ۳/منٹ، ۲۲/دسمبر ۵ بج کر ۴۹ منٹ، اس وقت آفتاب افق سے کتنے درجہ نیچے ہوتا ہے؟

(۲) جب آفتاب افق سے ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے، اس وقت افق پر کسی قسم کی روشنی ہوتی ہے یا نہیں؟

(۳) کراچی کے لئے صبح صادق (۱۵/زیر افق) کے اوقات تحریر کریں۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد عفا اللہ عنہ

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی

۳/رجب ۱۳۹۰ھ۔ مطابق ۲/اکتوبر ۱۹۷۰ء

جواب خط از این،اے،قریشی ڈپٹی ڈائرکٹر محکمۂ موسمیات،حکومتِ پاکستان،کراچی۔

No. c1-11(17)/68/1667

PAKISTAN METROLOGICAL DEPARTMENT

OFFICE OF THE DEPUTY DIRECTOR

CLIMATOLOGY HYDROMETEOROLOGY & OCEANOGRAPHY

From: N.A. Qureshi

Deputy Director.

To: Mufti Rashid Ahmad

Daruliftae Wal Irshad

Nazimabad IV.Karachi _18.

Karachi, the 21at October, 1970.

Dear Sir!

Reference your letter dated 2.10.1970.

The replies to your queries are as follows seriatim:

1 The sum is approximately 18 degrees below the horizon at the times given on the dates specified.

2 When the sun is 18 degrees below the horizon all light from the sun is cut off.

3 The times, correct to the nearest half min., calculated for meteorological observatory at Karachi Airport (coordinates 24˚ 54' N & 67˚ 08'E) when the sun is 15˚below the horizon on dates specified are as follows:

22.06.1970:	04 hrs 29½ min.	W. P. S. T.
22.09.1970:	05 hrs 17 min.	W .P.S. T.
22.12.1970:	06hrs 4½ min.	W .P .S .T

Kindly acknowledge receipt.

Yours faithfully.

(N. A. Quresh)
Deputy Director.
Phone: 415549

خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈائرکٹر ہائیڈروگرافی نیول ہیڈکوارٹرز حکومتِ پاکستان، کراچی۔

اوقات ۱۵/درجہ زیر افق	اوقات رسالہ صبح صادق	تاریخ		مقام
۴ بج کر ۲۹، ۱/۲ منٹ	۴ بج کر ۳۰ منٹ	20.6.70		کراچی
۵ بج کر ۱۸ منٹ	۵ بج کر ۱۷ منٹ	20.9.70	24'52.5	عرض البلد
۶ بج کر ۲ منٹ	۶ بج کر ۳ منٹ	20.12.70	67.2.5	طول البلد

صبح کے وقت جب آفتاب ۱۸/درجہ زیر افق ہوتا ہے، اس وقت مکمل اندھیرے کا اختتام اور شام کے وقت ۱۸/درجہ پر مکمل اندھیرے کی ابتدا ہوتی ہے۔

۲۲/ستمبر اور ۲۲/دسمبر کے دیئے ہوئے وقت میں آفتاب ۱۸/درجہ زیر افق ہوتا ہے اور ۲۲/جون کا وقت اس سے بھی کچھ پہلے ہے۔

آپ کے بھیجے ہوئے (پرانے) نقشے میں صبح صادق کا دیا ہوا وقت ۱۸/درجہ زیر افق کے مطابق ہے۔

دستخط ایس، آر، اسلام کیپٹن پاکستان نیوی

خط بنام ــــــ مولانا احتشام الحق تھانوی ۵۶/جیکب لائنس، کراچی

خط کی نقل بھیجی گئی بنام ـــ مفتی رشید احمد دارالافتا والارشاد ناظم آباد کراچی

خلاصۂ ترجمہ مراسلہ ڈائرکٹر محکمۂ موسمیات، حکومتِ پاکستان کراچی۔

(۱) ۱۲/جون کو ایسٹرونومیکل ٹوائیلائٹ ۴/بج کر ۱۱/منٹ پر شروع ہوتی ہے (جیسے مروجہ نقشوں میں ہے) اس وقت آفتاب افق سے ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے۔

(۲) جب آفتاب ۱۸/درجہ زیر افق ہوتا ہے، اس وقت آفتاب کی ہر قسم کی روشنی افق سے منقطع ہوتی ہے۔ دستخط ٹی، ایچ، صدیقی برائے ڈائرکٹر۔

خلاصۂ ترجمہ مراسلہ ڈپٹی ڈائرکٹر محکمۂ موسمیات، حکومتِ پاکستان، کراچی۔

(۱) آپ نے جن تاریخوں کے جو اوقات لکھے ہیں، اس وقت آفتاب ۱۸/درجہ افق سے نیچے ہوتا ہے۔

(۲) جب آفتاب افق سے ۱۸/درجہ نیچے ہوتا ہے، اس وقت اس کی روشنی بالکل منقطع ہوتی ہے۔

(۳) ۲۲/جون ۱۹۷۰ء　۴/بج کر ۲۹-۱/۲/منٹ

۲۲/ستمبر ۱۹۷۰ء　۵ بج کر ۱۷/منٹ

۲۲/دسمبر ۱۹۷۰ء　۶/بج کر ۴-۱/۲/منٹ

دستخط این، اے، قریشی ڈپٹی ڈائرکٹر　　فون نمبر:۔ ۴۱۵۵۴۹

حوالجات متعلقہ وقت عشا:

قال الإمام الطحاوی رحمه اللّٰه تعالٰی: وكان النظر فی ذلک عندنا أنهم قد أجمعوا أن الحمرة التی قبل البياض من وقتها وإنما اختلافهم فی البياض الذی بعده. فقال بعضهم حكمه حكم الحمرة وقال بعضهم حكمه خلاف حكم الحمرة، فنظرنا فی ذلک فرأينا الفجر يكون قبله حمرة ثم يتلوها بياض الفجر فكانت الحمرة والبياض فی ذلک وقتًا لصلٰوة واحدة وهو الفجر فإذا خرجا خرج وقتها فالنظر علٰى ذلک أن يكون البياض و الحمرة فی المغرب أيضاً وقتا لصلٰوة واحدة وحكمهما حكم واحد إذا خرجا خرج وقت الصلٰوة اللذان هما وقت لها. (شرح معانی الآثار، ص: ٧٦، ج: ١)

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ جس قسم کی بیاض فجر میں معتبر ہے، عشا میں بھی اسی کا اعتبار ہوگا۔

وقال الإمام الكاسانی رحمه اللّٰه تعالٰی فی بيان أول وقت العشاء: ولأبی حنيفة رحمه اللّٰه تعالٰی النص والا ستدلال. أما النص فقوله تعالٰی: "أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ" جعل الغسق غاية لوقت المغرب ولا غسق ما بقی النور المعترض. وروی عن عمرو بن العاص رضی اللّٰه تعالٰی عنه أنه قال: آخر وقت المغرب مالم يسقط نور الشفق وبياضه والمعترض نوره.

وفی حديث أبی هريرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه: وإن اٰخر وقت المغرب حين يسود الأفق وإنما يسود بإخفائها بالظلام (إلٰى قوله) وأما الفقهی فهو أن صلاتين يؤديان فی أثر الشمس وهو المغرب مع الفجر، الخ. (بدائع الصنائع، ص: ١٢٤، ج: ١)

"النور المعترض" اور "حين يسود الأفق" کے الفاظ صریح نص ہیں کہ شفق ابیض سے ابیض معترض مراد ہے، اس کے بعد دلیل فقہی میں بھی مغرب اور فجر دونوں کو اثر شمس میں جمع کرنے سے ثابت ہوا کہ فجر کی طرح مغرب میں بھی بیاض مستطیل معتبر نہیں۔

وقال العلامة حسام الدين الحسين بن علی رحمه اللّٰه تعالٰی: إن المغرب بمنزلة الفجر ثم البياض المعترض فی باب الفجر فی حكم الحمرة فليكن كذلک فی مسئلتنا هذه. (النهاية علٰى هامش الهداية، ص: ٨٢، ج: ١)

وقال الشيخ الأنور رحمه اللّٰه تعالٰی: ولنا ما عند الترمذی رحمه اللّٰه تعالٰی حتی يسود الأفق و ليس هذا السواد إلا بعد البياض فالتحقيق فيه عندی أن الشفق من الإشفاق والشفقة هی الرقة فهو أمر بين البياض الناصع والحمرة القانية، واعلم أن الوقت فی اليوم الواحد من انبلاج الصبح الصادق إلٰى طلوع الشمس يكون كما بين غروبها وغروب الشفق الأبيض فی ذلک اليوم كذا حققه الرياضيون. (فيض الباری، ص: ١٣١، ج: ٢)

اس عبارت میں تین بار اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے، اولاً حتی یسود الأفق سے بیاض معترض غروب ہوتے ہی افق پر ظلمت چھاجاتی ہے، ثانیاً شفق کی تعریف ''فهو أمر بين البياض الناصع والحمرة القانية'' سے، یہ کیفیت بیاض معترض میں ہوتی ہے، بیاض مستطیل ناصع ہوتی ہے۔ مغرب کی طرف بیاض معترض کی طرح مشرق کی طرف صبح صادق کی بیاض میں بھی سرخی کی جھلک ہوتی ہے۔ کما سيأتي إن شاء الله تعالىٰ، ثالثاً آخر میں بالکل تصریح فرمارہے ہیں کہ فجر اور مغرب کا وقت برابر ہوتا ہے۔

وفي إعلاء السنن: أن الحمرة والبياض الباديين في الأفق بعد غروب الشمس كلاهما نظير البياض والحمرة الباديين قبل طلوع الشمس لكون كليهما من آثار أشعتها فمدة ما بين غروب الشمس إلىٰ غيبوبة بياض الشفق هي المدة ما بين ظهور بياض الفجر إلىٰ طلوع الشمس سواء بسواء كما صرح به أصحاب الرياضي والهيئة، قال في حاشية شرح الچغميني: الشفق والفجر هما متشابهان شكلاً ومتقابلان وضعاً إذ الفجر يبدو من بياض ضعيف مستطيل ثم ببياض عريض ثم حمرة والشفق يبدو بعد الغروب من حمرة ثم بياض عريض ثم بياض مستطيل، الخ. ولعلك تفطنت من هذا الكلام أن الشفق الأبيض أيضاً مثل الفجر اثنان بياض مستطير عريض و بياض ضعيف مستطيل فكما أن المعتبر في الفجر هو البياض العريض كذلك في الشفق المعتبر هذا لا البياض المستطيل. (إعلاء السنن، ص: ۹، ج: ۲)

ونقل العلامة العثماني رحمه الله تعالىٰ أيضاً عن إعلاء السنن ما قدمنا من عبارته. (فتح الملهم، ص: ۱۹۵، ج: ۲)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں علما کی جماعت کے مشاہدات:

جون ۱۹۷۰ء میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم صدر دارالعلوم کراچی کی سرکردگی میں مشہور علما کی ایک جماعت نے صرف مشاہدات کے لئے ٹنڈوآدم سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر شمال مشرق میں واقع مدرسہ محمدیہ (طول ۶۸ر۴۰ ٔعرض ۲۵ر۴۶ ٔ) تک سفر کیا، حضرت مفتی صاحب نے مشاہدات کی روئیداد خود اپنے قلم سے تحریر فرمائی، جس پر دوسرے حضرات نے بھی دستخط کئے۔ ذیل میں اس روئیداد کے ضروری اقتباسات دیئے جاتے ہیں۔

اسماء شرکاء سفر:

(۱)	مولانا مفتی رشید احمد صاحب	دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
(۲)	مولانا مفتی محی الدین صاحب	مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ مشرقی پاکستان

(۳)	مولانا مفتی ولی حسن صاحب	مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی
(۴)	مولانا عاشق الٰہی صاحب	مدرس دار العلوم کراچی
(۵)	مولانا محمد رفیع صاحب	مدرس دار العلوم کراچی
(۶)	مولانا محمد تقی صاحب	// //
(۷)	مولانا محمد علی صاحب	// //
(۸)	جناب کلیم صاحب	لیکچرار شعبۂ تاریخ اسلام کراچی یونیورسٹی
(۹)	احقر محمد شفیع	(صدر دار العلوم کراچی)

مقامی علما میں سے مندرجہ ذیل حضرات مشاہدات میں شریک رہے۔

(۱۰)	مولوی محمد صدیق صاحب (فقیر منٹھار)	مہتمم مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم
(۱۱)	مولوی عبد الواحد صاحب	مدرس مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم

۱۱/ جون:

پھر ایک روشنی عرضاً پھیلنے والی افق کے اوپر شروع ہوئی، روشنی کا پورا تبیّن جس پر سب دیکھنے والوں نے اتفاق کیا وہ تو ۴/۱۹ پر تھا، اس روشنی کے اس سے کچھ پہلے ہونے کا بھی بعض کو شبہ رہا۔

۱۲/ جون:

صبح کو تقریباً ۳-۱/۲ بجے میدان میں سب حضرات پہنچ گئے، اس وقت افق مشرق پر کسی قسم کی روشنی نہیں تھی، ٹھیک چار بجے افق پر مخروطی شکل کی طولانی روشنی نمودار ہوئی جس کو سب نے دیکھ کر صبح کاذب قرار دیا اور اس کے سترہ منٹ بعد یعنی ۴/۱۷ پر صبح صادق واضح طور پر مشاہدہ کی گئی اس پر سب کا اتفاق رہا۔

طلوع آفتاب ۵/۳۲ پر ہوا۔

۱۳/ جون:

آج کراچی میں کورنگی سوکواٹر کے قریب مشرقی ساحل سمندر پر جاکر مشاہدہ کی کوشش کی گئی جس میں مفتی رشید احمد صاحب، مولانا محی الدین صاحب، مولانا عاشق الٰہی صاحب، مولوی محمد علی صاحب، مولانا محمد رفیع صاحب اور احقر محمد شفیع شامل تھے۔

اتنا سب نے محسوس کیا کہ ۴/۱۱ جو وقت صبح صادق قدیم نقشوں میں آج کی تاریخ کا لکھا ہوا ہے اس وقت کسی قسم کی روشنی افق پر نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ روشنی جس کو صبح کاذب کہا جا سکتا ہے شروع ہوئی۔ پھر اسکے بعد وہ روشنی جس کو صبح

کاذب کہا جاسکتا ہے شروع ہوئی۔ پھر اسکے بعد صبح صادق کی معترضاً پھیلنے والی روشنی سامنے آئی۔

محمد شفیع ۷/۴/۱۳۹۰ھ۔

رشید احمد عفا اللہ عنہ	ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ	محمد عاشق الٰہی
محمد رفیع عثمانی	محمد تقی	عبدہ محی الدین عفاعنہ

نتائج:

کراچی کے مشاہدہ کا نتیجہ ایسا عام فہم ہے کہ اس سے متعلق کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں اور ٹنڈو آدم کے مشاہدہ کے نتائج پر اہل فن غور کریں گے تو ثابت ہوگا کہ وہاں بندہ کی تحقیق کے عین مطابق صبح کاذب ۱۸°/زیر افق اور صبح صادق ۱۵° زیر افق کے وقت پر ہوئی اور عوام اس کی تصدیق کرسکتے ہیں کہ تاریخوں میں کراچی کے اوقات پرانے نقشوں میں یوں دیئے ہیں۔

	صبح صادق	طلوع
۱۱/جون	۴ بجکر ۱۲ منٹ	۵ بجکر ۴۱ منٹ
۱۲جون	۴ بجکر ۱۱ منٹ	۵ بجکر ۴۱ منٹ

ٹنڈو آدم میں طلوع، کراچی سے ۹ منٹ قبل ۵ بج کر ۳۲ منٹ پر ہوا تو، صبح صادق اور صبح کاذب بھی تقریباً ۹ منٹ بلکہ بروئے حساب ۱۰، ۱۱ منٹ قبل ہونی چاہئے، حالانکہ وہاں صبح صادق کراچی کے وقت سے ۱۲ جون میں ۶ منٹ بعد ۴ بجکر ۱۷ منٹ پر ہوئی اور ۱۱ جون میں ۷ منٹ بعد ۴ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوئی۔ البتہ صبح کاذب ۱۱ منٹ پر ہوئی۔ اس سے ہر ادنیٰ فہم رکھنے والا شخص بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ کراچی کے قدیم نقشوں میں صبح کے عنوان کے تحت دیئے ہوئے اوقات درحقیقت صبح صادق کے نہیں بلکہ یہ اوقات صبح کاذب کے ہیں۔

مشاہدات مذکورہ کی بناء پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم نے ایک سوال کے جواب میں مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر فرمایا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صدر دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ۳۶/۳۶۰ :

حامداً ومصلیاً

اتنی بات تو یقینی ہوگئی ہے کہ نقشوں اور جنتریوں میں جو وقت صبح صادق کا لکھا ہے وہ صبح صادق کا اصلی وقت نہیں ہے، بلکہ غالباً صبح کاذب کا وقت ہے جو انتہاء سحر کے لئے احتیاطاً لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد بھی کچھ وقت رہتا ہے جس

کی مقدار ہر جگہ ۱۲ منٹ ہی نہیں بلکہ ہر موسم اور ہر علاقہ میں تفاوت کی نوعیت الگ ہے لہذا نقشوں کے مطابق فوراً اذان دیکر مرد یا عورتوں کا نماز پڑھ لینا درست نہیں۔ نقشوں کے وقت سے بیس منٹ بعد فجر کی اذان دینے اور اس کے بعد نماز فجر پڑھنے سے ہر موسم میں بلاشبہ نماز صحیح ہو جائیگی، لہذا اس پر عمل کیا جائے۔

مہر دارالافتاء دارالعلوم کراچی۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ دارالعلوم کراچی ۱۴۔۲۸/۱۱/۱۳۹۰ھ

اقتباسات فیصلہ مجلس تحقیق، منعقدہ دارالعلوم کراچی ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ:

اس مجلس میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کے رسالہ صبح صادق کے دلائل پر غور کیا گیا اور متعلقہ کتب کی مراجعت کی گئی نیز مسئلہ کی تحقیق اور مشاہدات کے لئے ٹنڈو آدم کا جو سفر کیا گیا تھا اس کے نتائج زیر غور آئے۔ بحث وتمحیص کے بعد مندرجہ ذیل باتیں پایۂ ثبوت کو پہنچ گئیں۔

مسئلہ کے زیر غور آنے کے بعد متفرق ایام میں جتنے مشاہدات کئے گئے ان میں سے کسی میں بھی مروجہ جنتریوں کے مطابق صبح صادق نہیں ہوئی بلکہ اس کے بعد ہوئی۔

ان سب امور سے ثابت ہوتا ہے کہ مروجہ جنتریوں میں صبح صادق کے نام سے جو وقت لکھا گیا ہے وہ درحقیقت صبح کاذب کا ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے صبح صادق کے جو اوقات نکالے ہیں انکا مقابلہ ٹنڈو آدم کے مشاہدات سے کیا گیا فرق ایک منٹ کا تھا۔

بہر کیف مذکورہ بالا تحقیق سے ہمیں بھی یہ ظن غالب ہوتا ہے کہ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے حسابی طریقہ سے جو اوقات نکالے ہیں، وہ درست ہیں۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ۔ ۱۴/ذی قعدہ سنہ ۱۳۹۲ ہجری

محمد شفیع　رشید احمد عفا اللہ عنہ　محمد عاشق الٰہی　محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

مشاہدہ میں غلط فہمی کے اسباب:

(۱) وسط اگست تا وسط اکتوبر میں مشرق کی طرف صبح کاذب سے کافی پہلے زوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ روشنی مغرب کی طرف وسط فروری تا وسط اپریل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جارج ایبل نے اپنی کتاب ''ایکس پلوریشن آف دی یونیورس'' مطبوعہ ۱۹۶۴ء میں زوڈیکل لائٹ سے متعلق لکھا ہے کہ اسے بعض اوقات صبح کاذب بھی کہا جاتا ہے اس سے یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ اس کے بعد ظاہر ہونے والی ایسٹرونومیکل ٹوائیلاٹ صبح صادق ہوگی، لہذا خوب سمجھ لیں کہ اصطلاح شریعت میں ابتداء صبح میں افق سے کافی بلندی پر نمودار ہونے والی

مستطیل روشنی کو صبح کاذب کہا جاتا ہے۔ پھر یہی روشنی جب نیچے اتر کر عرضاً پھیلتی ہے، اور طول سے عرض زیادہ ہوجاتا ہے اور اس میں کچھ سرخی کی جھلک آجاتی ہے تو اسے صبح صادق کہا جاتا ہے۔

عن سمرة بن جندب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم:لا یغرنکم أذان بلال ولا بیاض الأفق المستطیل هکذ احتی یستطیرهکذا.(رواه مسلم)(۱)

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم:" لیس أن یقول الفجرأوالصبح وقال بأصابعه ورفعها إلیٰ فوق وطأطأ إلیٰ أسفل حتی یقول هکذا وقال زهیر: بسبابتیه إحدٰیهما فوق الأخری ثم مدهما عن یمینه وعن شماله.(رواه البخاری)(۲)

قوله(وطأطأ):أی خفض أصبعیه إلیٰ أسفل وهذا هو الإشارة إلیٰ کیفیة الصبح الصادق.(عمدة القاری،ص:۱۳۵،ج:۵)(۳)

الفجر الصادق یطلع معترضاً ثم یعم الأفق ذاهباً یمیناً وشمالاً بخلاف الفجر الکاذب وهو الذی تسمیه العرب ذنب السرحان فإنه یظهرفی أعلی السماء ثم ینخفض وإلیٰ ذلک أشار بقوله رفع وطأطأ رأسه.(فتح الباری:۲/۸۷)(۴)

وفی حدیث طلق بن علی:وکلوا واشربوا حتی یعترض لکم الأحمر،أخرجه ابن أبی شیبة وأحمد وأبوداؤد والترمذی وحسنه،وأخرج أحمد:لیس الفجرالمستطیل فی الأفق ولکنه المعترض الأحمر.(الدرالمنثور،ص:۲۰۰،ج:۱،ابن کثیر،ص:۲۲۲،ج:۱)(۵)

قال الخطابی:معنی الأحمرههنا أن یستبطن البیاض المعترض أوائل حمرة. (فتح الملهم،ص:۱۱۹،ج:۳)(۶)

وماروی عن الخلیل:أنه قال:رأیت البیاض بمکة شرفها اللّٰہ تعالیٰ فما ذهب إلا بعد نصف اللیل محمول علیٰ بیاض الجو وذلک یغیب اٰخراللیل وأما بیاض الشفق وهورقیق الحمرة فلا یتأخرعنها إلا قلیلا قدرما یتأخرطلوع الحمرة عن البیاض فی الفجر.(زیلعی،ص:۸۱،ج:۱)

---

(۱) الصحیح لمسلم، باب بیان أن الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر،کتاب الصوم(ح:۱۰۹۴/۲۵۴۶)/سنن أبی داؤد،باب وقت السحور(ح:۲۳۴۶)/سنن الترمذی، باب ماجاء فی بیان الفجر(ح:۷۰۵)انیس

(۲) الصحیح للبخاری کتاب الأذان،باب الأذان قبل الفجر (ح:۵۹۶)انیس

(۳) کتاب الأذان،باب الأذان قبل الفجر(ح:۵۹۶) انیس

(۴) کتاب الأذان،باب الأذان قبل الفجر (ح:۵۹۶)انیس

(۵) مسندالإمام احمد،مسندالعشرةالمبشرة،مسندالمدنیین،حدیث طلق بن علی (ح:۹۵۴۸)انیس

(۶) تحفةالأحوذی شرح سنن الترمذی کتاب الصوم،باب ماجاء فی بیان الفجر (ح:۷۰۵)انیس

والصبح ماجمع بیاضًا وحمرة. (المغنی لابن قدامة، ص: ۳۸۵ ج: ۱)

قال الأزهری: ولون الصبح الصادق یضرب إلی الحمرة قلیلاً کأنها لون الشفق الأول فی أول اللیل. (لسان العرب)(۱)

قال فی التصریح: فیری الضوء مرتفعاً عن الأفق مستطیلاً ویری مابینه وبین الأفق مظلماً و هو الصبح الکاذب لکذبه فی الإخبار عن قرب الشمس لأن الأفق بعد مظلم.

وفی الحاشیة: (قوله لکذبه) واندفع به ما قیل سمی بذلک لأنه یعقبه ظلمة یکذبه فإنه إذا طلع الصبح الثانی انعدم ضوء الصبح الأول وجه الاندفاع أنه لایعقبه ظلمة بل یخفی عن البصر لضعفه وغلبة الضوء الشدید الطاری علیه کما یخفی ضیاء المشاعل والکواکب فی ضوء الشمس، اه، مولانا أبوالفضل محمد حفیظ اللّٰہ. (التصریح، ص: ۶۹)

یسمی بالصبح الکاذب کأن یکون الأفق بعد مظلم یکذب کونه نور الشمس. (شرح الچغمینی، ص: ۱۷۵)

والنوع الثانی منبسط فی عرض الأفق مستدیر کنصف دائرة یضیء به العالم فینشر له الحیوانات والناس للعادات وتنعقد به شروط العبادات. (القانون المسعودی لأبی ریحان البیرونی، ص: ۹۴۹، ج: ۲)

فأما بیاض الصبح الصادق فهو بیاض مستدیر فی الأفق. (تفسیر کبیر، ص: ۲۰۳، ج: ۲)

یہ امر علماء ہیئت کی تصریحات کے علاوہ مشاہدات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ۱۸ زیر افق پر مستطیل روشنی ظاہر ہوتی ہے، جس میں سرخی کی ذرا بھی آمیزش نہیں ہوتی۔ عرضاً پھیلنے والی صبح صادق ۱۵ زیر افق پر ہوتی ہے، درحقیقت عرفی دن طلوع شمس سے شروع ہوتا ہے، مگر شریعت نے زمین پر شعاع شمس کے ظہور کو بھی حکماً دن قرار دیا ہے اور ۱۵ زیر افق سے قبل شعاع شمس کا زمین پر قطعاً ظہور نہیں ہوتا، اس لئے یہ صبح کاذب ہے جو عرف کے مطابق شرعاً بھی رات میں داخل ہے، شعاع شمس کے صرف فلک پر ظہور کو شریعت نے دن کا حکم نہیں دیا، ورنہ صبح کاذب بھی دن میں شمار ہوتی۔

غرضیکہ زوڈیکل کا اصطلاح شریعت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ قوس قزح کی طرح ایک انعکاسی روشنی ہے جو سال بھر میں صرف دو ماہ وسط اگست تا وسط اکتوبر میں بعض مقامات پر نمودار ہوتی ہے اور ایسٹرونومیکل ٹوئیلائٹ سے کافی پہلے بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اردرا، گگن شین لائٹ اور دوسری کئی قسم کی روشنیاں مختلف زمانوں میں مختلف مقامات پر مختلف سمتوں میں رات کے مختلف حصوں میں نمودار ہوتی رہتی ہیں، جن کا صبح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

---

(۱)　لسان العرب حرف الصاد، صبح، ص: ۱۹۲، دار صادر، بیروت. انیس

ملاحظہ ہو! ایکس پلوریشن آف دی یونیورس تصنیف جارج ایبل مطبوع ۱۹۶۴ء ص ۳۱۵ وص ۳۳۸، دی پان آف ایسٹرونومی تصنیف جیمس میوریڈن ایف، آر، اے ایس، طبع ۱۹۶۴ء ص ۱۶۹، دی ایلیمنٹس آف ایسٹرونومی تصنیف ایڈورڈ آرتھر فیتھ طبع ۱۹۵۵ء ص ۲۱۲۔

خلیل کی طرح بعض دیگر حضرات کو بھی زوڈیکل لائٹ اور کہکشاں کو صبح کاذب سمجھنے کا مغالطہ لگا ہے جس پر اہل تحقیق نے تردید فرمائی ہے، چنانچہ علامہ خطاب مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال فی الذخیرة: وكثير من الفقهاء لا يعرف حقيقة هذا الفجر ويعتقد أنه عام الوجود فی سائر الأزمنة وهو خاص ببعض الشتاء وسبب ذلك أنه المجرة فمتى كان الفجر بالبلدة ونحوها طلعت المجرة قبل الفجر وهی بیضاء فیعتقد أنها الفجر فإذا باینت الأفق ظهر من تحتها الظلام ثم یطلع الفجر بعد ذلک وأما فی غیر الشتاء فتطلع المجرة أول اللیل أو نصفه فلا یطلع اٰخر اللیل إلا الفجر الحقیقی انتهٰی ونازعه غیره فی ذلک وقال إنه مستمر فی جمیع الأزمنة وهو الظاهر. (مواهب الجلیل شرح مختصر خلیل، ص: ۳۹۹، ج: ۱)

وقال العلامة ابن حجر الهیتمی الشافعی رحمه اللّٰه تعالٰی فی تحفة المحتاج بشرح المنهاج:

ونقل الأصبحی إبراهیم أن بعضهم ذکر أنه یذهب بعد طلوعه ویعود مکانه لیلا وأن أباجعفر البصری بعد أن عرفه بأنه عند بقاء ساعتین یطلع مستطیلاً إلٰی نحو ربع السماء کأنه عمود و ربما لم یر إذا کان الجو کدرًا صیفًا أعلاه دقیق وأسفله واسع وتحته سواد ثم بیاض ثم یظهر ضوء یغشی ذلک کله ثم یعترض رده بأنه رصده نحو خمسین سنة فلم یره غاب وإنما ینحدر لیلتقی مع المعترض فی السواد ویصیران فجرًا واحد وزعم غیبته ثم عوده وهم أوراٰه یختلف باختلاف الفصول فظنه یذهب وبعض الموقتین یقول هو المجرة إذا کان الفجر بالسعود ویلزمه أنه لایوجد إلا نحو شهرین فی السنة، آه.

قال الشیخ عبد الحمید الشروانی فی حاشیته علٰی تحفة المحتاج (قوله بالسعود) منزل للقمر کُرُدِیٌّ عبارة القاموس وسعود النجوم عشرة سعد بلع وسعد الأخبیة وسعد الذابح و سعد السعود وهذه الأربعة من منازل القمر ثم قال بعد ذکر البقیة وهذه الستة لیست من المنازل کل منها کوکبان بینهما نحو ذراع، آه. (تحفة المحتاج فی شرح المنهاج، ص: ۴۲۷، ج: ۱)

وعلامہ شیرازی در تحفۂ شاہی می آرد وجہ تسمیہ اش بصبح صادق آنست کہ روشنیش از اول صادق تر ست نہ ازیں جہت کہ سیاہی طاری بر صبح اول مکذب می شود نہ بر ثانی زیرا نکہ صحیح آنست کہ روشنی اول معدوم نمی شود بلکہ روشنی ثانی مغلوب و مخفی می گردد مثل روشنی چراغ پیش پرتو آفتاب۔ (حاشیہ مالابدمنہ: ۲۹)

عبارات بالا سے ثابت ہوا کہ جن حضرات نے صبح کاذب کے بعد پھر مکمل اندھیرا ہو جانے کا قول کیا ہے انھیں زوڈیکل لائٹ یا کہکشاں سے مغالطہ ہوا ہے، یا ان کا مقصد یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی میں صبح کاذب غائب ہو جانے کی وجہ سے وہاں اندھیرا نظر آتا ہے۔

وذكر الإمام الغزالي رحمه الله تعالىٰ في آداب المسافر من الإحياء مع شرحه "الاتحاف": ويبقى بين الصبحين قدر ثلثي منزلة بالتقريب يشك فيه من وقت الصبح الصادق والكاذب. (معارف السنن، ص: ۲۹، ج: ۲)

اس سے بھی ثابت ہوا کہ صبح صادق وکاذب کے درمیاں کوئی فصل نہیں بلکہ دونوں آپ میں متصل ہیں۔

(۲) علامہ خطاب مالکی اور علامہ ہیثمی شافعی کی تحقیق جو اوپر نقل کی گئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ سردیوں میں تقریباً دو ماہ تک کہکشاں بوقت صبح مشرق کی طرف سے طلوع ہوتی ہے اور اس کے بعد جلد ہی صبح کی روشنی نمودار ہو جانے کی وجہ سے کہکشاں غائب ہو جاتی ہے اور دیکھنے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ روشنی کہکشاں کی تھی بلکہ وہ صبح کی روشنی سمجھ بیٹھتا ہے۔

حساب اور مشاہدات سے ثابت ہوا کہ عرض شمالی میں یہ کیفیت جنوری اور فروری میں ہوتی ہے، اسی طرح جولائی اور اگست میں مغرب کی طرف غروب کہکشاں کی یہی حالت ہونی چاہئے اور عرض جنوبی میں معاملہ برعکس ہوگا۔

(۳) دسمبر ۱۹۷۱ء میں پاک وہند کی جنگ کے دوران بلیک آوٹ کی وجہ سے شہر کے اندر رہتے ہوئے مشاہدات کا بہتر موقع مل گیا، مجھے اس سے بہت حیرت ہوئی کہ صبح کاذب سے بہت پہلے مشرق کی طرف اور عشا کے بہت بعد مغرب کی طرف مستطیل روشنی نظر آ رہی ہے، میں نے اس عقدہ کو حل کرنے کا خاص اہتمام کیا، ۱۹ دسمبر کی شام کو مغرب کے بعد جلد ہی میں نے افق غربی کا مراقبہ شروع کر دیا، میں نے دیکھا کہ مغرب شمس سے قدرے جنوب کی طرف ایک غیر معمولی روشن سیارہ (زہرہ) ٹھیک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے روز عشا کے بعد بھی روشنی نظر آ رہی تھی، یہ سیّارہ پونے آٹھ بجے غروب ہو گیا مگر اس کے اوپر مستطیل روشنی تقریباً ساڑھے دس بجے تک واضح طور پر نظر آتی رہی جبکہ اس روز ۱۵ْ زیر افق (وقت عشا مقابل صبح صادق) کا وقت ۶/۵۵ اور ۱۸ْ زیر افق (مقابل صبح کاذب) کا وقت ۷/۹ ہے، اس کے بعد یوں محسوس ہونے لگا کہ اس مقام سے ثریّا تک کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدھم سفید سڑک ہے، اس پورے مشاہدہ میں میرے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے، ۲۰ تا ۲۲ دسمبر ابر کی وجہ سے صبح کا مشاہدہ نہ ہو سکا، ۲۳/دسمبر کو ساڑھے چار بجے اٹھ کر دیکھا تو مشرق کی طرف مستطیل روشنی موجود تھی، ۲۴ دسمبر کو میں نے رات کے تین بجے سے کام شروع کر دیا، مشاہدہ سے محسوس ہوا کہ مشرق سے کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدھم سفیدی اوپر کو جا رہی ہے اور ثریا کی سیدھ میں معروف کہکشاں کے ساتھ مل رہی ہے تقریباً ساڑھے چار بجے کے بعد مشرق کی

طرف اس سفیدی میں کچھ اضافہ اور اوپر کی جانب کچھ کمی محسوس ہونے لگی اور وقت صبح کاذب تک یہی کیفیت رہی صبح کاذب کی ابتدا کا کچھ احساس نہ ہوسکا، حسابی رو سے اس روز صبح کاذب کا وقت ۵/۴۹ اور صبح صادق کا وقت ۶/۶ ہے، ساڑھے چار بجے کے بعد روشنی میں اضافہ سے اندازہ ہوا کہ مغرب کی طرح افق شرقی کے نیچے بھی کوئی غیر معمولی روشن ستارہ اس کا باعث بن رہا ہے چنانچہ جنوری میں یہ ستارہ بوقت صبح نظر آنے لگا جو ذنب عقرب کے قریب معروف کہکشاں کے اندر واقع ہے نتیجہ یہ نکلا کہ معروف کہکشاں کے علاوہ ایک اور مدھم کہکشاں بھی ہے جس کے ساتھ بعض غیر معمولی روشن ستاروں کی روشنی بھی شامل ہوجاتی ہے جو مغالطہ کا باعث بنتی ہے۔

صبح صادق سے متعلق مغالطہ کی وجوہ:

(۱) بعض علمانے منتہائے سحر وطلوع آفتاب کے درمیان کچھ وقت (مثلاً ڈیڑھ گھنٹہ یا کم وبیش) کی تعیین فرمائی ہے، اس سے انکا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر موسم میں ہر مقام پر طلوع اور صبح صادق کے درمیان اتنا ہی وقفہ ہوتا ہے اسلئے کہ یہ امر تو بداہۃً غلط ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وقفہ ہر تاریخ میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتا ہے اسکی تصدیق مشاہدہ سے بھی کی جاسکتی ہے اور مختلف مقامات کے اوقات نماز کے پرانے نقشوں سے بھی، لہذا ان حضرات کی تحریر سے ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کے ملک میں جس مقام اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ ہوا سے منتہائے سحر قرار دیدیا جائے، تو پورے ملک کی حدود کے اندر ہر مقام اور ہر موسم میں روزہ بلاشبہ صحیح ہوجائے گا اور غروب سے اتنی ہی دیر بعد نماز عشا بلاشبہ درست ہوگی مثلاً متحد ہندستان کے زمانے میں اگر کسی عالم نے اس وقت کی مقدار متعین کی تو انھوں نے متحد ہندوستان (بشمول خیبر مردان، مالاکنڈ، چترال وغیرہ) کی حدود میں سے جس مقام پر اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ تھا، اسے انتہاء سحر قرار دیدیا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہ امداد الفتاویٰ جلد دوم ص: ۵۷ میں فرماتے ہیں کہ!

''ہیئت کے قاعدہ سے طلوع آفتاب کے وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک سحری کھاسکتے ہیں''۔

پھر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''بعض مواسم میں اس سے بھی زیادہ گنجائش ہے، یہ احتیاطاً لکھدیا''۔

غرضیکہ اس سے یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر مقام پر اور ہر تاریخ میں اس وقت صبح صادق ہوجاتی ہے اور فوراً اذان دیکر نماز فجر بھی پڑھ لینا جائز ہے اور نہ ہی یہ مقصد ہے کہ کسی مقام اور کسی موسم میں بھی غروب کے بعد اتنا وقت گزرنے سے پہلے عشا کا وقت نہیں ہوتا، اس سے ثابت ہوا کہ جو حضرات میری تحقیق کو اکابر کے خلاف سمجھ رہے ہیں انھیں اکابر کے کلام میں غور نہ کرنے کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میری تحقیق کا کوئی جز بھی اکابر کی کسی تحریر کے خلاف نہیں۔

(۲) بعض مصنفین نے صبح صادق کے کل وقت کی پوری رات کے وقت سے کوئی خاص نسبت تحریر فرمائی ہے اس کی حقیقت بھی وہی ہے جو اوپر نمبر:۱، میں گزری۔

(۳) متقدمین علماء فلکیات کا یہ معمول ہے کہ وہ پہلے مطلقاً صبح کا وقت بتاتے ہیں اور آخر میں اس کی تصریح فرما دیتے ہیں کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد ہوتی ہے جس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ پہلے سے صبح صادق کے لئے تیار رہیں مگر اوقات نماز کی اشاعت کے شائقین کی کم نظری نے مطلق صبح کو صبح صادق بنا دیا اور اس کے بعد آنے والی تصریح تک رسائی نہ ہوئی۔

(۴) اہل فن علماء دین نے جب اوقات نماز کے نقشے مرتب کئے تو ان میں بھی احتیاط و مصلحت مذکورہ کی بنا پر صبح صادق کی بجائے عمداً صبح کاذب کے اوقات لکھے، چنانچہ نقشہ منجم خیر اللہ مندرجہ مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ میں مطلق صبح کے عنوان کے تحت ۱۸ْ از یر افق کے اوقات لکھے ہیں جو بالا جماع صبح کاذب ہے مگر کراچی کی ایک جنتری میں اس نقشہ کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے اور مطلق صبح کو صبح صادق بنا دیا ہے اور دہلی کے نقشہ کو کراچی پر چسپاں کر دیا ہے۔ پھر گھڑی اور پل کے گھنٹے اور منٹ بنانے میں بھی غلطی کی ہے اسی طرح نقشہ مندرجہ معیار الاوقات مطبوع حیدر آباد دکن میں ۱۸ْ از یر افق کے اوقات دیئے ہیں، حالانکہ اس کتاب میں چار مختلف مقامات پر اس کی وضاحت موجود ہے کہ ۱۸ْ از یر افق صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق ۱۵ْ از یر افق پر ہوتی ہے، نیز اس کتاب میں صبح کاذب کو کئی جگہ مطلق صبح سے تعبیر کیا ہے، یہ بھی واضح دلیل ہے کہ دوسرے حضرات نے بھی جہاں مطلق صبح لکھا ہے، اس سے صبح کاذب مراد ہے اور سب نے نقشے بھی صبح کاذب کے مرتب کئے ہیں، اور اس کی تصریح کی ہے کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے، اس کتاب کے حوالہ کی تفصیل عنوان ''تحقیقات جدیدہ'' کے تحت گزر چکی ہے۔

(۵) مغربی ممالک کو صبح صادق سے کوئی سروکار نہ تھا لہٰذا انہوں نے بھی مکمل اندھیرے میں ظاہر ہونے والی روشنی کی پہلی کرن (صبح کاذب) کے نقشے تیار کئے۔

اس کے بعد ناواقف شائقین کا دور آیا اور انہوں نے بحریہ، فضائیہ یا موسمیات کے کسی ملازم سے نقشہ مرتب کرنے کی فرمائش کی اس نے گرین وچ کی شاہی رصد گاہ سے شائع ہونے والی ناٹیکل المینک اٹھائی اور اس سے نقشہ مرتب کر دیا، نہ فرمائش کرنے والے کو یہ خیال آیا کہ وہ نقشہ مرتب کرنے والے کو صبح کاذب و صادق کا فرق بتائے اور نہ ہی مرتب کو اس کی طرف توجہ ہوئی، یہ امر مسلم ہے کہ پرانے سب نقشے ناٹیکل المینک ہی سے تیار کئے گئے ہیں، جن حضرات میں پرائی محنت اپنی طرف منسوب کرنے کا مرض نہیں وہ کھلے الفاظ میں اس کا اعتراف بھی کر رہے ہیں، چنانچہ حضرت تھانوی قدس سرہ کے امداد الفتاویٰ جلد اول ص ۱۱۴/اور دار العلوم کورنگی کے کتب خانہ میں موجود بعض قدیم جنتریوں میں اس کی تصریح ہے کہ یہ اوقات ناٹیکل المینک سے لئے گئے ہیں۔

(۶)　قال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالٰی فی نیة الصوم تحت(قوله الضحوة الکبریٰ):

تنبیه: قد علمت أن النهار الشرعی من طلوع الفجر إلی الغروب واعلم أن کل قطر نصف نهاره قبل زواله بنصف حصة فجره فمتی کان الباقی للزوال أکثر من هذا النصف صح وإلا فلا، فتصح النیة فی مصر والشام قبل الزوال بخمس عشرة درجة لوجود النیة فی أکثر النهار لأن نصف حصة الفجر لاتزید علٰی ثلاث عشرة درجة فی مصر وأربع عشرة ونصف فی الشام فإذا کان الباقی إلی الزوال أکثر من نصف هذه الحصة ولو بنصف درجة صح الصوم کذا حرره شیخ مشائخنا السائحانی رحمه اللّٰه تعالٰی. (رد المحتار، ص:۹۳، ج:۲)

بظاہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں صبح صادق کا زیادہ سے زیادہ وقت ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ اور شام میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۵۶ منٹ ہے، حالانکہ یہ حساب ۱۵ْ زیر افق کی بجائے ۱۸ْ زیر افق پر منطبق ہوتا ہے، موجودہ نقشوں میں شام کا منتہی العرض تقریباً ۳۲ْ درجہ ہے، اس کے مطابق وقت مذکور صحیح ہے، مگر عرض مصر کا منتہی موجودہ نقشوں میں تقریباً ۳۱ْ ہے اور وقت مذکور ۳۴ْ عرض البلد کا ہے، ممکن ہے کہ اس زمانہ میں مصر کی وسعت ۳۴ْ عرض تک ہو یا وقت کی تخریج کرنے والے نے مصر کا منتہی العرض ۳۴ْ سمجھا ہو، بہر کیف اشکال یہ ہے کہ اس عبارت میں ۱۸ْ زیر افق کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے۔

اس اشکال کا جواب بھی مندرج بالا تفصیل سے حاصل ہو جاتا ہے یعنی ماہرین فلکیات کا دستور یہ رہا ہے کہ صبح کاذب کو مطلق صبح سے تعبیر کرتے ہیں اس سے بعض حضرات کو اشتباہ ہو گیا اور وہ اسے صبح صادق سمجھنے لگے، نیز انتہاء سحر کے باب میں احتیاط کے پیش نظر عمداً بھی صبح کاذب کے اوقات لکھنے کا دستور رہا ہے، ہم گزشتہ مضمون میں اس کی چند مثالیں بھی پیش کر چکے ہیں، بہر کیف مصر و شام کے مذکورہ اوقات صبح صادق کے نہیں بلکہ صبح کاذب کے ہیں، جب علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ خود کتاب الصلوٰۃ میں دو جگہ اس کی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ صبح کاذب و صادق میں تین درجات کا فرق ہے تو یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ یہاں اس کے خلاف نقل لا کر وجہ تطبیق یا ترجیح ذکر نہ کریں۔

(۷)　ایک صاحب نے یہ اشکال لکھ کر بھیجا ہے کہ حسب تصریح فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ بلغاریہ میں چند ایام عشا کا وقت نہیں آتا حالانکہ موجودہ نقشوں میں بلغاریہ کا عرض ۴۴ْ ہے جہاں ہر موسم میں ۱۵ْ زیر افق والی بیاض یقیناً غروب ہو جاتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق اور مغرب کا وقت ۱۵ْ زیر افق سے زیادہ ہے۔

ان صاحب کو بلغار اور بلغاریہ میں اشتباہ ہوا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ دو الگ الگ مقام ہیں۔ بلغاریہ کا عرض البلد ۴۴ْ ہے اور بلغار تقریباً ۶۴ْ عرض البلد پر ہے۔

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت عشا کی ابتداء غروب شفق احمر سے ہوتی ہے، قولاً واحداً، احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں احمر وابیض دونوں قول ہیں، مگر راجح اور مفتی بہ قول شفق احمر ہی کا ہے، شفق ابیض کے قول پر ابیض مستطیر مراد ہے، ابیض مستطیل بالاتفاق عشا میں داخل ہے، اس سے متعلق حوالجات اوپر لکھے جا چکے ہیں، اور یہ بھی ثابت کیا جا چکا ہے کہ شفق ابیض مستطیل غروب ہونے کے وقت آفتاب ۱۸ْ زیر افق ہوتا ہے اور شفق ابیض مستطیر غروب ہونے کے وقت ۱۵ْ زیر افق۔ غروب شفق احمر کے وقت آفتاب ۱۲ْ زیر افق ہوتا ہے۔ اس کی تعیین علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت سے ہوتی ہے:

ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي فى حاشيته علىٰ رسالة الأسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق على آفندى الداغستانى أن التفاوت بين الفجرين و كذا بين الشفقين الأحمر و الأبيض إنما هو بثلاث درج. (رد المحتار، ص: ۳۳۲، ج: ۱)

علاوہ ازیں تحقیقات جدیدہ اور مشاہدات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

بڑے دنوں میں شفق ابیض مستطیر (۱۸ْ زیر افق) کے عدم غروب کا مقام ۴۸ْء۵ عرض البلد سے اوپر ہے اور شفق ابیض مستطیر (۱۵ْ زیر افق) کے عدم غروب کا ۵۱ْء۵ سے اوپر اور شفق احمر (۱۲ْ زیر افق) کے عدم غروب کا ۵۴ْء۵ سے اوپر ہے، اس سے ثابت ہوا کہ ۵۱ْء۵ عرض البلد تک بالاتفاق عشا کا وقت پایا جاتا ہے، بلکہ اس سے بھی آگے ۵۴ْء۵ عرض البلد تک بھی فقدان وقت عشا کے قول کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے کہ وہاں تک شفق احمر ہر موسم میں غروب ہوتی ہے اور وقت عشا کے لئے مفتی بہ قول یہی ہے، شفق ابیض کے قائلین بھی ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر ترک نماز کی اجازت دینے کی بجائے قول شفق احمر ہی کو واجب العمل قرار دیں گے، بلغاریہ (۴۳ْ عرض البلد) میں تو شفق ابیض مستطیل (۱۸ْ زیر افق) بھی ہر موسم میں غروب ہو جاتی ہے، لہٰذا اگر کوئی معاند وقت عشا کے لئے غروب شفق ابیض مستطیل ہی پر مصر ہو تو اس کے نظریہ کے مطابق بھی بلغاریہ میں ہر موسم میں وقت عشا پایا جاتا ہے۔

البتہ بلغار کا عرض البلد چونکہ ۵۴ْء۵ سے زائد ہے، اس لئے وہاں بڑے دنوں میں شفق احمر بھی غروب نہیں ہوتی اور باتفاق وقت عشا مفقود ہے، بلغار کے محل وقوع سے متعلق چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

قال ياقوت الحموى: بلغار بالضم و الغين المعجمة مدينة الصقالبة ضاربة فى الشمال شديدة البرد لايكاد الثلج يقلع عن أرضها صيفًا و لا شتاءً وقل مايرى أهلها أرضًا ناشفة و بنائهم بالخشب وحده و هو أن يركبوا عودًا فوق عود و يسمرونها بأوتاد من خشب ايضاً محكمة و الفواكه و الخيرات بأرضهم لاتنجب و بين أتل مدينة الخزر و بلغار علىٰ طريق المفاوز نحو شهر و يصعد إليها

فی نہر أتل نحو شہرین وفی الحدور نحو عشرین یومًا ومن بلغار إلٰی أول حد الروم نحو عشر مراحل ومنہا إلٰی کویابہ مدینۃ الروس عشرون یومًا ومن بلغار إلٰی بشجرد خمس وعشرون مرحلۃ(ثم قال)وإذا الشفق الأحمر الذی قبل المغرب لایغیب بتّۃ. (معجم البلدان: ۱/۴۸۷)(باب:بلغار)

اس عبارت میں صراحت ہے کہ بلغار میں شفق احمر غروب نہیں ہوتی، جس سے ثابت ہوا کہ بلغار کا عرض البلد ۵ء ۵۴ سے زیادہ ہے۔

مولانا غیاث الدین رامپوری اقلیم ہفتم کے بیان میں فرماتے ہیں:

وبلغار شہریست دریں اقلیم کہ دراوائل فصل گرما، شفق درآنجا غائب نمیشود کہ سفیدۂ صبح ظاہر میگردد، وکوتاہی روز در بلغار بچہار ساعت وشب بر بست ساعت وباز برعکس می شود۔ (غیاث اللغات، بیان ہفت اقلیم)

اس سے ثابت ہوا کہ بلغار میں سب سے بڑا دن بیس گھنٹے کا ہوتا ہے، بندہ نے اسکا حساب لگایا تو ثابت ہوا کہ اس قدر طول نہار ۹ء ۶۲ عرض البلد پر ہوتا ہے۔

وقال الفاضل الرومی: وابتداء(الأقلیم)السابع حیث النہاریہ مہ أی خمس عشرۃ ساعۃ و نصف وربع والعرض مز یب أی سبع وأربعون درجۃ واثنتا عشرۃ دقیقۃ وفیہ بعض بلاد الصقالیۃ والروس وبلغاروغیاض وجبال یأ وی إلیہا أتراک کالوحوش وشمال بلاد یأجوج و مأجوج ونہایات مساکن أتراک الشر ق(ثم قال)إن فی عرض سح أی ثلاث وستین درجۃ جزیرۃ معمورۃ تسمی تولی أہلہا یسکنون الحمامات لشدۃ البرد فی أوانہ والنہار ہناک عشرون ساعۃ. (شرح الچغمینی، ص: ۹۹)

اس میں بیس گھنٹے کا دن ۶۳ عرض البلد میں بتایا گیا ہے، مگر یہ قول تقریبی ہے، صحیح حساب کی تخریج سے ثابت ہوا کہ ۹ء ۶۲ عرض البلد پر بڑا دن بیس گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ غرضیکہ ان عبارات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ بلغار اقلیم ہفتم میں ہے اور اس کا عرض البلد تقریباً ۶۳ ہے، جب کہ بلغاریہ اقلیم ششم میں ۴۳ عرض البلد پر ہے۔

منجد میں بھی بلغار اور بلغاریہ کو الگ لکھا ہے:

بُلغار، شعب تکونت منہ دولتان فی أوائل القرون الوسطی إحدٰیہما علٰی نہر أتیل والأخری علٰی نہر الطونۃ، بُلغاریۃ، دولۃ فی البلقان عاصمتہا صوفیا، الخ. (۱)

(۸) معارف السنن، ص: ۲۸، ج: ۲، میں یہ حقیقت تحریر ہے کہ ۱۸ زیر افق کے وقت صبح کاذب اور ۱۵ زیر افق پر صبح صادق ہوتی ہے، دونوں کے درمیان تین درجہ کا فرق ہے جس کو آفتاب ۱۲ رمنٹ میں طے کرتا ہے۔

(۱) بلغار: مدینۃ تقع ناحیۃ صغیرۃ منہا علی نہر أتل، سکانہا جمیعا المسلمون. (حدود العالم من المشرق إلی المغرب: ۱/۲۰۰)

اس کے بعد حضرت مولانا انور شاہ صاحب قدس سرہ کے حوالہ سے تحریر ہے کہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحفۃ المحتاج میں اس پر یوں رد فرمایا ہے کہ صبح کبھی جلد ہوتی ہے اور کبھی دیر سے، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ بھی یونہی فرماتے ہیں، ابن حجر ہیتمی کا یہ قول علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روح المعانی میں نقل فرمایا ہے، انتہیٰ۔

معارف السنن کی اس تحریر سے متعلق مندرجہ ذیل گذارشات ہیں۔

(۱) مؤلف نے خود تحریر فرمایا ہے کہ ان کو تلاش کے باوجود روح المعانی میں علامہ ہیتمی کا یہ قول نہیں ملا، مزید اطمینان کے لئے بندہ نے بھی روح المعانی میں تلاش کیا مگر ایسا کوئی قول دستیاب نہ ہوا۔

(۲) مؤلف فرماتے ہیں کہ تحفۃ المحتاج ان کے پاس نہیں، اس لئے وہ اس کی طرف مراجعت نہیں کر سکے، بندہ نے تحفۃ المحتاج کو کھنگالا، مگر اس میں بھی یہ جزء اصم ہاتھ نہ آیا، البتہ اس میں یہ عبارت ہے:

وهو (الصبح الكاذب) مايبدو مستطيلا وأعلاه أضوأ من باقيه ثم تعقبه ظلمة (تنبيه) في تحقيق هـذا وكـونـه مستـطيلا كلام طويل لاهل الهيئة مبنى على الحدس المبنى علىٰ قواعد الحكماء الباطلة شرعاً من الخرق والالتئام أو التى لم يشهد بصحتها، علىٰ أنه لايفى ببيان سبب كون أعلاه أضوأ مع أنه أبعد من أسفله عن مستمده وهو الشمس ولاببيان سبب انعدامه بالكلية حتى تعقبه ظلمة كما صرح به الأئمة وقدروها بساعة والظاهر أن مرادهم مطلق الزمن لأنها تطول تارة وتقصر أخرى، الخ. (تحفة المحتاج، ص: ٤٢٦، ج: ١)

اس میں درجات وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں، بلکہ تین چیزیں مذکور ہیں:

كونه مستطيلا، أعلاه أضوأ، تعقبه ظلمة.

علامہ ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ ان امور ثلاثہ کا انکار نہیں فرما رہے، بلکہ ان کو تسلیم کرنے کے بعد اہل ہیئت جو ان کے اسباب بیان کرتے ہیں ان پر رد فرما رہے ہیں اور عبارت مذکورہ کے بعد ایک حدیث سے امور مذکورہ کے اسباب بیان فرما رہے ہیں۔

(۳) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ متأخرین کی امالی ناقلین پر اختلاط والتباس غالب ہے، اہل نظر فیض الباری میں محولہ کتب کی مراجعت سے اس کی تصدیق کر چکے ہیں، اب معارف السنن کے حوالہ مذکورہ سے بھی اس کی تصدیق ہو رہی ہے، بایں طور کہ اولاً روح المعانی اور تحفۃ المحتاج کا حوالہ صحیح نہیں، ثانیاً رد المحتار میں منقول "**إن التفاوت بين الفجرين، الخ**" کو شیخ علی داغستانی کی طرف منسوب کر دیا ہے، حالانکہ یہ شیخ خلیل کاملی کا قول ہے۔

حضرت مولانا انور شاہ صاحب قدس سرہ کا مقام اس سے بہت بلند ہے کہ وہ ایسے غلط حوالے اور غلط نسبت بیان فرمائیں، پھر جس بات کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ ایسی بدیہی البطلان اور لچر ہے کہ علامہ ہیتمی اور حضرت شاہ صاحب

رحمہما اللہ تعالیٰ کا دامن اس سے یقیناً پاک ہے اور یہ صرف ناقلین امالی کے اختلاط کا کرشمہ ہے۔

(۴) اہل ہیئت کی طرف سے صبح صادق وصبح کاذب کے درجات کی تعیین صبح کے تقدم وتأخر کے منافی نہیں اسلئے کہ ان درجات سے دائرہ الارتفاع کے درجات مراد ہیں، چونکہ مختلف موسموں اور مختلف علاقوں میں آفتاب کی مدار مختلف حالات پر ہوتی ہے اسلئے آفتاب کو دائرہ الارتفاع کے متعین درجات طے کرنے میں مختلف زمانہ درکار ہے، خود معارف السنن میں احیاء العلوم اور اس کی شرح اتحاف کے حوالہ سے اس کی نظیر یوں منقول ہے۔

إن بعض المنازل تطلع معترضة منحرفة فيقصر زمان طلوعها وبعضها منتصبة فيطول زمان طلوعها و يختلف ذلک فی البلاد باختلاف الأقاليم اختلافا يطول ذكره. (معارف السنن، ص:۲۹، ج:۲)

اس کی دوسری نظیر یہ ہے کہ وقت عصر کے لئے مثلین کی تعیین ہے، مع ہذا اس میں تقدم وتأخر ہوتا ہے۔

کیا علامہ ہیتمی اور حضرت شاہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ جیسے جبال علم صبح کے لئے اہل ہیئت کی تعیین درجات کا واضح مفہوم سمجھنے سے بھی قاصر تھے، اور کیا اتنی موٹی بات بھی ان کے خیال میں نہ آئی کہ تعیین درجات اور صبح کے تقدم وتاخر میں منافات نہیں؟ **أُولٰئِکَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ.** (۱)

(۵) اگر یہ اعجوبہ بلکہ اضحوکہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ درجات کی تعیین صبح کے تقدم وتاخر کے منافی ہے تو سوال یہ ہے کہ اوقات نماز کے پرانے نقشے بھی متعین درجات ہی کے حساب پر مبنی ہیں وہ کیونکر صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد شفیع اور مولانا یوسف بنوری کا رجوع:

بندہ نے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی انفرادی اشاعت کی بجائے اس کو دارالعلوم مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن اور دارالافتاء والارشاد کی مشترک مجلس تحقیق میں پیش کیا جو استاذ محترم مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہما اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں مسائل حاضرہ کی تنقیح وتحقیق کے لئے قائم کی گئی تھی مجلس کے سرپرستوں اور ارکان کے متفقہ فیصلے کے بعد یہ مسئلہ عوام کے سامنے لایا گیا اور سب کے دستخطوں سے شائع ہوا، حضرت مفتی صاحب کی سرکردگی میں تین روز تک مشاہدات ہوئے جن کی روئیداد مفتی صاحب نے خود اپنے قلم سے لکھی جس میں تین بار یہ تصریح فرمائی ہے کہ ان مشاہدات پر سب شرکاء کا اتفاق رہا، ان ذاتی مشاہدات کی بنا پر حضرت مفتی صاحب نے اس کی تائید میں بعض فتاویٰ بھی تحریر فرمائے، پھر مجلس تحقیق نے دوبارہ بالاتفاق اپنے سابق فیصلے کی توثیق کی، ان جملہ امور کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے، اس ساری سرگذشت کے بعد حضرت مفتی صاحب اور مولانا بنوری صاحب نے اس تحقیق سے رجوع فرمالیا۔

---

(۱) سورة النور:۱۸. انيس

قلب میں اکابر کی محبت وعظمت اوران کے علمی وعملی بلند مقام کی وقعت کے باوجود مسائل شرعیہ میں دلائل کے پیش نظران سے اختلاف رائے واجب ہے۔

اس لئے ان دونوں بزرگوں کے رجوع سے متعلق چندامور پیش کرنے پر مجبور ہوں۔

(۱) جب اس مسئلہ کو ابتداء میں نے ہی مجلس تحقیق میں پیش کیا تھا اور میری ہی تحریک پر مشاہدات اور مجلس تحقیق کے فیصلے ہوتے رہے تو اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ اگر کوئی نیا انکشاف ہوا تھا تو اس سے مجھے بھی آگاہ کیا جاتا، اور اس پر اجتماعی غور کے لئے مجھے شریک کیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا، بلکہ میرے دریافت کرنے پر بھی سابق فیصلوں سے رجوع کی وجہ نہیں بتائی گئی۔

(۲) حقیقت یہ ہے کہ ایک فتین فطین نے میری ہی تحریر میں ایک انگریزی کتاب کے حوالہ سے زوڈیکل لائٹ کا بیان دیکھا تو یہ کتاب ان اکابر کو دکھا کر یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگیا کہ زوڈیکل لائٹ ہی صبح کاذب ہے، حالانکہ میں بہت پہلے دلائل سے ثابت کر چکا تھا کہ زوڈیکل لائٹ کا صبح کاذب سے کوئی تعلق نہیں، غالباً میری یہ تحریر ان اکابر کی نظر سے نہیں گذری ہوگی، اس کی مفصل بحث عنوان ''مشاہدہ میں غلط فہمی کے اسباب'' کے نمبر:۱، میں گذر چکی ہے۔

(۳) دونوں حضرات کی تحریر بالکل مجمل بلکہ مبہم ہے، ان میں نہ تو میری کسی دلیل کے جواب کی طرف کوئی اشارہ ہے اور نہ ہی اپنی تائید میں کوئی دلیل ہے۔ دونوں بزرگوں کی تحریروں میں جس جدید انکشاف کا ذکر ہے، وہ وہی زوڈیکل لائٹ ہے جس کی حقیقت میں بہت پہلے لکھ چکا تھا۔

(۴) دلائل پر مبنی فیصلہ سے تو رجوع ممکن ہے مگر تین روز تک گیارہ علما کے متفقہ عینی مشاہدات سے رجوع کے کیا معنی؟

(۵) ان حضرات کے بلا دلیل اختلاف سے اس متفقہ مسئلہ کو مسائل اختلافیہ کی فہرست میں لانے کا کوئی جواز نہیں، اس لئے کہ ۱۸ زیرافق پر صبح صادق کا دنیا میں آج تک کوئی ایک فرد بھی قائل نہیں ہوا، ایسی متفق علیہ حقیقت سے انکار کو اختلاف نہیں کہا جا سکتا، بلکہ یہ اختلاف بلا دلیل کہلاتا ہے۔

اب ان حضرات کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

تحریر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

۱۳۶۸ھ اور ۱۹۴۸ء میں جب احقر پاکستان کراچی میں آکر مقیم ہوا تو یہاں کی عام مساجد وغیرہ میں اوقات کی ایک جنتری طبع کردہ حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ آویزاں دیکھی اور بہت سے قابل

اعتماد حضرات سے معلوم ہوا کہ انھوں نے اس جنتری کے طلوع وغروب کو مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں جانچا ہے اور صحیح پایا ہے خود بھی جب کبھی جانچنے کا موقع ملا تو اس کے طلوع وغروب کو صحیح پایا، اس لئے دوسرے اوقات کے معاملہ میں بھی اسی پر اعتماد کیا گیا۔

اب سے چند سال پہلے اپنے احباب میں سے اہل علم نے کچھ نئی تحقیق کر کے یہ قرار دیا کہ اس جنتری میں جو وقت صبح صادق کا دیا گیا ہے در حقیقت وہ صبح کاذب کا ہے، اور اس پر جدید وقدیم کے کچھ اہل فن کے اقوال بھی پیش کئے، چونکہ یہ احتمال غالب تھا کہ نئے اہل فن نے صبح کاذب اور صادق میں فرق نہ کر کے کاذب ہی کو صبح کہہ دیا ہو، اس لئے مجھے بھی صبح صادق کے معاملہ میں تردد ہو گیا، اسی بنا پر ہر رمضان میں نقشہ اوقات کے ساتھ یہ نوٹ شائع کرنا شروع کیا کہ سحری کا کھانا تو قدیم جنتری کے وقت پر ختم کر دیا جائے، مگر صبح کی نماز اس کے بعد پندرہ بیس منٹ انتظار کے بعد پڑھی جائے۔

سال رواں میں بعض اہل فن حضرات کے ساتھ بحث وتمحیص اور جدید فلکیات کی بعض کتابوں کی مراجعت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جدید ماہرین فلکیات نے خود صبح کاذب کو الگ کر کے بیان کیا ہے، اور وہ در حقیقت رات کا حصہ ہے، اس کے بعد جو صبح صادق ہوتی ہے اسی کو انہوں نے صبح کہا ہے، اس نئی تحقیق اور بحث سے میرا تردد رفع ہو گیا۔ اور میں قدیم جنتری کے اوقات کو حسابی اعتبار سے صحیح سمجھتا ہوں، البتہ یہ حسابات خود یقینی نہیں ہوتے، نماز روزہ کے معاملہ میں احتیاط ہی کا پہلو اختیار کرنا چاہئے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔ ۲۴/ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

تحریر مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

کچھ عرصہ سے کراچی اور چند اور شہروں میں نماز فجر اور سحری کے اوقات کے مختلف نقشے سامنے آئے جس کی وجہ سے عوام خاصے پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ کس پر عمل کریں اور کس کو صحیح سمجھیں، اس وقت چونکہ پوری تحقیق کا موقع نہ مل سکا تھا، اس لئے احتیاطاً یہی فتویٰ دیا گیا کہ نماز کے لئے ان نقشوں پر عمل کیا جائے کہ جن میں صبح صادق کا وقت بعد تک ہے اور انتہاء سحری کا وقت ان سے لیا جائے جن میں وقت پہلے ختم ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں بعض مخلصین کی کوشش سے جو معلومات حاصل ہوئیں ان سے یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچی کہ تمام نقشوں میں وہی سابق کراچی کا نقشہ جس کو مرحوم حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب خان بہادر نے مرتب کروایا تھا اور چھاپا تھا وہ بالکل صحیح ہے۔ ہاں جس کا جی چاہے نماز دیر سے پڑھے، تاکہ اس کو بھی یقین ہو جائے کہ وقت ہو گیا ہے تو اور اچھا ہے، دین کی بات میں ضد کی حاجت

نہیں، جو بات صحیح ہو اس کو ماننا اور غلط بات سے رجوع کرنا یہ عین دین کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد یوسف بنوری۔ ۲/ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ۔

قائل اول:

احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنے رسالہ "**درء القبح عن درک وقت الصبح**" میں لکھتے ہیں:

"یہ وہ علم ہے جو اکثر ہیئت دانوں پر مخفی رہا، رجماً بالغیب باتیں اڑایا کئے، صبح کاذب کے وقت انحطاط شمس میں مختلف ہوئے، کسی نے سترہ درجہ کہا کسی نے انیس بتائے اور مشہور اٹھارہ ہے، اور اس پر شرح چغمینی نے مشی کی، اور صبح صادق کے لئے بعض نے پندرہ درجہ بتائے ہیں، اسے علامہ برجندی نے حاشیہ چغمینی میں بلفظ **قد قیل** نقل کیا اور مقرر رکھا، اور اسی نے علامہ خلیل کاملی کو دھوکہ دیا کہ دونوں صبحوں میں صرف تین درجہ کا فاصلہ بتایا، جسے ردالمحتار میں نقل کیا اور معتمد رکھا، حالانکہ یہ سب ہوساتِ بے معنی ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ: ۴/ ۶۴۶)

تمام ماہرین فلکیات اور شامی و برجندی جیسے فقہاء کرام کو خطا کار بلکہ ہوسات بے معنی کے شکار، مسائل شرعیہ کی تحریر میں غفلت شعار اور بدون تحقیق رجماً بالغیب باتیں اڑانے کے مجرم ٹھہرا کر اپنی تحقیق پیش فرماتے ہیں کہ ۱۸° زیر افق صبح صادق کا وقت ہے، اس سے ثابت ہوا کہ ان سے پہلے کوئی اس کا قائل نہیں گذرا۔

اعتراف حقیقت:

احمد رضا خان صاحب کے خصوصی ترجمان امجد علی صاحب رضوی جو اپنے مکتب فکر میں صدر الشریعہ ثانی سے ملقب ہیں، بہار شریعت، ص: ۱۳، حصہ سوم میں یہ حقیقت لکھتے ہیں:

صبح صادق و کاذب کے درمیان کوئی فصل نہیں ہوتا، بلکہ دونوں آپس میں متصل ہوتی ہیں، نیز یہ کہ صبح صادق افق پر شمالاً جنوباً پھیلتی ہے۔

یہ حقیقت تسلیم کر لینے کے بعد فیصلہ بہت سہل ہے، کوئی شخص بھی جب چاہے جہاں چاہے پرانے نقشوں کے وقت پر مشاہدہ کر کے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس وقت روشنی افق پر شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نہیں بلکہ افق سے اوپر مستطیل ہے۔

نیز اس روشنی سے قبل متصل کسی بھی قسم کی کوئی روشنی ہرگز نظر نہیں آئے گی، جس کو صبح کاذب کہا جا سکے، مسلسل مشاہدات کے علاوہ ماہرین فلکیات قدیمہ وجدیدہ کا اس پر اجماع ہے کہ اس سے قبل متصل کسی قسم کی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔

(احسن الفتاویٰ: ۲/ ۱۵۷-۱۹۲)

نقشہ اوقات نماز

تا ۶۰ عرض البلد شمالی وجنوبی

ہدایات:

(۱)　وقت اشراق کے لئے آفتاب کا افق سے ارتفاع ۴° ۱ لیا گیا ہے اور یہ معیار مشاہدات کے بعد متعین کیا گیا ہے۔

(۲)　نقشہ میں عصر اور عشاء کے دو وقت دیئے گئے ہیں، عصر نمبر ایک سے مثل اول اور عشاء نمبر ایک سے سرخ شفق غروب ہونے کا وقت مراد ہے، مثل اول کے بعد عصر کی نماز اور سرخ شفق غروب ہونے پر عشاء کی نماز پڑھ لینا جائز ہے، مگر احتیاط اس میں ہے کہ عصر کی نماز مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے اور عشا کی سفید شفق مستطیر غروب ہونے کے بعد۔

(۳)　جن مقامات میں شفق ابیض مستطیر غروب نہیں ہوتی یعنی آفتاب افق سے ۱۵ درجے نیچے نہیں جاتا، وہاں نصف شب کے بعد وقت فجر شروع ہوجاتا ہے، اس لئے نقشہ میں ان مقامات پر صفر گھنٹہ صفر منٹ لکھا گیا ہے، وقت نصف النہار میں ۱۲ گھنٹے جمع کرنے سے وقت فجر نکل آئے گا۔

(۴)　ہر تاریخ کے نیچے کوئی عدد مثبت یا منفی تحریر ہے، ان میں سے مثبت عدد کو نقشہ کے وقت میں جمع اور منفی کو تفریق کرلیں، نیز مثبت عدد کو بارہ کے ساتھ جمع اور منفی کو بارہ سے تفریق کرنے سے نصف النہار کا وقت نکل آتا ہے، اس لئے نقشہ میں نصف النہار کا مستقل خانہ نہیں بتایا گیا، نصف النہار سے احتیاطاً پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد تک نماز نہ پڑھیں۔

(۵)　بعض خانوں میں دو تاریخیں لکھی گئی ہیں، ان کے سامنے لکھا ہوا وقت ان دونوں تاریخوں کے درمیان کا وقت ہے، ہر تاریخ کا صحیح وقت نکالنے کے لئے گزشتہ یا آئندہ تاریخ کے وقت سے فرق کے مطابق حساب لگالیں۔

(۶)　۴۰ درجہ عرض البلد سے زائد عرض پر اوقات تیزی سے بدلتے ہیں، لہٰذا ہر تاریخ کے وقت غروب وعشا میں آئندہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب لگایا جاتا ہے اور وقت فجر وطلوع میں گزشتہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب شمار کیا جاتا ہے، مثلاً! ۶۰ عرض شمالی پر ۱۶/ اگست کی فجر کا وقت نقشہ میں ا/ گھنٹہ ۱۱/ منٹ دیا ہے اور ۱۳/ اگست کا ۰/ گھنٹہ ۴۰/ منٹ، تقریباً دس منٹ روزانہ فرق ہوا اس کا نصف (پانچ منٹ) ا/ گھنٹہ ۱۱/ منٹ سے کم کریں گے، اسی طرح ۱۶/ اگست کی عشاء کا وقت ۱۰/ گھنٹہ ۴۹/ منٹ لکھا ہے اور ۱۹/ اگست کا ۱۰ گھنٹہ ۲۸ منٹ، سات منٹ یومیہ فرق ہوا اس کا نصف (چار منٹ) ۱۰ گھنٹہ ۴۹ منٹ سے کم کریں گے۔

(۷)　مشرقی پاکستان میں ۹۰/ درجہ اور مغربی پاکستان میں ۷۵ درجہ طول البلد کا وقت رائج ہے، لہٰذا جس شہر کا وقت نکالنا چاہیں، اس کے طول البلد کا ۹۰ یا ۷۵ سے فرق نکالکر چار منٹ فی درجہ کا حساب لگالیں، پس اگر اس شہر کا

طول ۹۰ یا ۷۵ سے کم ہوتو وقت مذکور کو نقشہ کے وقت میں جمع کریں اور اگر شہر کا طول زیادہ ہوتو اتنا وقت نقشہ کے وقت سے کم کریں، مثلاً! کراچی کا طول ۶۷ درجہ ہے لہذا ۷۵ - ۶۷ = ۸×۴ = ۳۲ منٹ نقشہ کے وقت میں جمع کریں،

دوسرے ممالک میں معیاری وقت کتنے طول البلد پر مبنی ہے؟ ☆

اس کی تفصیل نقشے کے اختتام پر ملاحظہ ہو۔

☆ جدول اوقات اضلاع بہار اور ان کے طول وعرض اور قبلہ

ضلع	وقت	عرض N	طول E	ضلع	وقت	عرض N	طول E
بتیا	+۲	۲۹ ۸۰	۸۴ ۵۰	موتیہاری	+۲	۲۹ ۶۵	۸۴ ۹۱
گوپال گنج	۰۰	۲۹ ۴۷	۸۴۴۳	سیوان	+۱	۲۹ ۲۲	۸۴ ۳۶
بکسر	+۵	۲۵ ۵۶	۹۴ ۹۸	سارن	+۱	۲۵ ۹۱	۸۴ ۷۵
بھوجپور	+۴	۲۵ ۵۵	۸۴ ۶۶	روہتاس	+۸	۲۴ ۹۵	۸۴ ۰۱
جہان آباد	+۲	۲۴ ۷۵	۸۵ ۰۰	اورنگ آباد	+۶	۲۴ ۷۵	۸۴ ۳۷
سیتامڑی	-۴	۲۹ ۶۰	۸۵ ۸۴	شیوہر	-۳	۲۹ ۵۱	۸۵ ۳۰
مظفرپور	-۲	۲۹ ۱۲	۸۵ ۴۰	ویشالی	-۱	۲۵ ۶۸	۸۵ ۲۱
حاجی پور	-۱	۲۵ ۶۸	۸۵ ۲۱	نالندہ	-۱	۲۵ ۲۰	۸۵ ۲۵
گیا	+۴	۲۴ ۷۵	۸۵ ۰۰	نوادہ	+۱	۲۴ ۸۸	۸۵ ۵۳
مدھوبنی	-۴	۲۹ ۳۷	۸۹ ۰۸	دربھنگہ	-۵	۲۹ ۱۷	۸۵ ۹۰
سمستی پور	-۳	۲۵ ۸۵	۸۵ ۷۸	بیگوسرائے	-۳	۲۵ ۴۲	۸۹ ۱۳
لکھی سرائے	-۲	۲۵ ۱۷	۸۹ ۰۹	شیخ پورہ	-۱	۲۵ ۱۳	۸۵ ۸۵
جموئی	-۲	۲۴ ۹۲	۸۹ ۲۲	بانکا	-۴	۲۴ ۸۸	۸۹ ۹۱
مونگیر	-۴	۲۵ ۳۸	۸۹ ۴۶	کھگڑیا	-۵	۲۵ ۵۰	۸۹ ۸۷
سہرسہ	-۶	۲۵ ۸۸	۸۹۶۰	سوپول	-۵	۲۵ ۹۳	۸۹ ۲۵
مدھے پورہ	-۷	۲۵ ۹۱	۸۹ ۷۸	بھاگلپور	-۷	۲۵ ۲۵	۸۷ ۰۰
پورنیہ	-۱۰	۲۵ ۷۸	۸۷ ۴۷	کٹیہار	-۹	۲۵ ۵۳	۸۷ ۴۷
ارریہ	-۱۱	۲۹ ۱۳	۴۷	کشن گنج	-۷	۲۵ ۶۷	۸۹ ۹۴

جنوری	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر (مثل)		عصر (مثلین)		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۱۴	۶	۳۵	۱۱	۵۳	۲	۵۱	۳	۳۳	۵	۱۱	۶	۳۰
۲	۵	۱۴	۶	۳۶	۱۱	۵۴	۲	۵۲	۳	۳۴	۵	۱۲	۶	۳۰
۳	۵	۱۴	۶	۳۶	۱۱	۵۴	۲	۵۲	۳	۳۵	۵	۱۳	۶	۳۱
۴	۵	۱۵	۶	۳۷	۱۱	۵۵	۲	۵۳	۳	۳۵	۵	۱۳	۶	۳۲
۵	۵	۱۵	۶	۳۷	۱۱	۵۵	۲	۵۴	۳	۳۶	۵	۱۴	۶	۳۲
۶	۵	۱۵	۶	۳۷	۱۱	۵۵	۲	۵۴	۳	۳۷	۵	۱۵	۶	۳۳
۷	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۱	۵۶	۲	۵۵	۳	۳۷	۵	۱۶	۶	۳۴
۸	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۱	۵۶	۲	۵۶	۳	۳۸	۵	۱۶	۶	۳۴
۹	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۱	۵۶	۲	۵۶	۳	۳۹	۵	۱۷	۶	۳۵
۱۰	۵	۱۶	۶	۳۸	۱۱	۵۷	۲	۵۶	۳	۴۰	۵	۱۸	۶	۳۶
۱۱	۵	۱۷	۶	۳۸	۱۱	۵۸	۲	۵۸	۳	۴۰	۵	۱۸	۶	۳۶
۱۲	۵	۱۷	۶	۳۸	۱۱	۵۸	۲	۵۸	۳	۴۱	۵	۱۹	۶	۳۷
۱۳	۵	۱۷	۶	۳۸	۱۱	۵۸	۲	۵۹	۳	۴۲	۵	۲۰	۶	۳۸
۱۴	۵	۱۷	۶	۳۸	۱۱	۵۹	۳	۰۰	۳	۴۲	۵	۲۱	۶	۳۸
۱۵	۵	۱۷	۶	۳۸	۱۱	۵۹	۳	۰۰	۳	۴۳	۵	۲۲	۶	۳۹
۱۶	۵	۱۷	۶	۳۸	۱۱	۵۹	۳	۰۱	۳	۴۴	۵	۲۲	۶	۴۰
۱۷	۵	۱۷	۶	۳۷	۱۲	۰۰	۳	۰۲	۳	۴۵	۵	۲۳	۶	۴۰
۱۸	۵	۱۷	۶	۳۷	۱۲	۰۰	۳	۰۲	۳	۴۵	۵	۲۴	۶	۴۱
۱۹	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۲	۰۰	۳	۰۳	۳	۴۶	۵	۲۵	۶	۴۱
۲۰	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۲	۰۱	۳	۰۴	۳	۴۷	۵	۲۵	۶	۴۲
۲۱	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۲	۰۱	۳	۰۴	۳	۴۸	۵	۲۶	۶	۴۳
۲۲	۵	۱۶	۶	۳۷	۱۲	۰۱	۳	۰۵	۳	۴۹	۵	۲۷	۶	۴۳
۲۳	۵	۱۵	۶	۳۶	۱۲	۰۱	۳	۰۶	۳	۵۰	۵	۲۸	۶	۴۴
۲۴	۵	۱۵	۶	۳۵	۱۲	۰۲	۳	۰۶	۳	۵۰	۵	۲۸	۶	۴۵
۲۵	۵	۱۵	۶	۳۵	۱۲	۰۲	۳	۰۶	۳	۵۱	۵	۲۹	۶	۴۵
۲۶	۵	۱۵	۶	۳۵	۱۲	۰۲	۳	۰۸	۳	۵۲	۵	۳۰	۶	۴۶
۲۷	۵	۱۴	۶	۳۴	۱۲	۰۲	۳	۰۸	۳	۵۳	۵	۳۱	۶	۴۷
۲۸	۵	۱۴	۶	۳۴	۱۲	۰۳	۳	۰۹	۳	۵۳	۵	۳۱	۶	۴۷
۲۹	۵	۱۳	۶	۳۳	۱۲	۰۳	۳	۱۰	۳	۵۴	۵	۳۲	۶	۴۸
۳۰	۵	۱۳	۶	۳۳	۱۲	۰۳	۳	۱۰	۳	۵۵	۵	۳۳	۶	۴۹
۳۱	۵	۱۲	۶	۳۳	۱۲	۰۳	۳	۱۱	۳	۵۵	۵	۳۴	۶	۴۹

فروری	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۱۲	۶	۳۲	۱۲	۳	۳	۱۱	۳	۵۶	۵	۳۴	۶	۵۰
۲	۵	۱۲	۶	۳۲	۱۲	۳	۳	۱۲	۳	۵۷	۵	۳۵	۶	۵۰
۳	۵	۱۱	۶	۳۲	۱۲	۳	۳	۱۳	۳	۵۷	۵	۳۶	۶	۵۱
۴	۵	۱۱	۶	۳۲	۱۲	۴	۳	۱۳	۳	۵۸	۵	۳۷	۶	۵۲
۵	۵	۱۱	۶	۳۱	۱۲	۴	۳	۱۴	۳	۵۸	۵	۳۷	۶	۵۲
۶	۵	۱۰	۶	۳۰	۱۲	۴	۳	۱۴	۳	۵۸	۵	۳۸	۶	۵۳
۷	۵	۱۰	۶	۳۰	۱۲	۴	۳	۱۵	۳	۵۹	۵	۳۹	۶	۵۴
۸	۵	۱۰	۶	۲۹	۱۲	۴	۳	۱۵	۴	۰۰	۵	۳۹	۶	۵۴
۹	۵	۹	۶	۲۹	۱۲	۴	۳	۱۵	۴	۰۰	۵	۴۰	۶	۵۵
۱۰	۵	۹	۶	۲۸	۱۲	۴	۳	۱۶	۴	۰۱	۵	۴۱	۶	۵۵
۱۱	۵	۸	۶	۲۷	۱۲	۴	۳	۱۷	۴	۰۲	۵	۴۱	۶	۵۶
۱۲	۵	۸	۶	۲۷	۱۲	۴	۳	۱۷	۴	۰۲	۵	۴۲	۶	۵۶
۱۳	۵	۸	۶	۲۶	۱۲	۴	۳	۱۸	۴	۰۳	۵	۴۳	۶	۵۷
۱۴	۵	۷	۶	۲۵	۱۲	۴	۳	۱۸	۴	۰۴	۵	۴۳	۶	۵۸
۱۵	۵	۷	۶	۲۴	۱۲	۴	۳	۱۸	۴	۰۴	۵	۴۴	۶	۵۸
۱۶	۵	۷	۶	۲۳	۱۲	۴	۳	۱۹	۴	۰۵	۵	۴۵	۶	۵۹
۱۷	۵	۶	۶	۲۲	۱۲	۴	۳	۱۹	۴	۰۶	۵	۴۵	۶	۵۹
۱۸	۵	۶	۶	۲۱	۱۲	۴	۳	۲۰	۴	۰۶	۵	۴۶	۷	۰۰
۱۹	۵	۵	۶	۲۰	۱۲	۳	۳	۲۰	۴	۰۷	۵	۴۷	۷	۰۰
۲۰	۵	۴	۶	۲۰	۱۲	۳	۳	۲۰	۴	۰۸	۵	۴۷	۷	۰۱
۲۱	۵	۳	۶	۱۹	۱۲	۳	۳	۲۱	۴	۰۸	۵	۴۸	۷	۰۱
۲۲	۵	۲	۶	۱۸	۱۲	۳	۳	۲۱	۴	۰۹	۵	۴۸	۷	۰۲
۲۳	۵	۱	۶	۱۷	۱۲	۳	۳	۲۱	۴	۰۹	۵	۴۹	۷	۰۲
۲۴	۵	۱	۶	۱۶	۱۲	۳	۳	۲۱	۴	۱۰	۵	۴۹	۷	۰۳
۲۵	۵	۰۰	۶	۱۵	۱۲	۳	۳	۲۲	۴	۱۰	۵	۵۰	۷	۰۳
۲۶	۴	۵۹	۶	۱۴	۱۲	۳	۳	۲۲	۴	۱۰	۵	۵۱	۷	۰۴
۲۷	۴	۵۸	۶	۱۴	۱۲	۲	۳	۲۲	۴	۱۱	۵	۵۱	۷	۰۴
۲۸	۴	۵۷	۶	۱۳	۱۲	۲	۳	۲۲	۴	۱۱	۵	۵۲	۷	۰۵
۲۹	۴	۵۶	۶	۱۳	۱۲	۲	۳	۲۳	۴	۱۱	۵	۵۲	۷	۰۵

۲۶

مارچ	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۵۵	۶	۱۲	۱۲	۰۲	۳	۲۳	۴	۱۲	۵	۵۲	۷	۰۵
۲	۴	۵۴	۶	۱۱	۱۲	۰۲	۳	۲۳	۴	۱۲	۵	۵۳	۷	۰۶
۳	۴	۵۳	۶	۱۰	۱۲	۰۲	۳	۲۳	۴	۱۲	۵	۵۳	۷	۰۶
۴	۴	۵۲	۶	۰۹	۱۲	۰۱	۳	۲۳	۴	۱۳	۵	۵۴	۷	۰۷
۵	۴	۵۱	۶	۰۸	۱۲	۰۱	۳	۲۳	۴	۱۳	۵	۵۴	۷	۰۷
۶	۴	۵۰	۶	۰۷	۱۲	۰۱	۳	۲۳	۴	۱۴	۵	۵۵	۷	۰۸
۷	۴	۵۰	۶	۰۶	۱۲	۰۱	۳	۲۴	۴	۱۴	۵	۵۵	۷	۰۸
۸	۴	۴۹	۶	۰۵	۱۲	۰۰	۳	۲۴	۴	۱۴	۵	۵۶	۷	۰۹
۹	۴	۴۸	۶	۰۴	۱۲	۰۰	۳	۲۴	۴	۱۵	۵	۵۶	۷	۰۹
۱۰	۴	۴۷	۶	۰۳	۱۲	۰۰	۳	۲۴	۴	۱۵	۵	۵۷	۷	۱۰
۱۱	۴	۴۵	۶	۰۲	۱۲	۰۰	۳	۲۴	۴	۱۵	۵	۵۷	۷	۱۰
۱۲	۴	۴۴	۶	۰۱	۱۱	۵۹	۳	۲۴	۴	۱۵	۵	۵۸	۷	۱۱
۱۳	۴	۴۳	۶	۰۰	۱۱	۵۹	۳	۲۴	۴	۱۶	۵	۵۸	۷	۱۱
۱۴	۴	۴۲	۵	۵۹	۱۱	۵۹	۳	۲۴	۴	۱۶	۵	۵۹	۷	۱۲
۱۵	۴	۴۱	۵	۵۸	۱۱	۵۸	۳	۲۴	۴	۱۶	۵	۵۹	۷	۱۲
۱۶	۴	۴۰	۵	۵۷	۱۱	۵۸	۳	۲۴	۴	۱۶	۶	۰۰	۷	۱۳
۱۷	۴	۳۹	۵	۵۶	۱۱	۵۸	۳	۲۴	۴	۱۷	۶	۰۰	۷	۱۳
۱۸	۴	۳۸	۵	۵۵	۱۱	۵۸	۳	۲۴	۴	۱۷	۶	۰۱	۷	۱۴
۱۹	۴	۳۷	۵	۵۴	۱۱	۵۷	۳	۲۴	۴	۱۷	۶	۰۱	۷	۱۴
۲۰	۴	۳۶	۵	۵۳	۱۱	۵۷	۳	۲۴	۴	۱۷	۶	۰۲	۷	۱۵
۲۱	۴	۳۵	۵	۵۲	۱۱	۵۷	۳	۲۴	۴	۱۸	۶	۰۲	۷	۱۵
۲۲	۴	۳۴	۵	۵۰	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۱۸	۶	۰۳	۷	۱۶
۲۳	۴	۳۳	۵	۴۹	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۱۸	۶	۰۳	۷	۱۶
۲۴	۴	۳۲	۵	۴۹	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۱۸	۶	۰۳	۷	۱۷
۲۵	۴	۳۱	۵	۴۷	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۱۹	۶	۰۴	۷	۱۷
۲۶	۴	۳۰	۵	۴۶	۱۱	۵۵	۳	۲۴	۴	۱۹	۶	۰۴	۷	۱۸
۲۷	۴	۲۹	۵	۴۵	۱۱	۵۵	۳	۲۴	۴	۱۹	۶	۰۵	۷	۱۸
۲۸	۴	۲۷	۵	۴۴	۱۱	۵۵	۳	۲۳	۴	۱۹	۶	۰۵	۷	۱۹
۲۹	۴	۲۶	۵	۴۳	۱۱	۵۴	۳	۲۳	۴	۱۹	۶	۰۶	۷	۲۰
۳۰	۴	۲۵	۵	۴۲	۱۱	۵۴	۳	۲۳	۴	۱۹	۶	۰۶	۷	۲۰
۳۱	۴	۲۴	۵	۴۱	۱۱	۵۴	۳	۲۳	۴	۲۰	۶	۰۷	۷	۲۱

اپریل	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۲۳	۵	۴۰	۱۱	۵۳	۳	۲۳	۴	۲۲	۶	۰۷	۷	۲۱
۲	۴	۲۲	۵	۳۹	۱۱	۵۳	۳	۲۳	۴	۲۲	۶	۰۸	۷	۲۲
۳	۴	۲۱	۵	۳۸	۱۱	۵۳	۳	۲۳	۴	۲۲	۶	۰۸	۷	۲۲
۴	۴	۲۰	۵	۳۷	۱۱	۵۳	۳	۲۲	۴	۲۲	۶	۰۸	۷	۲۳
۵	۴	۱۹	۵	۳۶	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۲۲	۶	۰۹	۷	۲۳
۶	۴	۱۸	۵	۳۵	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۲۳	۶	۰۹	۷	۲۴
۷	۴	۱۶	۵	۳۴	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۲۳	۶	۱۰	۷	۲۵
۸	۴	۱۵	۵	۳۳	۱۱	۵۱	۳	۲۲	۴	۲۳	۶	۱۰	۷	۲۵
۹	۴	۱۴	۵	۳۲	۱۱	۵۱	۳	۲۱	۴	۲۳	۶	۱۱	۷	۲۶
۱۰	۴	۱۳	۵	۳۱	۱۱	۵۱	۳	۲۱	۴	۲۳	۶	۱۱	۷	۲۶
۱۱	۴	۱۱	۵	۳۰	۱۱	۵۱	۳	۲۱	۴	۲۳	۶	۱۲	۷	۲۷
۱۲	۴	۱۰	۵	۲۹	۱۱	۵۰	۳	۲۱	۴	۲۳	۶	۱۲	۷	۲۸
۱۳	۴	۹	۵	۲۸	۱۱	۵۰	۳	۲۱	۴	۲۳	۶	۱۳	۷	۲۸
۱۴	۴	۸	۵	۲۷	۱۱	۵۰	۳	۲۰	۴	۲۳	۶	۱۳	۷	۲۹
۱۵	۴	۷	۵	۲۶	۱۱	۵۰	۳	۲۰	۴	۲۴	۶	۱۴	۷	۲۹
۱۶	۴	۵	۵	۲۵	۱۱	۴۹	۳	۲۰	۴	۲۴	۶	۱۴	۷	۳۰
۱۷	۴	۴	۵	۲۴	۱۱	۴۹	۳	۲۰	۴	۲۴	۶	۱۴	۷	۳۱
۱۸	۴	۳	۵	۲۳	۱۱	۴۹	۳	۱۹	۴	۲۴	۶	۱۵	۷	۳۱
۱۹	۴	۲	۵	۲۲	۱۱	۴۹	۳	۱۹	۴	۲۴	۶	۱۵	۷	۳۲
۲۰	۴	۱	۵	۲۱	۱۱	۴۸	۳	۱۹	۴	۲۴	۶	۱۶	۷	۳۳
۲۱	۳	۵۹	۵	۲۰	۱۱	۴۸	۳	۱۹	۴	۲۴	۶	۱۶	۷	۳۳
۲۲	۳	۵۸	۵	۱۹	۱۱	۴۸	۳	۱۹	۴	۲۴	۶	۱۷	۷	۳۴
۲۳	۳	۵۷	۵	۱۸	۱۱	۴۸	۳	۱۹	۴	۲۵	۶	۱۷	۷	۳۵
۲۴	۳	۵۶	۵	۱۸	۱۱	۴۸	۳	۱۸	۴	۲۵	۶	۱۸	۷	۳۵
۲۵	۳	۵۵	۵	۱۷	۱۱	۴۸	۳	۱۸	۴	۲۵	۶	۱۸	۷	۳۶
۲۶	۳	۵۴	۵	۱۶	۱۱	۴۷	۳	۱۸	۴	۲۵	۶	۱۹	۷	۳۷
۲۷	۳	۵۳	۵	۱۵	۱۱	۴۷	۳	۱۷	۴	۲۵	۶	۱۹	۷	۳۷
۲۸	۳	۵۲	۵	۱۴	۱۱	۴۷	۳	۱۷	۴	۲۵	۶	۲۰	۷	۳۸
۲۹	۳	۵۱	۵	۱۴	۱۱	۴۷	۳	۱۷	۴	۲۵	۶	۲۰	۷	۳۹
۳۰	۳	۵۰	۵	۱۳	۱۱	۴۷	۳	۱۷	۴	۲۵	۶	۲۱	۷	۴۰

مئی	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۴۹	۵	۱۲	۱۱	۴۷	۳	۱۶	۴	۲۵	۶	۲۱	۷	۴۰
۲	۳	۴۸	۵	۱۱	۱۱	۴۷	۳	۱۶	۴	۲۶	۶	۲۲	۷	۴۱
۳	۳	۴۷	۵	۱۱	۱۱	۴۶	۳	۱۶	۴	۲۶	۶	۲۲	۷	۴۲
۴	۳	۴۶	۵	۱۰	۱۱	۴۶	۳	۱۶	۴	۲۶	۶	۲۳	۷	۴۲
۵	۳	۴۵	۵	۰۹	۱۱	۴۶	۳	۱۶	۴	۲۶	۶	۲۳	۷	۴۳
۶	۳	۴۵	۵	۰۸	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۲۶	۶	۲۴	۷	۴۴
۷	۳	۴۴	۵	۰۸	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۲۶	۶	۲۵	۷	۴۵
۸	۳	۴۳	۵	۰۷	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۲۷	۶	۲۵	۷	۴۵
۹	۳	۴۲	۵	۰۷	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۲۷	۶	۲۶	۷	۴۶
۱۰	۳	۴۲	۵	۰۶	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۲۷	۶	۲۶	۷	۴۷
۱۱	۳	۴۱	۵	۰۵	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۷	۶	۲۷	۷	۴۸
۱۲	۳	۴۰	۵	۰۵	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۷	۶	۲۷	۷	۴۸
۱۳	۳	۳۹	۵	۰۴	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۷	۶	۲۸	۷	۴۹
۱۴	۳	۳۹	۵	۰۴	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۸	۶	۲۸	۷	۵۰
۱۵	۳	۳۸	۵	۰۳	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۸	۶	۲۹	۷	۵۰
۱۶	۳	۳۷	۵	۰۳	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۸	۶	۲۹	۷	۵۱
۱۷	۳	۳۶	۵	۰۲	۱۱	۴۶	۳	۱۴	۴	۲۸	۶	۳۰	۷	۵۲
۱۸	۳	۳۵	۵	۰۲	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۸	۶	۳۰	۷	۵۳
۱۹	۳	۳۵	۵	۰۱	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۹	۶	۳۱	۷	۵۳
۲۰	۳	۳۴	۵	۰۱	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۹	۶	۳۱	۷	۵۴
۲۱	۳	۳۴	۵	۰۱	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۹	۶	۳۲	۷	۵۵
۲۲	۳	۳۳	۵	۰۱	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۹	۶	۳۲	۷	۵۶
۲۳	۳	۳۲	۵	۰۰	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۹	۶	۳۳	۷	۵۶
۲۴	۳	۳۲	۴	۵۹	۱۱	۴۶	۳	۱۳	۴	۲۹	۶	۳۳	۷	۵۷
۲۵	۳	۳۱	۴	۵۹	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۰	۶	۳۴	۷	۵۸
۲۶	۳	۳۱	۴	۵۹	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۰	۶	۳۴	۷	۵۸
۲۷	۳	۳۱	۴	۵۹	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۰	۶	۳۴	۷	۵۹
۲۸	۳	۳۰	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۰	۶	۳۵	۸	۰۰
۲۹	۳	۲۹	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۰	۶	۳۶	۸	۰۰
۳۰	۳	۲۹	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۱	۶	۳۶	۸	۰۱
۳۱	۳	۲۸	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۱	۶	۳۷	۸	۰۲

جون	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۲۸	۴	۵۸	۱۱	۴۷	۳	۱۳	۴	۳۱	۶	۳۷	۸	۰۲
۲	۳	۲۸	۴	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۳	۴	۳۱	۶	۳۸	۸	۰۳
۳	۳	۲۸	۴	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۳	۴	۳۱	۶	۳۸	۸	۰۳
۴	۳	۲۸	۴	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۳	۴	۳۲	۶	۳۹	۸	۰۴
۵	۳	۲۷	۴	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۳	۴	۳۲	۶	۳۹	۸	۰۴
۶	۳	۲۷	۴	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۳	۴	۳۲	۶	۴۰	۸	۰۵
۷	۳	۲۷	۴	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۳	۴	۳۲	۶	۴۰	۸	۰۵
۸	۳	۲۷	۴	۵۷	۱۱	۴۹	۳	۱۳	۴	۳۳	۶	۴۰	۸	۰۶
۹	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۴۹	۳	۱۳	۴	۳۳	۶	۴۱	۸	۰۶
۱۰	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۴۹	۳	۱۳	۴	۳۳	۶	۴۱	۸	۰۷
۱۱	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۴۹	۳	۱۳	۴	۳۳	۶	۴۲	۸	۰۷
۱۲	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۴۹	۳	۱۴	۴	۳۳	۶	۴۲	۸	۰۸
۱۳	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۵۰	۳	۱۴	۴	۳۴	۶	۴۲	۸	۰۸
۱۴	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۵۰	۳	۱۴	۴	۳۴	۶	۴۳	۸	۰۹
۱۵	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۵۰	۳	۱۴	۴	۳۴	۶	۴۳	۸	۰۹
۱۶	۳	۲۶	۴	۵۷	۱۱	۵۰	۳	۱۴	۴	۳۵	۶	۴۳	۸	۰۹
۱۷	۳	۲۶	۴	۵۸	۱۱	۵۰	۳	۱۴	۴	۳۵	۶	۴۳	۸	۱۰
۱۸	۳	۲۶	۴	۵۸	۱۱	۵۱	۳	۱۵	۴	۳۵	۶	۴۴	۸	۱۰
۱۹	۳	۲۶	۴	۵۸	۱۱	۵۱	۳	۱۵	۴	۳۵	۶	۴۴	۸	۱۰
۲۰	۳	۲۶	۴	۵۸	۱۱	۵۱	۳	۱۵	۴	۳۶	۶	۴۴	۸	۱۰
۲۱	۳	۲۷	۴	۵۸	۱۱	۵۱	۳	۱۵	۴	۳۶	۶	۴۴	۸	۱۱
۲۲	۳	۲۷	۴	۵۹	۱۱	۵۲	۳	۱۵	۴	۳۶	۶	۴۵	۸	۱۱
۲۳	۳	۲۷	۴	۵۹	۱۱	۵۲	۳	۱۶	۴	۳۶	۶	۴۵	۸	۱۱
۲۴	۳	۲۸	۴	۵۹	۱۱	۵۲	۳	۱۶	۴	۳۶	۶	۴۵	۸	۱۱
۲۵	۳	۲۸	۴	۵۹	۱۱	۵۲	۳	۱۶	۴	۳۷	۶	۴۵	۸	۱۱
۲۶	۳	۲۸	۵	۰۰	۱۱	۵۲	۳	۱۶	۴	۳۷	۶	۴۵	۸	۱۱
۲۷	۳	۲۹	۵	۰۰	۱۱	۵۳	۳	۱۷	۴	۳۷	۶	۴۵	۸	۱۲
۲۸	۳	۲۹	۵	۰۰	۱۱	۵۳	۳	۱۷	۴	۳۷	۶	۴۶	۸	۱۲
۲۹	۳	۲۹	۵	۰۱	۱۱	۵۳	۳	۱۷	۴	۳۷	۶	۴۶	۸	۱۲
۳۰	۳	۳۰	۵	۰۱	۱۱	۵۳	۳	۱۷	۴	۳۷	۶	۴۶	۸	۱۲

جولائی	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۳۰	۵	۰۱	۱۱	۵۳	۳	۱۸	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۲
۲	۳	۳۰	۵	۰۲	۱۱	۵۴	۳	۱۸	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۲
۳	۳	۳۱	۵	۰۲	۱۱	۵۴	۳	۱۸	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۱
۴	۳	۳۱	۵	۰۲	۱۱	۵۴	۳	۱۹	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۱
۵	۳	۳۲	۵	۰۳	۱۱	۵۴	۳	۱۹	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۱
۶	۳	۳۲	۵	۰۳	۱۱	۵۴	۳	۱۹	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۱
۷	۳	۳۳	۵	۰۴	۱۱	۵۴	۳	۱۹	۴	۳۸	۶	۴۶	۸	۱۱
۸	۳	۳۳	۵	۰۴	۱۱	۵۵	۳	۲۰	۴	۳۹	۶	۴۵	۸	۱۱
۹	۳	۳۴	۵	۰۴	۱۱	۵۵	۳	۲۰	۴	۳۹	۶	۴۵	۸	۱۰
۱۰	۳	۳۴	۵	۰۵	۱۱	۵۵	۳	۲۰	۴	۳۹	۶	۴۵	۸	۱۰
۱۱	۳	۳۵	۵	۰۵	۱۱	۵۵	۳	۲۰	۴	۳۹	۶	۴۵	۸	۱۰
۱۲	۳	۳۵	۵	۰۶	۱۱	۵۵	۳	۲۱	۴	۳۹	۶	۴۵	۸	۰۹
۱۳	۳	۳۶	۵	۰۶	۱۱	۵۵	۳	۲۱	۴	۳۹	۶	۴۵	۸	۰۹
۱۴	۳	۳۷	۵	۰۷	۱۱	۵۵	۳	۲۱	۴	۳۹	۶	۴۴	۸	۰۹
۱۵	۳	۳۸	۵	۰۷	۱۱	۵۵	۳	۲۱	۴	۳۹	۶	۴۴	۸	۰۸
۱۶	۳	۳۹	۵	۰۸	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۳۹	۶	۴۴	۸	۰۸
۱۷	۳	۳۹	۵	۰۸	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۳۹	۶	۴۴	۸	۰۷
۱۸	۳	۴۰	۵	۰۸	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۳۹	۶	۴۳	۸	۰۷
۱۹	۳	۴۱	۵	۰۹	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۳۹	۶	۴۳	۸	۰۶
۲۰	۳	۴۲	۵	۰۹	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۳۹	۶	۴۲	۸	۰۶
۲۱	۳	۴۲	۵	۱۰	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۳۹	۶	۴۲	۸	۰۵
۲۲	۳	۴۳	۵	۱۰	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۳۹	۶	۴۲	۸	۰۵
۲۳	۳	۴۳	۵	۱۱	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۳۹	۶	۴۱	۸	۰۴
۲۴	۳	۴۴	۵	۱۱	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۳۹	۶	۴۱	۸	۰۳
۲۵	۳	۴۵	۵	۱۲	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۹	۶	۴۰	۸	۰۳
۲۶	۳	۴۵	۵	۱۲	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۹	۶	۴۰	۸	۰۲
۲۷	۳	۴۶	۵	۱۳	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۸	۶	۳۹	۸	۰۱
۲۸	۳	۴۷	۵	۱۳	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۸	۶	۳۹	۸	۰۱
۲۹	۳	۴۷	۵	۱۴	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۸	۶	۳۸	۸	۰۰
۳۰	۳	۴۸	۵	۱۴	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۸	۶	۳۸	۷	۵۹
۳۱	۳	۴۹	۵	۱۵	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۸	۶	۳۷	۷	۵۸

اگست	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۴۹	۵	۱۵	۱۱	۵۶	۳	۲۴	۴	۳۷	۶	۳۷	۷	۵۷
۲	۳	۵۰	۵	۱۶	۱۱	۵۶	۳	۲۵	۴	۳۷	۶	۳۶	۷	۵۷
۳	۳	۵۱	۵	۱۶	۱۱	۵۶	۳	۲۵	۴	۳۷	۶	۳۵	۷	۵۶
۴	۳	۵۱	۵	۱۷	۱۱	۵۶	۳	۲۵	۴	۳۶	۶	۳۵	۷	۵۵
۵	۳	۵۲	۵	۱۷	۱۱	۵۶	۳	۲۵	۴	۳۶	۶	۳۴	۷	۵۴
۶	۳	۵۳	۵	۱۸	۱۱	۵۵	۳	۲۵	۴	۳۶	۶	۳۳	۷	۵۳
۷	۳	۵۳	۵	۱۸	۱۱	۵۵	۳	۲۵	۴	۳۵	۶	۳۳	۷	۵۲
۸	۳	۵۴	۵	۱۹	۱۱	۵۵	۳	۲۵	۴	۳۵	۶	۳۲	۷	۵۱
۹	۳	۵۵	۵	۱۹	۱۱	۵۵	۳	۲۵	۴	۳۵	۶	۳۱	۷	۵۰
۱۰	۳	۵۵	۵	۲۰	۱۱	۵۵	۳	۲۵	۴	۳۴	۶	۳۰	۷	۴۹
۱۱	۳	۵۶	۵	۲۰	۱۱	۵۵	۳	۲۵	۴	۳۴	۶	۳۰	۷	۴۸
۱۲	۳	۵۷	۵	۲۱	۱۱	۵۵	۳	۲۴	۴	۳۴	۶	۲۹	۷	۴۷
۱۳	۳	۵۸	۵	۲۱	۱۱	۵۴	۳	۲۴	۴	۳۳	۶	۲۸	۷	۴۶
۱۴	۳	۵۸	۵	۲۲	۱۱	۵۴	۳	۲۴	۴	۳۳	۶	۲۷	۷	۴۵
۱۵	۳	۵۹	۵	۲۲	۱۱	۵۴	۳	۲۴	۴	۳۲	۶	۲۶	۷	۴۴
۱۶	۴	۰	۵	۲۲	۱۱	۵۴	۳	۲۴	۴	۳۲	۶	۲۵	۷	۴۳
۱۷	۴	۱	۵	۲۳	۱۱	۵۴	۳	۲۴	۴	۳۱	۶	۲۵	۷	۴۲
۱۸	۴	۱	۵	۲۳	۱۱	۵۳	۳	۲۴	۴	۳۱	۶	۲۴	۷	۴۱
۱۹	۴	۲	۵	۲۴	۱۱	۵۳	۳	۲۴	۴	۳۰	۶	۲۳	۷	۴۰
۲۰	۴	۲	۵	۲۴	۱۱	۵۳	۳	۲۳	۴	۳۰	۶	۲۲	۷	۳۹
۲۱	۴	۳	۵	۲۵	۱۱	۵۳	۳	۲۳	۴	۲۹	۶	۲۱	۷	۳۸
۲۲	۴	۳	۵	۲۵	۱۱	۵۲	۳	۲۳	۴	۲۹	۶	۲۰	۷	۳۷
۲۳	۴	۴	۵	۲۵	۱۱	۵۲	۳	۲۳	۴	۲۸	۶	۱۹	۷	۳۶
۲۴	۴	۴	۵	۲۶	۱۱	۵۲	۳	۲۳	۴	۲۸	۶	۱۸	۷	۳۵
۲۵	۴	۵	۵	۲۶	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۲۷	۶	۱۷	۷	۳۳
۲۶	۴	۵	۵	۲۷	۱۱	۵۱	۳	۲۲	۴	۲۶	۶	۱۶	۷	۳۲
۲۷	۴	۶	۵	۲۷	۱۱	۵۱	۳	۲۲	۴	۲۶	۶	۱۵	۷	۳۱
۲۸	۴	۶	۵	۲۷	۱۱	۵۱	۳	۲۱	۴	۲۵	۶	۱۴	۷	۳۰
۲۹	۴	۷	۵	۲۸	۱۱	۵۱	۳	۲۱	۴	۲۴	۶	۱۳	۷	۲۹
۳۰	۴	۷	۵	۲۸	۱۱	۵۰	۳	۲۱	۴	۲۴	۶	۱۲	۷	۲۸
۳۱	۴	۸	۵	۲۹	۱۱	۵۰	۳	۲۰	۴	۲۳	۶	۱۱	۷	۲۷

ستمبر	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۹	۵	۲۹	۱۱	۵۰	۳	۲۰	۴	۲۲	۶	۱۰	۷	۲۵
۲	۴	۱۰	۵	۲۹	۱۱	۴۹	۳	۲۰	۴	۲۲	۶	۰۹	۷	۲۴
۳	۴	۱۰	۵	۳۰	۱۱	۴۹	۳	۲۰	۴	۲۱	۶	۰۸	۷	۲۳
۴	۴	۱۱	۵	۳۰	۱۱	۴۹	۳	۱۹	۴	۲۰	۶	۰۷	۷	۲۲
۵	۴	۱۱	۵	۳۱	۱۱	۴۸	۳	۱۸	۴	۲۰	۶	۰۶	۷	۲۱
۶	۴	۱۲	۵	۳۱	۱۱	۴۸	۳	۱۸	۴	۱۹	۶	۰۵	۷	۱۹
۷	۴	۱۲	۵	۳۱	۱۱	۴۸	۳	۱۷	۴	۱۸	۶	۰۴	۷	۱۸
۸	۴	۱۳	۵	۳۲	۱۱	۴۷	۳	۱۷	۴	۱۷	۶	۰۳	۷	۱۷
۹	۴	۱۳	۵	۳۲	۱۱	۴۷	۳	۱۷	۴	۱۶	۶	۰۲	۷	۱۶
۱۰	۴	۱۴	۵	۳۳	۱۱	۴۷	۳	۱۶	۴	۱۶	۶	۰۱	۷	۱۵
۱۱	۴	۱۴	۵	۳۳	۱۱	۴۶	۳	۱۶	۴	۱۵	۵	۵۹	۷	۱۴
۱۲	۴	۱۵	۵	۳۳	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۱۴	۵	۵۸	۷	۱۲
۱۳	۴	۱۵	۵	۳۴	۱۱	۴۶	۳	۱۵	۴	۱۳	۵	۵۷	۷	۱۱
۱۴	۴	۱۶	۵	۳۴	۱۱	۴۵	۳	۱۴	۴	۱۲	۵	۵۶	۷	۱۰
۱۵	۴	۱۶	۵	۳۵	۱۱	۴۵	۳	۱۴	۴	۱۲	۵	۵۵	۷	۰۹
۱۶	۴	۱۷	۵	۳۵	۱۱	۴۴	۳	۱۳	۴	۱۱	۵	۵۴	۷	۰۸
۱۷	۴	۱۷	۵	۳۵	۱۱	۴۴	۳	۱۳	۴	۱۰	۵	۵۳	۷	۰۶
۱۸	۴	۱۸	۵	۳۶	۱۱	۴۴	۳	۱۲	۴	۰۹	۵	۵۲	۷	۰۵
۱۹	۴	۱۸	۵	۳۶	۱۱	۴۳	۳	۱۱	۴	۰۸	۵	۵۱	۷	۰۴
۲۰	۴	۱۸	۵	۳۷	۱۱	۴۳	۳	۱۱	۴	۰۷	۵	۵۰	۷	۰۳
۲۱	۴	۱۹	۵	۳۷	۱۱	۴۳	۳	۱۰	۴	۰۶	۵	۴۹	۷	۰۲
۲۲	۴	۱۹	۵	۳۷	۱۱	۴۲	۳	۱۰	۴	۰۶	۵	۴۷	۷	۰۱
۲۳	۴	۲۰	۵	۳۸	۱۱	۴۲	۳	۰۹	۴	۰۵	۵	۴۶	۷	۰۰
۲۴	۴	۲۰	۵	۳۸	۱۱	۴۲	۳	۰۸	۴	۰۴	۵	۴۵	۶	۵۸
۲۵	۴	۲۱	۵	۳۸	۱۱	۴۱	۳	۰۸	۴	۰۳	۵	۴۴	۶	۵۷
۲۶	۴	۲۱	۵	۳۹	۱۱	۴۱	۳	۰۷	۴	۰۲	۵	۴۳	۶	۵۶
۲۷	۴	۲۲	۵	۳۹	۱۱	۴۱	۳	۰۶	۴	۰۱	۵	۴۲	۶	۵۵
۲۸	۴	۲۲	۵	۴۰	۱۱	۴۰	۳	۰۶	۴	۰۰	۵	۴۱	۶	۵۴
۲۹	۴	۲۳	۵	۴۰	۱۱	۴۰	۳	۰۵	۳	۵۹	۵	۴۰	۶	۵۳
۳۰	۴	۲۳	۵	۴۱	۱۱	۴۰	۳	۰۵	۳	۵۸	۵	۳۹	۶	۵۲

اکتوبر	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۲۴	۵	۴۱	۱۱	۳۹	۳	۰۵	۳	۵۸	۵	۳۸	۶	۵۱
۲	۴	۲۴	۵	۴۱	۱۱	۳۹	۳	۰۴	۳	۵۷	۵	۳۷	۶	۵۰
۳	۴	۲۵	۵	۴۲	۱۱	۳۹	۳	۰۳	۳	۵۶	۵	۳۶	۶	۴۹
۴	۴	۲۵	۵	۴۲	۱۱	۳۸	۳	۰۲	۳	۵۵	۵	۳۴	۶	۴۷
۵	۴	۲۵	۵	۴۳	۱۱	۳۸	۳	۰۱	۳	۵۴	۵	۳۳	۶	۴۶
۶	۴	۲۶	۵	۴۳	۱۱	۳۸	۳	۰۱	۳	۵۳	۵	۳۲	۶	۴۵
۷	۴	۲۶	۵	۴۴	۱۱	۳۷	۳	۰۰	۳	۵۲	۵	۳۱	۶	۴۴
۸	۴	۲۷	۵	۴۴	۱۱	۳۷	۲	۵۹	۳	۵۱	۵	۳۰	۶	۴۳
۹	۴	۲۷	۵	۴۴	۱۱	۳۷	۲	۵۹	۳	۵۰	۵	۲۹	۶	۴۲
۱۰	۴	۲۸	۵	۴۵	۱۱	۳۷	۲	۵۸	۳	۴۹	۵	۲۸	۶	۴۱
۱۱	۴	۲۸	۵	۴۵	۱۱	۳۶	۲	۵۷	۳	۴۸	۵	۲۷	۶	۴۰
۱۲	۴	۲۹	۵	۴۶	۱۱	۳۶	۲	۵۷	۳	۴۷	۵	۲۶	۶	۴۰
۱۳	۴	۲۹	۵	۴۶	۱۱	۳۶	۲	۵۶	۳	۴۷	۵	۲۵	۶	۳۹
۱۴	۴	۲۹	۵	۴۷	۱۱	۳۶	۲	۵۶	۳	۴۶	۵	۲۴	۶	۳۸
۱۵	۴	۳۰	۵	۴۷	۱۱	۳۵	۲	۵۵	۳	۴۵	۵	۲۳	۶	۳۷
۱۶	۴	۳۰	۵	۴۸	۱۱	۳۵	۲	۵۵	۳	۴۴	۵	۲۳	۶	۳۶
۱۷	۴	۳۱	۵	۴۸	۱۱	۳۵	۲	۵۴	۳	۴۴	۵	۲۲	۶	۳۵
۱۸	۴	۳۱	۵	۴۹	۱۱	۳۵	۲	۵۳	۳	۴۳	۵	۲۱	۶	۳۴
۱۹	۴	۳۲	۵	۴۹	۱۱	۳۵	۲	۵۲	۳	۴۲	۵	۲۰	۶	۳۳
۲۰	۴	۳۲	۵	۵۰	۱۱	۳۴	۲	۵۲	۳	۴۲	۵	۱۹	۶	۳۲
۲۱	۴	۳۳	۵	۵۰	۱۱	۳۴	۲	۵۱	۳	۴۱	۵	۱۸	۶	۳۲
۲۲	۴	۳۳	۵	۵۱	۱۱	۳۴	۲	۵۱	۳	۴۰	۵	۱۷	۶	۳۱
۲۳	۴	۳۴	۵	۵۲	۱۱	۳۴	۲	۵۰	۳	۳۹	۵	۱۶	۶	۳۰
۲۴	۴	۳۴	۵	۵۲	۱۱	۳۴	۲	۵۰	۳	۳۸	۵	۱۵	۶	۲۹
۲۵	۴	۳۵	۵	۵۳	۱۱	۳۴	۲	۴۹	۳	۳۸	۵	۱۵	۶	۲۹
۲۶	۴	۳۶	۵	۵۳	۱۱	۳۴	۲	۴۸	۳	۳۷	۵	۱۴	۶	۲۸
۲۷	۴	۳۶	۵	۵۴	۱۱	۳۳	۲	۴۸	۳	۳۶	۵	۱۳	۶	۲۷
۲۸	۴	۳۷	۵	۵۴	۱۱	۳۳	۲	۴۷	۳	۳۵	۵	۱۲	۶	۲۷
۲۹	۴	۳۷	۵	۵۵	۱۱	۳۳	۲	۴۷	۳	۳۴	۵	۱۲	۶	۲۶
۳۰	۴	۳۷	۵	۵۶	۱۱	۳۳	۲	۴۶	۳	۳۳	۵	۱۱	۶	۲۵
۳۱	۴	۳۸	۵	۵۶	۱۱	۳۳	۲	۴۶	۳	۳۳	۵	۱۰	۶	۲۵

نومبر	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۹	۵	۵۷	۱۱	۳۳	۲	۴۶	۳	۳۱	۵	۰۹	۶	۲۴
۲	۴	۳۹	۵	۵۸	۱۱	۳۳	۲	۴۵	۳	۳۱	۵	۰۹	۶	۲۴
۳	۴	۴۰	۵	۵۸	۱۱	۳۳	۲	۴۴	۳	۳۰	۵	۰۸	۶	۲۳
۴	۴	۴۰	۵	۵۹	۱۱	۳۳	۲	۴۴	۳	۳۰	۵	۰۸	۶	۲۲
۵	۴	۴۱	۵	۵۹	۱۱	۳۳	۲	۴۳	۳	۲۹	۵	۰۷	۶	۲۲
۶	۴	۴۱	۶	۰۰	۱۱	۳۳	۲	۴۳	۳	۲۹	۵	۰۶	۶	۲۱
۷	۴	۴۱	۶	۰۱	۱۱	۳۳	۲	۴۳	۳	۲۸	۵	۰۶	۶	۲۱
۸	۴	۴۲	۶	۰۱	۱۱	۳۳	۲	۴۲	۳	۲۸	۵	۰۵	۶	۲۱
۹	۴	۴۳	۶	۰۲	۱۱	۳۳	۲	۴۲	۳	۲۷	۵	۰۵	۶	۲۰
۱۰	۴	۴۳	۶	۰۳	۱۱	۳۳	۲	۴۲	۳	۲۷	۵	۰۴	۶	۲۰
۱۱	۴	۴۴	۶	۰۴	۱۱	۳۴	۲	۴۱	۳	۲۶	۵	۰۴	۶	۱۹
۱۲	۴	۴۴	۶	۰۴	۱۱	۳۴	۲	۴۱	۳	۲۶	۵	۰۳	۶	۱۹
۱۳	۴	۴۵	۶	۰۵	۱۱	۳۴	۲	۴۱	۳	۲۵	۵	۰۳	۶	۱۹
۱۴	۴	۴۶	۶	۰۶	۱۱	۳۴	۲	۴۱	۳	۲۵	۵	۰۲	۶	۱۸
۱۵	۴	۴۶	۶	۰۶	۱۱	۳۴	۲	۴۰	۳	۲۴	۵	۰۲	۶	۱۸
۱۶	۴	۴۷	۶	۰۷	۱۱	۳۴	۲	۴۰	۳	۲۴	۵	۰۲	۶	۱۸
۱۷	۴	۴۷	۶	۰۸	۱۱	۳۵	۲	۴۰	۳	۲۳	۵	۰۱	۶	۱۸
۱۸	۴	۴۸	۶	۰۹	۱۱	۳۵	۲	۳۹	۳	۲۳	۵	۰۱	۶	۱۸
۱۹	۴	۴۹	۶	۰۹	۱۱	۳۵	۲	۳۹	۳	۲۳	۵	۰۱	۶	۱۷
۲۰	۴	۴۹	۶	۱۰	۱۱	۳۵	۲	۳۹	۳	۲۳	۵	۰۱	۶	۱۷
۲۱	۴	۵۰	۶	۱۱	۱۱	۳۵	۲	۳۹	۳	۲۲	۵	۰۰	۶	۱۷
۲۲	۴	۵۱	۶	۱۱	۱۱	۳۶	۲	۳۹	۳	۲۲	۵	۰۰	۶	۱۷
۲۳	۴	۵۱	۶	۱۲	۱۱	۳۶	۲	۳۹	۳	۲۲	۵	۰۰	۶	۱۷
۲۴	۴	۵۲	۶	۱۳	۱۱	۳۶	۲	۳۹	۳	۲۲	۵	۰۰	۶	۱۷
۲۵	۴	۵۳	۶	۱۴	۱۱	۳۷	۲	۳۹	۳	۲۱	۵	۰۰	۶	۱۷
۲۶	۴	۵۳	۶	۱۴	۱۱	۳۷	۲	۳۹	۳	۲۱	۵	۰۰	۶	۱۷
۲۷	۴	۵۴	۶	۱۵	۱۱	۳۷	۲	۳۹	۳	۲۱	۴	۵۹	۶	۱۷
۲۸	۴	۵۵	۶	۱۶	۱۱	۳۸	۲	۳۹	۳	۲۱	۴	۵۹	۶	۱۷
۲۹	۴	۵۵	۶	۱۷	۱۱	۳۸	۲	۳۹	۳	۲۱	۴	۵۹	۶	۱۷
۳۰	۴	۵۶	۶	۱۷	۱۱	۳۸	۲	۳۹	۳	۲۱	۴	۵۹	۶	۱۷

دسمبر	فجر		طلوع آفتاب		ظہر		عصر مثل		عصر مثلین		مغرب		عشاء	
تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۵۶	۶	۱۸	۱۱	۳۹	۲	۳۹	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۰
۲	۴	۵۷	۶	۱۸	۱۱	۳۹	۲	۳۹	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۰
۳	۴	۵۷	۶	۱۹	۱۱	۴۰	۲	۳۹	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۰
۴	۴	۵۸	۶	۲۰	۱۱	۴۰	۲	۳۹	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۰
۵	۴	۵۹	۶	۲۱	۱۱	۴۰	۲	۳۹	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۰
۶	۴	۵۹	۶	۲۱	۱۱	۴۱	۲	۳۹	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۱
۷	۵	۰۰	۶	۲۲	۱۱	۴۱	۲	۴۰	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۱
۸	۵	۰۰	۶	۲۳	۱۱	۴۲	۲	۴۰	۳	۲۳	۵	۰۰	۶	۲۱
۹	۵	۱	۶	۲۴	۱۱	۴۲	۲	۴۰	۳	۲۴	۵	۰۰	۶	۲۱
۱۰	۵	۲	۶	۲۴	۱۱	۴۳	۲	۴۰	۳	۲۴	۵	۰۰	۶	۲۲
۱۱	۵	۲	۶	۲۵	۱۱	۴۳	۲	۴۱	۳	۲۴	۵	۰۰	۶	۲۲
۱۲	۵	۳	۶	۲۵	۱۱	۴۳	۲	۴۱	۳	۲۴	۵	۰۱	۶	۲۲
۱۳	۵	۴	۶	۲۵	۱۱	۴۴	۲	۴۱	۳	۲۵	۵	۰۱	۶	۲۳
۱۴	۵	۵	۶	۲۶	۱۱	۴۴	۲	۴۱	۳	۲۵	۵	۰۱	۶	۲۳
۱۵	۵	۵	۶	۲۷	۱۱	۴۴	۲	۴۲	۳	۲۵	۵	۰۱	۶	۲۳
۱۶	۵	۶	۶	۲۸	۱۱	۴۵	۲	۴۲	۳	۲۶	۵	۰۲	۶	۲۴
۱۷	۵	۶	۶	۲۸	۱۱	۴۶	۲	۴۳	۳	۲۶	۵	۰۲	۶	۲۴
۱۸	۵	۷	۶	۲۹	۱۱	۴۶	۲	۴۳	۳	۲۷	۵	۰۳	۶	۲۵
۱۹	۵	۷	۶	۳۰	۱۱	۴۷	۲	۴۴	۳	۲۷	۵	۰۳	۶	۲۵
۲۰	۵	۸	۶	۳۰	۱۱	۴۷	۲	۴۴	۳	۲۷	۵	۰۴	۶	۲۶
۲۱	۵	۸	۶	۳۱	۱۱	۴۸	۲	۴۵	۳	۲۸	۵	۰۴	۶	۲۶
۲۲	۵	۹	۶	۳۱	۱۱	۴۸	۲	۴۵	۳	۲۸	۵	۰۵	۶	۲۷
۲۳	۵	۹	۶	۳۲	۱۱	۴۹	۲	۴۶	۳	۲۹	۵	۰۵	۶	۲۷
۲۴	۵	۹	۶	۳۲	۱۱	۴۹	۲	۴۶	۳	۳۰	۵	۰۶	۶	۲۸
۲۵	۵	۱۰	۶	۳۳	۱۱	۵۰	۲	۴۷	۳	۳۰	۵	۰۶	۶	۲۸
۲۶	۵	۱۰	۶	۳۳	۱۱	۵۰	۲	۴۷	۳	۳۱	۵	۰۷	۶	۲۹
۲۷	۵	۱۱	۶	۳۳	۱۱	۵۱	۲	۴۸	۳	۳۱	۵	۰۷	۶	۲۹
۲۸	۵	۱۱	۶	۳۴	۱۱	۵۱	۲	۴۸	۳	۳۲	۵	۰۸	۶	۳۰
۲۹	۵	۱۱	۶	۳۴	۱۱	۵۱	۲	۴۸	۳	۳۲	۵	۰۸	۶	۳۰
۳۰	۵	۱۲	۶	۳۴	۱۱	۵۲	۲	۵۰	۳	۳۳	۵	۰۹	۶	۳۱
۳۱	۵	۱۳	۶	۳۵	۱۱	۵۳	۲	۵۰	۳	۳۴	۵	۱۰	۶	۳۲

(۸) نقشہ میں جو عرض البلد دیئے ہیں، ان کے درمیانی عرض کے اوقات معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر دو

جدول اوقات نماز مختلف بلاد ہندوستان اوران کے طول وعرض اور قبلہ

(جھارکھنڈ)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
دھنباد	-۷	۷۹ ۲۳	۴۳ ۸۹	۱۹ ۹ (N/W)	گڈا	-۹	۸۳ ۲۴	۲۲ ۸۷	۴۸ ۴ (N/W)
جمشید پور	-۸	۸۰ ۲۲	۳۰ ۸۹	۱۹ ۷ (N/W)	مہاگما	-۱۰	۴ ۲۵	۳۲ ۸۷	۱۷ ۵ (N/W)
رانچی	+۶	۳۵ ۲۳	۳۳ ۸۵						

(اترپردیش)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
گونڈا	+۱۵	۴۵ ۲۷	۰۰ ۸۴	۴۷ ۰ (N/W)	گورکھپور	+۸	۷۵ ۲۹	۳۶ ۸۳	۵۱ ۱ (N/W)
آگرہ	+۳۱	۱۸ ۲۷	۲ ۷۸	۴ ۱ (S/W)	علی گڈھ	+۳۲	۸۸ ۲۷	۸ ۷۸	۴ ۲ (S/W)
الہ آباد	+۱۳	۴۵ ۲۵	۸۵ ۸۱	۵۱ ۴ (N/W)	اعظم گڑھ	+۹	۶۰ ۲۹	۱۹ ۸۳	۳۸ ۴ (N/W)
بہرائچ	+۱۷	۵۹ ۲۷	۵۹ ۸۱	۳ ۳ (N/W)	بریلی	+۲۷	۳۶ ۲۸	۱۴ ۷۹	۱ ۴ (S/W)
جون پور	+۱۰	۷۳ ۲۵	۶۸ ۸۲	۵۰ ۴ (N/W)	کانپور	+۲۱	۵۰ ۲۹	۳۰ ۸	۲۶ ۰ (N/W)
لکھنؤ	+۱۹	۸۰ ۲۸	۹۰ ۸	۱۴ ۰ (N/W)	مئو	+۱۸	۹۴ ۲۵	۵۶ ۸۳	۱۶ ۴ (N/W)
میرٹھ	+۳۵	۹۹ ۲۸	۷۰ ۷۷	۵۲ ۳ (S/W)	مظفرنگر	+۳۶	۴۷ ۲۹	۷۰ ۷۷	۳۵ ۴ (S/W)
نوئیڈا	+۳۵	۵۷ ۲۸	۳۲ ۷۷	۴۵ ۳ (S/W)	پیلی بھیت	+۲۶	۵۵ ۲۸	۱۰ ۸	۱۳ ۴ (S/W)
رام پور	+۲۹	۸۰ ۲۸	۰۰ ۷۹	۵۴ ۴ (S/W)	سہارنپور	+۳۷	۹۶ ۲۹	۵۴ ۷۷	۴۳ ۵ (S/W)
شاہجہاں پور	+۲۴	۰۰ ۲۸	۸۳ ۷۹	۱۰ ۱ (S/W)	بنارس	+۸	۴۸ ۲۵	۹۶ ۸۴	۴۷ ۳ (N/W)

(بنگال)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
کولکاتا	-۱۷	۵۶ ۲۲	۳۶ ۸۸	۷ ۸ (N/W)	کھڑگپور	-۱۴	۳۳ ۲۲	۳۲ ۸۷	۷ ۸ (N/W)

عرض البلد کا درمیانی وقت بتیس منٹ یا اس سے کم ہو تو اوسط وقت نکال لیں، چونکہ تیس عرض البلد تک کے درمیانی

(مدھیہ پردیش)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
گوالیار	+۲۹	۲۶ ۱۲	۷۸ ۱۷	(N/W)۰۲۱	آشتا	+۳۰	۲۴ ۳۰	۷۷ ۲	(N/W)۴۳۰
بھوپال	+۲۸	۲۳ ۲۵	۷۷ ۱۸	(N/W)۴ ۲۰	اندور	+۳۴	۲۲ ۷۰	۷۵ ۹۰	(N/W)۴۴۲
جبل پور	+۱۷	۲۳ ۱۶	۷۹ ۹۳	(N/W)۵ ۱۳					

(گجرات)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
گاندھی نگر	+۴۷	۲۳ ۲۲	۷۲ ۶۸	(N/W)۲ ۵۷	ہانسوٹ	+۴۴	۲۱ ۵۸	۷۲ ۸۰	(N/W)۵ ۵۱
احمدآباد	+۴۷	۲۳ ۳	۷۲ ۵۸	(N/W)۳ ۱۹	بھاروچ	+۴۳	۲۱ ۷۰	۷۲ ۹۷	(N/W)۵ ۴۱
بھونگر	+۴۶	۲۱ ۷۶	۷۲ ۱۵	(N/W)۵ ۲۵	جمبوسر	+۴۵	۲۲ ۵۰	۷۲ ۸۰	(N/W)۵ ۱
پوربندر	+۵۷	۲۱ ۶۳	۶۹ ۶۰	(N/W)۵ ۵	سورت	+۴۳	۲۱ ۱۷	۷۲ ۸۳	(N/W)۹ ۳۲
برووڑ	+۴۴	۲۲ ۳۰	۷۳ ۲۰	(N/W)۴ ۴۲					

(کرناٹک)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
بیدر	+۲۰	۱۷ ۹۰	۷۷ ۵۰	(N/W)۱۲ ۱	بیجاپور	+۲۶	۱۹ ۸۳	۷۵ ۱۷	(N/W)۱۳ ۳۳
چھتر ادرگا	+۱۹	۱۴ ۰۰	۷۶ ۵۰	(N/W)۱۷ ۶	دوانگری	+۲۱	۱۴ ۴۶	۷۵ ۹۲	(N/W)۱۶ ۵۲
دھاروڈ	+۲۶	۱۵ ۳۵	۷۵ ۰۸	(N/W)۱۵ ۳۴	گلبرگہ	+۲۲	۱۷ ۳۳	۷۶ ۸۳	(N/W)۱۴ ۴۸
بنگلور	+۱۲	۱۲ ۹۶	۷۷ ۵۶	(N/W)۱۸ ۳۳	بھٹکل	+۲۶	۱۳ ۲۶	۷۴ ۹۶	(N/W)۱۷ ۴۹
کرور	+۲۹	۱۴ ۸۰	۷۴ ۱۳	(N/W)۱۹ ۴۱	منگلور	+۲۳	۱۲ ۸۷	۷۴ ۸۸	(N/W)۱۹ ۱۸
میسور	+۱۵	۱۲ ۳۰	۷۶ ۹	(N/W)۱۹ ۳۷	رائے چور	+۱۸	۱۶ ۲۰	۷۷ ۳۷	(N/W)۱۴ ۲۱
رانی بنّور	+۲۳	۱۴ ۶۱	۷۵ ۶۱	(N/W)۱۹ ۴۴	اُوڈوپی	+۲۴	۱۳ ۳۳	۷۴ ۷۴	(N/W)۱۸ ۴۰
ہاویری	+۲۴	۱۴ ۸۰	۷۵ ۴۰	(N/W)۱۹ ۲۸	ہُبلی	+۲۶	۱۵ ۳۶	۷۵ ۸	(N/W)۱۵ ۴۴
بیلگام	+۲۹	۱۵ ۸۵	۷۴ ۵۰	(N/W)۱۵ ۲	بیلاّرج	+۱۸	۱۵ ۱۵	۷۶ ۹۱	(N/W)۱۵ ۴۷

اوقات میں بتیس منٹ سے زیادہ فرق نہیں ہوتا، اس لئے ان میں اوسط نکال لینا کافی ہے۔

(تامل ناڈو)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
کوئمباٹور	+۱۲	۱۱ ۱َ	۷۶ ۵۹َ	۱۱ ۴۱َ (N/W)	چنئی	+۲	۱۳ ۸َ	۸ ۲۷َ	۱۲ ۵۹َ (N/W)
پانڈیچری	+۲	۱۱ ۹۳َ	۷۹ ۸۷َ	۱۹ ۴۴َ (N/W)	تروچیراپلی	+۵	۱۰ ۸۰َ	۷۸ ۶۸َ	۴ ۵۷َ (N/W)
ترونیلوی	+۵	۸ ۳۷َ	۷۷ ۷۰َ	۲۳ ۴۲َ (N/W)	کنیاکماری	+۵	۸ ۷َ	۷۷ ۵۴َ	۲۴ ۳۰َ (N/W)
مادورائے	+۶	۹ ۹۰َ	۷۸ ۱۰َ	۲۴ ۱۰َ (N/W)					

(کیرل)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
کوزہیکوڈ	+۱۷	۱۱ ۲۵َ	۷۵ ۷۷َ	۴۱ ۱۳َ (N/W)	تریوندروم	+۸	۸ ۴۸َ	۷۶ ۹۵َ	۴۴ ۱۷َ (N/W)

(راجستھان)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
چترگڈھ	+۴۲	۲۴ ۸۸َ	۷۴ ۶۳َ	۰ ۵۵َ (N/W)	اجمیر	+۴۴	۲۶ ۴۵َ	۷۴ ۶۴َ	۱ ۳۶َ (S/W)
بھیلوارا	+۴۲	۲۵ ۳۵َ	۷۴ ۶۳َ	۰ ۹َ (N/W)	جے پور	+۳۹	۲۶ ۹۰َ	۷۵ ۸۰َ	۱ ۴۷َ (N/W)

(مہاراشٹرا)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
آکولا	+۲۶	۲۰ ۷۰َ	۷۷ ۰َ	۷ ۵۷َ (N/W)	اورنگ آباد	+۳۱	۱۹ ۸۸َ	۷۵ ۳۲َ	۸ ۵۹َ (N/W)
جل گاؤں	+۳۲	۲۰ ۹۹َ	۷۵ ۵۶َ	۷ ۱۶َ (N/W)	ممبئی	+۴۰	۱۸ ۹۷َ	۷۲ ۸۲َ	۱۰ ۱۳َ (N/W)
ناگپور	+۱۸	۲۱ ۱۵َ	۷۹ ۹َ	۷ ۴۴َ (N/W)	ناسک	+۳۸	۲۰ ۳۳َ	۷۳ ۸۸َ	۸ ۶َ (N/W)
پربھانی	+۲۷	۱۹ ۵۰َ	۷۶ ۷۵َ	۱۰ ۱۰َ (N/W)	پونے	+۳۶	۱۸ ۵۲َ	۷۳ ۸۵َ	۱۰ ۵۹َ (N/W)

(دہلی، اینڈمان ونیکوبار)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
نئی دہلی	+۳۶	۲۸ ۱۶َ	۷۷ ۲۰َ	۳ ۳۵َ (S/W)	پورٹ بلائر	+۱۰	۱۱ ۶۶َ	۹۲ ۳۷َ	۱۸ ۱۲َ (N/W)

مثال:

کراچی (۲۵عرض البلد) میں ۲۰ر دسمبر کی صبح صادق کا وقت یوں نکلے گا عرض ۲۰ = ۵ گھنٹہ ۲۷ منٹ، عرض ۳۰ = ۵ گھنٹہ ۴۳ منٹ (اوسط = ۵ر گھنٹہ ۳۵ منٹ)-(فرق نصف النہار=۲ منٹ)+(فرق طول البلد =۳۲ منٹ) =

(پنجاب و ہریانہ)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
چنڈی گڑھ	+۴۰	۳۰ ۷۵	۷۶ ۷۸	۹۵۱(S/W)	گڑگاؤں	+۳۷	۲۸ ۴۷	۷۷ ۳	۳۴۰(S/W)
امرتسر	+۵۰	۳۱ ۶۴	۷۴ ۸۶	۹۴۸(S/W)					

(آسام، میگھالیہ)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
گوہاٹی	-۲۵	۱۸ ۲۶	۹۱ ۷۳	۵۴۰(N/W)	شیلونگ	-۳۳	۲۵ ۵۶	۹۱ ۸۸	۹۱۷(N/W)

(اڑیسہ)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
ہلدیہ	-۱۰	۳ ۲۲	۶ ۸۸	۱۸ ۸(N/W)	بدرک	-۱۱	۶ ۲۱	۸۹ ۵۰	۱۶ ۹(N/W)
بھوبنیشور	-۱۱	۲۷ ۲۵	۸۴ ۸۵	۲ ۱۰(N/W)					

(آندھرا پردیش (دکن))

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
کرنول	+۱۵	۸۳ ۱۵	۵ ۸۷	۱۴۴۷(N/W)	مچھلی پٹنم	+۳	۱۷ ۱۶	۱۰ ۸۱	۱۸ ۱۴(N/W)
مینگلا گری	+۶	۴۳ ۱۹	۵۵ ۸۰	۱۴۵۷(N/W)	وجئے وارا	+۶	۵۰ ۱۹	۶۴ ۸۰	۱۴۵۰(N/W)
حیدر آباد	+۱۵	۳۷ ۱۷	۴۸ ۸۷	۴۴ ۱۴(N/W)					

(چھتیس گڑھ، اترا کھنڈ)

بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ	بلاد	وقت	عرضN	طولE	قبلہ
ہلدوانی	+۲۸	۲۲ ۲۹	۵۲ ۹۷	۱۰ ۳(S/W)	بھیلائے	+۹	۲۱ ۲۱	۳۸ ۸۱	۵ ۸(N/W)
جدل پور	+۴	۷ ۱۹	۳ ۸۲	۴۹ ۱(N/W)	رائے پور	+۸	۱۴ ۲۱	۳۸ ۸۱	۸۷(N/W)

۶ رگھنٹہ ۵ منٹ صحیح وقت ۶ رگھنٹہ ۴ منٹ ہے اوسط لینے سے صرف ایک منٹ فرق آیا جو معمولی ہے، بتیس منٹ سے زیادہ فرق ہو تو مندرجہ ذیل جدول سے کام لیں۔

فرق عرض البلد   فرق وقت

•	•	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ
۵°	۲°	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰	۶۵	۷۰	۷۵	۸۰
۱۵-۰	۶-۰	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳۰-۰	۱۲-۰	۳	۳	۴	۴	۴	۵	۵	۵	۵	۵
۴۵-۰	۱۸-۰	۴	۵	۵	۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۰۰-۱	۲۴-۰	۶	۷	۷	۸	۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵-۱	۳۰-۰	۸	۹	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳
۳۰-۱	۳۶-۰	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۵	۱۶	۱۶
۴۵-۱	۴۲-۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۶	۱۷	۱۸	۱۸	۱۹	۱۹
۰۰-۲	۴۸-۰	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۲
۱۵-۲	۵۴-۰	۱۵	۱۶	۱۸	۱۹	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۳۰-۲	۰۰-۰	۱۶	۱۸	۲۰	۲۲	۲۳	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۴۵-۲	۶-۱	۱۸	۲۰	۲۲	۲۴	۲۶	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۰۰-۳	۱۲-۱	۲۰	۲۲	۲۴	۲۶	۲۹	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۶
۱۵-۳	۱۸-۱	۲۲	۲۴	۲۶	۲۹	۳۱	۳۴	۳۶	۳۷	۳۸	۴۰
۳۰-۳	۲۴-۱	۲۳	۲۶	۲۹	۳۱	۳۴	۳۷	۳۹	۴۱	۴۲	۴۴
۴۵-۳	۳۰-۱	۲۵	۲۸	۳۱	۳۴	۳۷	۴۰	۴۳	۴۴	۴۶	۴۸
۰۰-۴	۳۶-۱	۲۷	۳۰	۳۴	۳۷	۴۱	۴۴	۴۷	۴۸	۵۱	۵۳
۱۵-۴	۴۲-۱	۲۹	۳۳	۳۶	۴۰	۴۴	۴۸	۵۱	۵۳	۵۶	۵۸
۳۰-۴	۴۸-۱	۳۱	۳۵	۳۹	۴۳	۴۷	۵۲	۵۵	۵۸	۶۱	۶۴
۴۵-۴	۵۴-۱	۳۳	۳۸	۴۲	۴۷	۵۱	۵۶	۶۰	۶۴	۶۸	۷۲
۰۰-۵	۰۰-۲	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰	۶۵	۷۰	۷۵	۸۰

(ہیماچل پردیش)

بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ	بلاد	وقت	عرض N	طول E	قبلہ
رشی کیش	+۳۴	۱۰ ۳۰	۲۹ ۷۸	۷ ۵ (S/W)	روڑکی	+۳۵	۸۷ ۲۹	۸۸ ۷۷	۴ ۵ (N/W)

نوٹ: اوقات نماز کے مختلف جدول ''مؤذن الاوقات، اسلامک اکیڈمی پاکستان، اسلامک سائنس اکیڈی پاکستان، جدول اوقات امارت شرعیہ، انٹرنیٹ کے مختلف سائڈس'' سے ماخوذ ہے۔ (انیس)

توضیح:

وہ عرض البلد جو آئندہ نقشہ میں پانچ درجہ کے فرق سے لکھے گئے ہیں یعنی ۳۰ تا ۵۰، ان میں سے دو کے اوقات میں ۳۵ منٹ کا فرق ہو تو درمیانی عرض میں سے ۱۵ دقیقہ پر ایک منٹ فرق آئیگا، اور جو عرض البلد دو درجہ کے فرق سے لکھے گئے ہیں یعنی ۵۰ تا ۶۰ ان میں سے دو کے اوقات میں ۳۵ منٹ کا تفاوت ہو تو درمیانی عرض میں چھ دقیقہ پر ایک منٹ فرق نکلے گا۔

تنبیہ:

اوقات میں دو تین منٹ کی احتیاط لازم ہے، خصوصا ۴۵ عرض البلد سے زائد عرض پر زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

☆☆☆